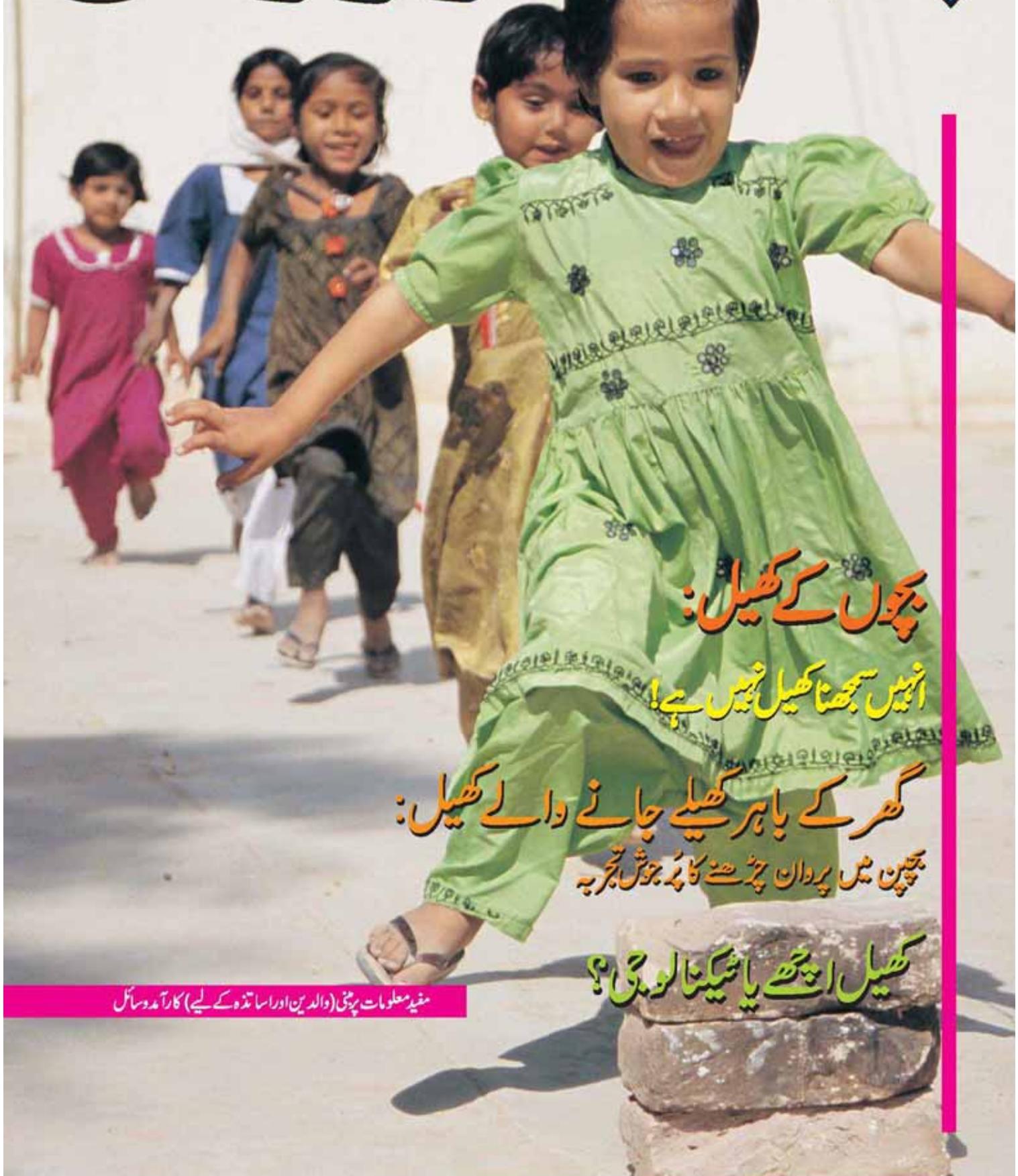


پروردش

ابتدائی بچپن کی نشوونما پر پاکستان کا پہلا تجربہ



بچوں کے کھیل:

انہیں سمجھنا کھیل نہیں ہے!

گھر کے باہر کھیلے جانے والے کھیل:

بچپن میں پرداں چڑھتے کا پہلے جوش تجربہ

کھیل انجھے یا شیکنا لو جی؟

مفید معلومات پرمنی (والدین اور ساتھیوں کے لیے) کا رآمدہ سائل

پروش

ابتدائی بچین کی نشوونما پاکستان کا پہلا جریدہ

بیانیہ

پروش

سندا بچین فاؤنڈیشن

پلاٹ نمبر 9، بلاک 7، کھان، کلستان۔ 5

کراچی۔ 75600، پاکستان

ایمیل: nurture@ecd pak.com

ویب سائٹ: www.ecdpak.com

تاریخی

بچیں کی پروش اور شدما کے درمان فیض آنے والے ہاتھ اور احتفاظات،
تجربوں اور بکاروں میں دوسروں کو بھی شریک کیجئے۔ آپ اپنی تجربوں اور یادیں مل کر اسے
اوپر بیسے کے بچیں پر ارسال کر سکتے اسکے لئے۔

ابتدائی بچین کی نشوونما کے عملی طریقوں، مخصوصات، پروگراموں اور اقدامات
کے اسے مشرح جانے کے لیے ویب سائٹ www.ecdpak.com ملاحظہ فرمائیں

اکھاڑہ تبرداری

سندا بچین فاؤنڈیشن کے دروازہ احتمال میں پرورش کے دھارے شانگیے جائے ہیں۔
رسالے کے مطابق اور تجربوں میں دیکھے گئے خیالات اور ارادات، مصطفیٰ اور مضمون الگاروں کا پائی ہے۔

سندا بچین فاؤنڈیشن، آغا خان فاؤنڈیشن پاکستان نے اسی کا ان خیالات آنے سے
ہونا ضروری نہیں ہے۔

جیسے میں شانگی کی ای تصادم سندا بچین فاؤنڈیشن اور ایسی ہی پروگرام کے اکتوبروں کے بچیں کی ہیں۔

اہمازت نامہ

بجلی، حوتی، سندا بچین فاؤنڈیشن کے نام کو خوڈ ہیں۔

ٹھیکی تصادم ای اسی استھان کے لیے اس رسالے کے مطابق کی نتیجے چار کرتے ہاتھ اسات کے لئے تجربی اہمازت
 شامل کرنے ضروری نہیں ہے۔ جن ایسیں انتقال اور اتفاقات کے ساتھ نیوٹریں کے ٹھرے، مضمون اور مضمون
کمل و مکالمہ لازمی ہے۔

محاذیت

"بیدلی" اور "ایسی ایسی پروگرام کے الیقان سے شانگی کیا ہے ہے تھے۔ اسی تبدیلی پر بھی، کی محاذیت
اور آغا خان فاؤنڈیشن، پاکستان کی راپبلکی ایسی شامل ہے۔

اوادیہ

”پروش“ کا نازہ ٹارو آپ کی خدمت میں بھی کرتا ہے لیے خوشی کا باعث ہے۔ اس شارے کا موضوع بھی بھجن کی نشوونما کا ایک ناگزیر ضروراً جاگر کرتا ہے، اور یہ خضر ہے ”کھیل۔ سادہ تعریف کے مطابق کھیل، بچوں اور نوجوانوں کا ذاتی پسندیدہ خلقی ترقیب اور آزادانہ طور پر انتخاب کردہ ورزش ہے جو دن اپنی جلت، تصورات اور دفعہ چینیوں کی وجہ سے اپناتے ہیں۔ بچوں کی نشوونما کے وظی، محاذاتی، طبعی اور جذبائی پہلوؤں سے سیست، کھیل اس کی خصیت کی تحقیق میں کسی نہ کسی طرح مددگار ہوتے ہیں۔ بچوں کے حقوق کے عالمی مشور (CRC) کی وصیت 31، بچوں کی محنت مندرجہ میں کھیل اور ترقی کی اہمیت اجاگر کرنی اور اسے تقدیم دینی ہے۔

کھیل بچوں کے لیے بھارتی اور میئے تصورات آزمائے اور ان پر عبور حاصل کر کے اپنے تحریکات میں اضافہ کرنے کا ایڈرس ویبل ہے۔ خواہ یہ بچوں کے لیے ایک ایسی سرگرمی ہو جس کی منصبہ بندی کی کمی ہو یا کسی منصوبے کے بغیر، بچے کا اپنی مرخصی سے کھیلانا ہو۔ کھیل روپوں صورتوں میں بچے کو سیکھنے کے بہترین موقع فراہم کرتے ہیں۔ کھیل کے علاقت ہوتے، خلاصہ ایسا بچوں سے کھیلنا روپ بھرنا، حامی زندگی کے واقعات کی تقلیل (وزرا)، زبان کے کھیل اور جسمانی بھاگ دو۔ یہ سب بچوں کی قیامتی صلاحیت اہم ارتے اور رواہری، کوارڈ بھائی، حکیم، قیمتی دستے داری قبول کرنے اور ماحدول کو جانئے کی مہارتی سیکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

بچوں کے ابتدائی برسوں (پہلے اٹھ 2-8 سال) کے دوران یہ بات بچوں کے لیے نہایت اہم ہوتی ہے کہ انہیں زبان و مکان کی آزادی میسر ہوتا کہ وہ اپنے تجھیں کی جادوگری میں کھیل سکیں۔ لیکن جدید طرز زندگی کی بھاگ دو، خالد انیقٹام میں آنے والی تبدیلیوں اور لٹھی سرگرمیوں کے پڑھوئے ہوئے بھائے بچوں کے کھیل کو دکے موقع کم ہو رہے ہیں۔ تجدیدہ کھلاؤں اور ہر ہفت کے حساب سے مرتب کی کمی مظلوم سرگرمیوں نے کھیل کو بچوں کے لیے خوبی اور جسمانی تکھن کا باعث اور مہنگائی دیتا ہے جو ان کی خوازان اور محنت مندرجہ میں پر انتصان دہ اڑات کا باعث ہے۔ علاوه ازیں، اکثر بڑے حضرات کھیل کو وقت کافی نہیں، بچوں کی لٹھی ترقی اور بہت تحریکی سرگرمیوں کی راہ میں رکاوٹ بھیتے ہیں۔ لگر مدد والدین یا اساتذہ کے طور پر ہم میں سے اکثر افراد عام طور پر بچوں کی کھیل کو در کی صورتیں کو محظوظ کرتے جاتے ہیں۔ بھروسہ طریقے سے سیکھنے اور نشوونما کے لیے بچوں پر ان سب کے حقیقی اڑات مرتب ہوتے ہیں۔

”پروش“ کے اس شارے میں ہماری آئی معاویتیں نے بچوں کی نشوونما برتری اور بہتری کے لیے کھیل کی اہمیت، اور یقینی بنانے میں بڑوں کے حادون کردار پر زور دیا ہے کہ بچوں کے پورے عرصے میں کھیل بچوں کی روزمرہ زندگی اور تجربے کی اصل روح ہے۔ قلم کاروں نے کھیل کے تجھیات کی ان اقسام پر روشنی ڈالی ہے جو بچوں کے لیے بہترن ہیں۔ معاویتیں میں بچوں کے ابتدائی برسوں میں بچوں کو کھیل کے لیے وقت، وسائل، جگہ اور ساتھی فراہم کرنے کی اہمیت تباہی کی کمی ہے اور تجاذب و زندگی چیزیں کہ محاذات کے طور پر گھر کے باہر کھلی جائیں فراہم کر کے، رواہی کھیلیں کفر و غیر کفر کے کھیل کھیل میں سیکھنے اور بچوں کو یہ سما کر کر تھاون، متابلے سے بہتر ہے، ہم بچوں کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔

پر مفروضہ اگر ایگزیٹ معاویتیں کے ذریعے اس شارے کی افادت اور قدرا فراہمی پر میں ادارتی تکمیل معاویت اور اپنی جانب سے تمام مضمون نگاروں کی ٹھرگزاریوں۔ قارئین کی آڑا اور تجربے ہمارے لیے نہایت قابل قدر ہوں گے کیونکہ ہماری کوشش ہمیشہ یہی ہے کہ ابتدائی بچوں کی نشوونما کے مختلف موضوعات اجاگر کر کے اس سے وابستہ عناصر کی ضرورتی پوری کر سکیں جو ہم سب کے لیے نہایت جنتی ہے: بھی ہمارے بچے۔ جیسے کہ کمی میری کی جیتیں سے، مجھے امید ہے کہ ابتدائی بچوں کی نشوونما کے محنت مندرجہ یوں پُل کرنے والوں اور گھبڑا شاست فراہم کرنے والوں کی طرف سے ”پروش“ ایک کلیدی و سیلے کے طور پر اپنا کرواردا کرتا رہے گا۔

پر لطف مطالعے کی خواہشات کے ساتھ

صرف چینیز بھری

مجلس ادارت

مد

صرف چینیز بھری

مشیران مد

عمر زکریا پانی - ذہراضوی

ادارتی رابطہ کار

سارة حسین - عمر مجید

ادارتی معادلات

حیر بن احمد

ادارتی مشاورتی پورڈ

پر فیراجی قائم ملی (سازمان ایضا) سیکھ اور کمپنیوں کی کمپنیوں کا ادارہ ہے۔

ممتاز بارٹن اسماں ذریعہ تھم مکہم مسند

کیر و لین آرٹلہ آغا خان فاؤنڈیشن - جنوبی

مرقاں اگوان سوسائیتی اور کمیٹی پر ایضا کمپنیوں کا ادارہ ہے اور واداری، کوارڈ

بھائی، حکیم، قیمتی دستے داری قبول کرنے اور ماحدول کو جانئے کی مہارتی سیکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

مہمازگوہر نیکر برسوں پلٹر (TRC)

عارف امین آغا خان فاؤنڈیشن - پاکستان

ڈاکٹر کمکوہر نیکر برسوں فاؤنڈیشن دلپٹ سوسائیتی (HANDS)

مسحورہ طلبی آغا خان کمپنیوں سوسوں - پاکستان (AKES-P)

ڈاکٹر فراہم الدین یوسف دلپٹ پر ایضا - آغا خان بیویٹی (AKU-HDP)

سیدہ گراندھا انسٹی یونیورسٹی آغا خان فاؤنڈیشن - آغا خان بیویٹی (IED-AKU)

ترجمہ نظر ثانی

عبدالسلام سلامی، ثاری بھسن، ذوالقدر علی خان، محمد اقبال ملی

ترجمین اور رائٹر

محمد اقبال ملی، خادم حسین سیمن، ذوالقدر علی خان

رسائل کار

شاہ پردویں، محمد عمران ملی

تصویری

ذوالقدر علی خان، امیں سلی بھانی

تساویر

ائج پیٹک: سندھا کمپنیوں فاؤنڈیشن و آغا خان فاؤنڈیشن

ملامات و اشارات

سندھا کمپنیوں فاؤنڈیشن

پڑوڑش

ابتدائی بچپن کی نشوونما پر پاکستان کا پہلا جریدہ



01

قارئین کے خطوط

فچر

بچپن کے کھیل: سیکھنے کا ایک بھرپور نظام۔ کھیل اور کھیل کے مول کو سمجھنے پر پوڑش کا کام موڑ طور پر نہیں کیا جاسکتا ڈاکٹر نیلوفر وزیر۔ سیدہ عمران رضا

کھیل صرف کھیل نہیں۔ بچپن کی بھروسہ اور سماں و مذہبی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سعدیہ قطیم

آزادوست اباہر جل کر کھیلیں۔ کھلی لھا کے کھیل: تربیت اور پوڑش کے مول سے بھروسہ بچپن کا یادگار جربہ اتنا کرم کا فتحی

ناراض اور ضدی نہیں۔ انہیں کھیل سے بہلا آسان ہے۔ نہ اعلوی

ساوہ، پر جوڑ اور آسان رواجی کھیل وہی اور سماں نشوونما کے ماتحت زندگی کی مفہومات سے متعلق کا حوصلہ ہے یہ اس مائنے خالد

شہرے بول۔ کھیل کے بارے میں دانشور، مفتکرین اور ماہرین کیا کہتے ہیں

”کھیل اور کھلوٹے، بچپن کے سیکھنے کا فطری طریقہ ہے۔“
لی آری کی ڈائریکٹر مہناز محمود سے مکمل
فائزہ خان اور سارہ حسین



07



15

والدین اور سرپرستوں کے لیے وسائل

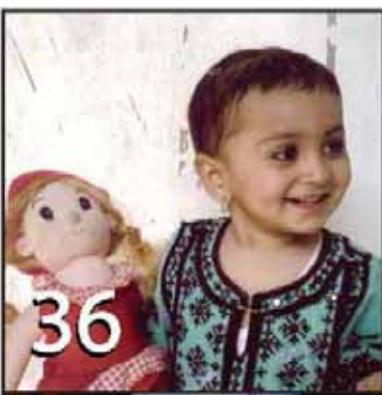
کھیل کے دلچسپ اور صحیح طریقہ
مہوش ماریس

کھیل برتقا بلڈنگ ایجادی۔ کھیل اُنی یا کچھ بڑے زیادہ محتملاً اور لطف تذریع فراہم کرتے ہیں
ماکٹنڈیم قرقشی

ساز بچتار ہے...۔ گمراہ اسکول کے داخل میں موکتی کا خضری یا اس ہوتا پیچہ زیادہ موڑ طور پر سمجھے اور خوش نظر آتے ہیں
صلف جنید زیری

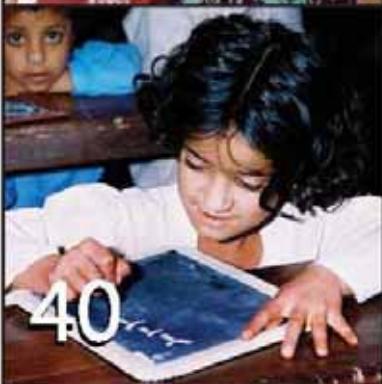


اساتذہ کے لیے وسائل



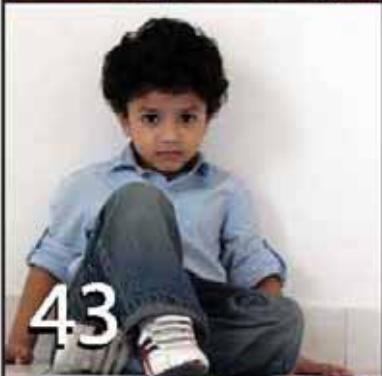
36

- 39 سکھیں: بچپن میں خواندنگی کے فروغ کا اہم ذریعہ
اطنیں میں



40

- 43 مقابله شیں، تفاوں: بچوں کو سکھائیں کہ جتنا ہی سب کچھ تباہ ہوتا
سلیمانہ تم راجحت



43

- 46 سیکھنے کے سبق: سکھیں کو دیکھ کر موافق پیدا کرنا
سارہ مریم



46

- 47 سکھیں: سیکھیں میں ریاضی سکھائیے

تعارف

کتاب کا تعارف

- 48 چالدر نزٹلے: دنیا باری اسکاریٹ، بیس اسکریپ، ذریقی طلبی پاٹریک، مولی نویں اور آئس ہے۔

- 49 ویب سائٹ کا تعارف

<http://www.playingforkeeps.org>

ویب سائٹ

اُس ٹارے میں دیئے گئے مفہومی نیزگزیز ٹارے کے مفہوم www.ecdpak.com پر ہمارے مزدرو
قارئین کے لئے دستیاب ہیں۔

قارئین کے خطوط



پرورش ابتدائی بچپن کی نشوونما کے موضوع پر پاکستان کا پہلا جریدہ ہے۔ اس شماہی جریدے میں ابتدائی بچپن کے حوالے سے مختلف موضوعات شامل کیے جاتے ہیں۔

اگر آپ جریدے کے لیے کوئی سیغام، تجویز یا تبرہ دیناچاہتے ہیں تو ہم سے براور است اس ای میل پر رابطہ کیجئے:

nurture@ecdpak.com

بچوں کی زندگی کے ابتدائی ہرسوں کے متعدد موضوعات پر رسالہ پرورش، اعلیٰ معیار کی معلومات فراہم کرتا ہے۔ بچے کی عمر کے ابتدائی سال اس کی ترقی اور نشوونما کے لیے نہایت اہم ہوتے ہیں۔ رسالے کے مضمانت اور خوبصورت آرائش دونوں نہایت دلکش ہیں۔ آپ کی کامیابیں اور مستقبلیں میں رسالے کی اشاعت جاری رہنے کے لیے بیکھڑنا ہیں۔

راشد جاوید، قائم مقام کنسٹری ڈائریکٹر، پلان پاکستان

پرورش کے مطالعے کا مجھے حال ہی میں موقع ملا، رسالے نے بہت ممتاز کیا۔ خاص طور پر یہ کوشش قابلِ تاثر ہے کہ آپ نے اس قدر مفید معلومات خوبصورتی سے ترتیب دیں اور عام لوگوں کے لیے انہیں مطبوعہ ملک کے ساتھ ساتھ ایک ویب پر کبھی فراہم کیا۔

مس ناہید، اسلام آباد



‘پرورش’ کا مطالعہ نہایت خوشی کا باعث ہوا، اس کے مظاہن حکاہوں ہیں۔ ابتدائی بچپن کی نشوونما کے پیشہ در ماہرین کے لیے یہ مظاہن نہایت موزوں، وقت کی ضرورت اور معلوماتی ہیں۔ رسالے کے مندرجات نہ صرف معلومات فراہم کرتے ہیں بلکہ دلچسپ بھی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ کمرہ جماعت میں ابتدائی بچپن کی سخت مندرجاتیوں کے فروغ میں یہ سالہ اہم کردار ادا کرتا ہے گا۔

نرسن ٹار، ماڈشن انسٹی ٹیٹ ٹار، ٹار ٹیکنیکسٹ ڈیلپہٹ

ابتدائی بچپن کی نشوونما کے موضوع پر پرورش نے منفرد معلومات نہایت مؤثر اور دلچسپ انداز میں فراہم کی ہیں۔ ہر ٹارے میں پیش کیے گئے موضوعات، بچہ کی سخت مندرجاتیوں کے حوالے سے نہایت موزوں اور اہم تھے، خواہ ان کا تعلق بچہ کی سخت اور غذائی ضروریات سے ہو یا ان طریقوں سے ہجے سے پچے سمجھتے ہیں۔ رسالے کا ہر ٹارہ پہلے سے ہمتر ہوتا جا رہا ہے، ٹے ٹارے کا بیٹا بی تابی سے انتظار رہتا ہے۔

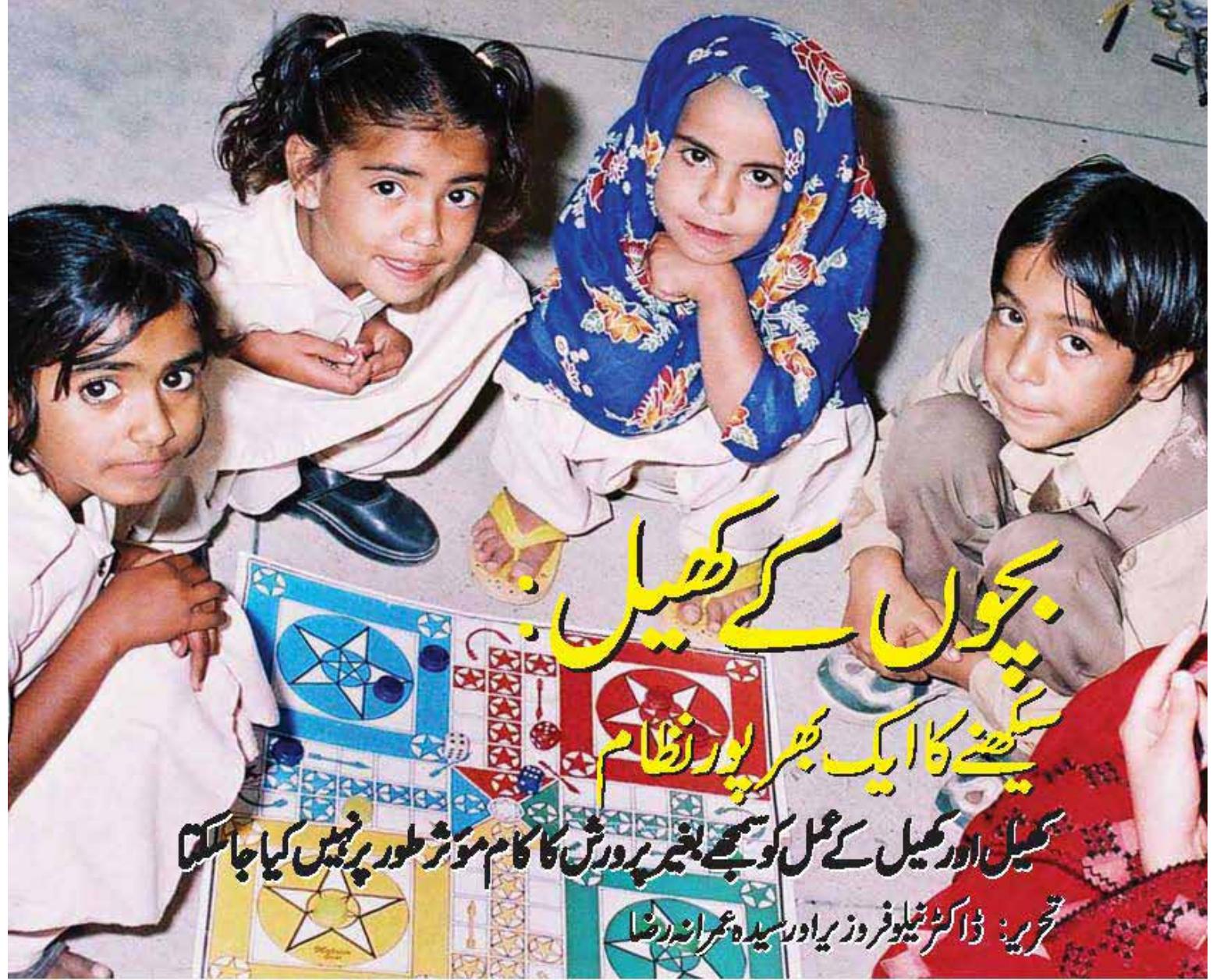
ڈاکٹر ٹھہر احمد چاچہ، اسلامیہ پبلک ہائیریکنڈری اسکول، گھوگھی

کوئی بھی بچہ کہ پاکستان میں ابتدائی بچپن کی نشوونما کے موضوع پر پرورش پاکستان کا پہلا سالہ ہے۔ یا ان اساتذہ اور مکھداشت کرنے والوں کے لیے ایک مؤثر و مفید ہے جو عمر کے ابتدائی برسوں میں اپنے بچہ کی سخت مندرجاتیوں کے بارے میں مکمل مندرجے ہیں۔ میرے خیال میں سخت مندرجاتیوں و خود بچہ کی پرورش کے لیے ہم خیال ہنانے کا یہ بروست ذریعہ ہے۔ اس انتھکھ کام کو جاری رکھیں!

مسرگلشن آر، پریسل چلڈرن کریڈو کالج

‘پرورش’ کے تمام ہی مظاہن دلچسپ اور معلوماتی تھے، لیکن والدین اور مکھداشت فراہم کرنے والوں کے لیے یہیں کی گئی معلومات خاص طور پر مفید تھیں۔ مگر کے اندر کی جانے والی دلچسپ سرگرمیاں اور کارامہ باتوں نے نہ صرف مجھے اپنی تعلیم میں مددوی بلکہ اپنے بچوں، ان کے کمزور دستوں کی پرورش کے سخت مندرجاتیوں کی دکالت کے لیے معلومات بھی فراہم کیں۔

مزخل الدین، کراچی



بچوں کے کھیل

بچتے کا ایک بھرپور نظام

کھیل اور کھیل کے عمل کو سمجھے بغیر پروش کا کام موثر طور پر فہیں کیا جاسکتا

تحریر: داکٹر نیلوفر ذیرا اور سیدہ نصرانہ رضا

یہ، جو بچوں میں خدا گیجی اور انسانی تعلقات کی وکیلیات اچاکر کرتی ہیں۔

بچے ہی طور پر نہایت فعال ہوتے ہیں۔ کھیل کے دو دن ان موسول ہوتے والی معلومات کو سمجھتے کامل ان کے اندر مسلسل چاری رہتا ہے۔ کھیل بچوں کے لئے چیزیں، احساسات اور خیالات کے اعماق کا وسیلہ بنتے ہیں اور کھیل کے کسی حرکت کو عمل کرنے پڑان میں کامیابی کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ کھیل کو بچوں کی زندگی کے انتہائی برسوں میں سچھے کے طریقوں اور سکھانے کے عمل میں بخوبی ابھیت دی جاتی ہے کیونکہ سچھے کے ان طریقوں میں بچوں کی توجہ اور تفہیک اور جک قائم رہتی ہے جو کھیل اور علم کا مدرس پرتوں ہوں۔

کھیل اور بچوں کی نشوونا

کھیل صلی بھی ہے اور تفہیک بھی۔ عمل کے طور پر کھیل ہماروں، تصورات اور قلم و ترجمب کی سمجھی بوجھ میں مدد نہیں ہے، بلکہ بطور تفہیک یہ بچوں کو اپنی ہم، ہماروں اور قلم و ترجمب کے انعام کا موقع فراہم کرتا ہے۔ بچوں سے بیوقوف تک، کیا تھی کھیل میں کھیل زندگی کا حصہ بڑھ جے ہیں۔

کھیل توہانی سے بھرپور کیل ہے جو بذریعہ حرمتی کرتا اور جدیل و حطا ہے کیونکہ ہر مرط میں یہ پہلے سے علاطف اور قدرے پیدا ہوتا جاتا ہے۔ زندگی کے عطف شعبوں میں سچھے اور آئے گے بڑھتے کے لئے یہ بخوبی سہوات کار ہے، یہ بچوں کے ہاتھی اور رہاثی ماحل کی عکاسی کرتا ہے۔ زندگی کے تحدید شعبوں میں کھیل بچوں کی نشوونا اور رہاثی میں اضافہ کرتا ہے۔ ان میں جاننا اور سمجھنا ازبابی، ہاتھی، ہم آہنی اور چھیت پر قابو کھانا ہی ہے پھاٹو خاہیں ہیں۔ کھیل کے دریے سچھے اپنے آپ کو اور دوسروں کو جانتے اور سمجھتے ہیں۔ سچھی و خدا کے بارے میں اپنے علم، ہم، ہماروں اور بڑوں کے ساتھ ایلاع کی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ علاوه ازین کھیل، وہی ہم آہنی، احصار، احترام، محبت اور دوسروں کا خیال رکھتے اور تھاں، واقع اور سماقی القدار کو برداشت دیتے

کھیل، سچھے کی ابتدائی زندگی کا ایک اہم حصہ ہیں جو اسے خود کو سمجھنے، اپنی دنیا سے وافق ہونے اور ساتھ ہی اپنے ہم ہماروں کے تجربات کو جاننے کے موقع فراہم کرتے ہیں۔ سکھنا سچھے کی فطرت میں شامل ہے۔ کھیل سچھے کو خیل کی آزادی و رہنا ہے، تصورات کی کھیل، وابستگی اور رنجہ بندی کرنے کی صلاحیتوں پر دن ان پر حاصل ہے اور جانے کو سمجھتے، تجربہ کرنے اور ماحل کو برداشت کے ہمراہ کھاتا ہے۔

حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ عمر کے اس مرحلے میں بچوں کی توجہ اپنی ضرورتوں پر رہتی ہے، وہ ان اپنے نیکی کے روپے کا انتہا کرتے ہیں اور انہیں کسی قاعدے اور راستے کا شور نہیں ہوتا۔ اس حم کے کھلی خوار بچوں اور پاؤں پلٹنے والے نونہالوں کی ان بڑھتی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے ہیں جن میں تجدید دعا، جسمانی مہارتوں سے مکمل، سماجی اینٹھیں حاصل کرنا اور ذہانت کا فروغ شامل ہے۔

قبل اسکول عمر کے نونہال، دوسرا بچوں کے ساتھ کھلیتے ہیں، مشترک سرگرمیوں کے پارے میں مختکلوں کرتے ہیں اور ایک دوسرا سے کھلتوں کا چالہ کرتے ہیں۔ اس مرحلے میں کسی خاص متفہد کے بغیر، کھلی خواروں پر محنتے والے اور تینجاںی ہو جاتے ہیں، پچھے کھلی کے ساتھ لے اور اصول بنانے کی کوشش نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں اسکول جانے سے پہلے کی عمر میں نونہالوں کے لیے کسی چیز سے دھیان ہٹانا آسان نہیں ہوتا اور الفاظ جن چیزوں کی فہمی کرتے ہیں، وہ ان سے بہت کر الفاظ کے کوئی دوسرا سمجھی بہت کل جان پاتے ہیں۔ وہ آزادانہ طور پر کھلتے ہیں اور اپنے تینجاںی کھلی میں جو کچھوں کیستے ہیں اسے عمل کے ذریعے خاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح تینجاں کا تعلق زبان سے محدود ہے۔ اس کے پر غلاف، قبل اسکول عمر کے قدرے پڑے پڑے پچھے مل جان کر کھلتے ہیں اور اسی سرگرمیوں میں ایک دوسرا کا ہاتھ ہٹاتے ہیں جن کے نتیجے میں کوئی پچھر تیار ہو یا کوئی ہدف پورا ہو۔ وہ واقعات کو شیلی طور پر ہر ہراتے ہیں اور اپنی ضرورتوں اور خواہشات کے مطابق ان میں تبدیلیاں کرتے ہیں۔ اس حم کے کھلیوں میں ایسا اور لوگوں کے ساتھ کھلے شامل ہے۔

اسکول جانے سے پہلے کی عمر کے پچھے کھلیوں کے ذریعے جو کمی مہارتوں کو ترقی دیتے اور انہیں بہتر بناتے ہیں، کسی کام میں مہارت کے تجربے کا لطف اٹھاتے ہیں اور اُنکی کرنے، پڑھنے اور لکھنے کی بیانی طبقی مہارتوں استعمال کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان سرگرمیوں میں وہ طے شدہ قواعد کی تقلیل کرتے ہوں، لیکن قواعد کے پارے میں ان کا اپنا انفرادی تصور ہوتا ہے۔ وہ چیزیں کی کوشش نہیں کرتے۔

انہائی یا پر اخیری اسکول کے پچھے اپنے ہم عرونوں کے ساتھ مظلوم اور غیر مظلوم دونوں طرح کے کھلی کھلتے ہیں (مثلاً پاکیں دونوں، ری کوونا، تاش اور کپیڑوں کے کھلی)۔ اس حم کے کھلیوں ان میں رابطہ کاری اور جسمانی مطابقت پیدا کرتے ہیں، سماجی مہارتوں

کھلی کے ذریعے پچھے پانچ بارے میں زیادہ سے زیادہ جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ یہیں تو عمر کے ہر حصے میں کھلی زندگی کا حصہ بننے رہتے ہیں، لیکن جوں جوں پچھے بڑے ہونے لگتے ہیں، کھلیوں کی کھل بڑتی جاتی ہے۔ یہ بچوں کو خود اپنے پارے میں، دوسروں کے پارے میں اور اس ماخول کے پارے میں جانتے کے برابر راست موافق فراہم کرتے ہیں جس میں وہ رہتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ خیر خوارگی سے وسط بچپن تک، بچوں کی نشوونما اور ترقی کے دوران کھلی اپنیں اپنے سماجی ماخول سے مطابقت پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ کھلی کے دوران دستیابی پروان چڑھتی ہیں، رفتات سے لطف انہوں ہوا جاتا ہے اور آس پاس کے ماخول سے آہنگی حاصل ہوتی ہے۔ خصیت کی کھلی اور جذبی نشوونما میں بھی کھلیوں سے مدد ہوتی ہے اور ان کے ذریعے پچھے، افراد کے درمیان فرق اور دوسروں سے ملنے جانے کے دوران تہذیبی اور ثقافتی اختلافات کو بچتے اور قبول کرتے ہیں۔

نشوونما کے مختلف راحل میں کھلی کا کوارڈ

بچوں کے لیے کھلی دنیا کے پارے میں جانتے اور سیکھنے کا منفرد طریقہ نہیں ہیں، بلکہ یہ انہیں خود اپنے آپ کو بچھنے اور یہ جاننے میں بھی مدد دیتے ہیں کہ اس دنیا میں خود ان کا مقام کیا ہے۔ کھلی اور بچوں کے سیکھنے اور ان کی نشوونما کے درمیان تعلق کو بچھنے کے لیے ان خصوصیات سے واقف ہونا ضروری ہے جو حتیٰ کہ اس کا مختلف مرطبوں پر بچوں کی نشوونما اور ان کی سیکھنے کی صلاحیت میں کھلی کس طرح اضافہ کرتے ہیں۔

خیر خواروں پاؤں پلٹنے والے نونہال انکی سرگرمیوں میں معروف رہتے ہیں جو ان کے احساسات اور اعماق کی حرکی مہارتوں میں اضافہ کرتی ہیں۔ یہ حصی حرکی مرحلہ ہے جس میں احساسات اور حرکت کرنے کی میشنیں شامل ہوتی ہیں۔ خیر خوار پچھے اور چلانا سیکھنے والے نونہال نہایت توجہ اور دوچھپی کے ساتھ ہر اس چیز کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں جو ان کی نشوونما کے ساتھ یا باہمیوں میں آجائے۔ وہ نہایت آسان اور بے محدود طریقے سے، بار بار دہراتے جاتے والے کھلی کے ذریعے چیزوں کو اور خود اپنی صلاحیتوں کو جاننے میں مشغول رہتے ہیں۔ آواز کے قابلے پر ہونے کے باوجود چلانا سیکھنے والے پچھے، دوسروں کے ساتھ اپلاع کی کوشش نہیں کرتے اور ایک ہی چیز سے کھلیوں سے کھلینے کے دوران وہ کسی ایسے خیالی کھلی میں معروف رہتے ہیں جس کا



جو ابتدائی بچپن کے پورے عرصے میں کبھی نہیں پدلتے۔ ان میں وقت اور سائل، چکر اور ہم جو لیوں کی موجودگی شامل ہے، یہ سب چیزیں ہمیشہ درکار ہوتی ہیں۔ اس لیے بچوں کی نشوونما سے مطابقت رکھنے والے موزوں کھیل کا تحریر لیٹنی یا نانا، بچوں کو لوگوں سے لٹلنے جانے، حالات سے خشننے کی بیانی اور اسی میانے میں حاصل کرنے اور اپنی جلیقی صلاحیت اور تنقیدی سوچ میں اضافے کے لیے ان کی مدد کرنا ہمیشہ کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔

بھتی کھیل کے لیے ضروری ہے کہ پورے بچوں کو کھیل کا سامان، مناسب وقت، یکساں موقع، مسلسل مدد اور آزادانہ طور پر اپنی پسند کے کھیل منتخب کرنے کے موقع فراہم کریں۔ کھیل کے تحریر بچوں کو محنت مندرجہ کے طور پر پورے ہونے میں مدد کرتے ہیں۔

کھمارتے ہیں اور باہمی تعاون اور مسابقات کا تصور واضح کرتے ہیں۔ اپنی مہارتوں، فطری صلاحیت اور الہیت کو خود اپنے لیے اور دوسروں کے سامنے مظاہرہ کرنے کے قابل ہناتے ہیں۔ اس مرحلے میں پچھے کھونج اور جھوپ پسند کرتے ہیں، پہلوؤں، مضامین، اعداد کے کھیل اور خفیہ اشاروں کے ذریعے اپنے کھیل خود وضع کرتے ہیں۔ وہ الفاظ کے معنی، حروف کے معنی اور اعداد کے بارے میں اپنے علم میں اضافے کی مشی بھی کرتے ہیں اور اس کا مظاہرہ بھی۔

بچپن کے آخری دور اور زمری کے آغاز پر بچوں کے کھیل زیادہ منظم اور ساخت میں ہمتر ہو جاتے ہیں کیونکہ مضموم طریقے سے سوچنے کی صلاحیت کا انہصار ایسے کھیلوں کے ذریعے ہوتا ہے جن کے اصول اور قاعدوں پوچھا بلے شدہ ہوتے ہیں۔ اس مرحلے میں جیت ان کے لیے اہم ہوتی ہے کیونکہ وہ یہ سچنے لگتے ہیں کہ قواعد و ضوابط کی پابندی



جن بالغ افراد کو بچوں کے ساتھ کھینچنے کے موقع ملختے ہیں ان کے لیے یہ بات جانا اہم ہے کہ بچوں کی مدد کے لیے کھیل کے کس مرحلے میں، متوازن طور پر مغل و مجاہے، کیونکہ غیر ضروری مغل اندازی، پچھے کے سچنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ تحریر کا فردو عام طور پر یہ مخصوص کریتا ہے کہ ایک طرف کھڑے ہو کر خاموشی سے ویکھتے رہنا ہے اور کہ کھیل میں مسلح ہونا ہے۔ کھیل اعام طور پر جعلی اور ظاہر غیر شعوری سرگرمی ہے، پچھے خود اس بات کا انہصار کرتے ہیں کہ وہ کیا، کس کے ساتھ اور کس چیز سے کھینا چاہتے ہیں۔ کھیل اور اس کی نوعیت میں دلچسپی کا حرک ان کی پسند اور تحریک ہوتی ہے۔ چنانچہ کھیل کی نوعیت، اس کے لیے درکار وقت اور کھیل کی قسم، ذاتی ضروریات اور پسند و ناپسند کے مطابق ہر پچھے کے لیے مختلف ہو سکتی ہے۔

کھیلوں پر ابتدائی بچپن کے پروگرام اور الدین کی وظیفی اور شمولیت، پچھے کی سیکھنی عمر کے ابتدائی برسوں میں نہایت اہم ہوتی ہے، کیونکہ بچوں کی نشوونما اور ترقی میں ان کا کروار نہایت معاون ہوتا ہے اور یہ سب باشیں بچوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں کہ وہ سیکھنے کے لیے مختلف طریقے استعمال کر سکیں۔

کھیل میں بڑوں کا معاون کردار بچوں کی زندگی کے ابتدائی برسوں میں، کھیل کے موقع فراہم کرنے میں مکبہداشت کرنے والوں کا کروار نہایت اہم ہے۔ کھیل میں بچوں کی معاونت کرنے والے کے طور پر بڑوں کو سیکھنے کے موقع سے بھر پور کھیل کے ان پہلوؤں سے واقف ہونا چاہیے ہیں۔

بچوں کے کھیل میں بڑوں کا معاون کردار

بچوں کی زندگی کے ابتدائی برسوں میں، کھیل کے موقع فراہم کرنے میں مکبہداشت کرنے والوں کا کروار نہایت اہم ہے۔ کھیل میں بچوں کی معاونت کرنے والے کے طور پر بڑوں کو سیکھنے کے موقع سے بھر پور کھیل کے ان پہلوؤں سے واقف ہونا چاہیے



کھیل کی مختلف شکلیں

بعض لوگ کھیل کو فضول کا کام، بے کار مسروقات اور وقت کا نیا نہیں بلکہ یہ سماں تجربے کی بنیاد پر خالص حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ پچھے کھیل کا مشغلاں لیے جاتے ہیں کہ وہ اس مشغلوں کا اختیار اپنی پسند سے کرتے ہیں اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ یہ مشغلوں کی عملی کام پر مبنی ہوتا ہے۔ [شاید] اس کے اہداف پچ دار اور خود ملے کر دے ہوتے ہیں اور کھیل کے دوران انہیں کسی بھی وقت تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ کھیل کے دوران پچھے کسی قاعدے قانون کے پابندیوں ہوتے اور یہ آزادی انکی ہے جس سے کھیل کوئی بھی رخص انتخیار کر سکتا ہے۔ اس سے یہ بات ہابت ہوتی ہے کہ کھیل خواہ عملی ہو یا تحریری، علماتی ہو یا متوازی، افراطی اور تھائی کا ہو یا اجتماعی، سماں تخلیہ ہو یا روپ بھرنے والا، پچھا کیلے کھیل رہا ہو یا درس سے پچھوں کے ساتھ، ہر دعیت کے کھیل، اور کھیل کے ہر مرحلے میں پچھے کیتھے کے عمل کی تغیر کر دے ہوتے ہیں۔

کھیل پچھوں کے کھیل میں اضافہ کرتے ہیں۔ تصورات کی کھیل تعلق اور رشتہ قائم کرنے اور درجہ بندی میں مدد دیتے ہیں اور ان کا حوصلہ بڑھاتے ہیں کہ جتو کریں، کھو جیس اور جھلکیں۔ یہ سب سرگرمیاں ان کی وہی صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہیں۔ اس بات پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے کہ کھیل پچھے کی تحریکیت کی تغیر میں مدد کرتے ہیں کیونکہ کھیل کے دوران پچھوں کو سماں تھافت، خوف، طاقت، تھائی، مقولیت، انکار اور استرا اور دیگر مختلف احساسات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے پچھے نہات آسانی سے خود کو سماج روست کردار سے مانع خلاف کردار میں ڈھال لیتے ہیں اور ایک یا ایک سے زیادہ کھیل پیک دعیت کھیل سکتے ہیں، مثلاً کیلے کھیل کیتھے اجتماعی کھیل میں شامل ہو جاتا۔

کھیلوں کو دو درجات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (الف) غیر مطلوم کھیل (ب) مطلوم کھیل

الف غیر مطلوم کھیل اس وقت کیلے جاتے ہیں جب پچھے کو کھیلوں کا کچھ تجربہ ہو جاتا ہے۔ اب وہ کھیل کے خاطبہ اور حدود خود تحسین کرتا ہے۔ اس حتم کے کھیلوں

میں پچھے کی دلچسپی زیادہ ویرقانہ رہتی ہے اور وہ پوری توجہ کے ساتھ کھیل میں مصروف رہتا ہے اسی کے لئے کہ کھیل اس نے خود بدلایا ہے۔

ب مطلوم کھیلوں کی قیادت، رہنمائی اور مشعوبہ بندی بڑے کرتے ہیں۔ پچھلے کے کافی امنی موقعاً کم سے کم اور حدود دکرتے ہیں۔

یوں دیکھا جائے تو کھیل خواہ منسوبہ بندسر گری ہو یا آزاد مشغل (جس کی منسوبہ بندی نہ کی گئی ہو)، یہ پچھے کے کیتھے کا آخرین طریقہ ہے اور ہر پچھا اپنی رفتار سے کھیلے ہے۔ پچھن کے اہنگی رسول کے لیے یہ بات اہم ہے کہ پچھوں کو مطلوم اور غیر مطلوم دونوں طرح کے کھیل متوازن طور پر کھیلنے کے موقع دینے چاہیں۔

ستھن کا تاریخ:

وائلریٹریویو جرجن: آقا تانجی تھوڑی کے ادارے اُلمی یونیورسٹی کے ایک ایجنسی کی وجہ سے اسے کے چار آن لائی ورکر ایسی ڈی کا لاملا ہے۔ وہ گزینشیں سال سے ہر سال سے شروع ہیں۔

اساتذہ کی تربیت، اسماں کی مطالعہ اور میراثی تھیک طریقہ، بالآخر پیغمبر ﷺ کی فتنے کے شہروں میں وہ ساتھ گزینشیں مال ہیں۔

ٹرکی مخفف: سیدہ مرشدہ: اسے کے چار آن لائی شرکر کو جس ایک ایسی کمی کا نتالیک طور پر تھی کہ اس کی تحریر کی تھیں اسی کی دلیل کے مطابق میں وہ گزینشیں سال سکاں اور رہیں۔

Sources:

Educational Research Foundation.

Bruun, T. (2004). *Developing learning in early childhood (0-8 years)*. London: Paul Chapman Company.

Hughes, F. (1999). *Children, play, and development* 3rd ed.J. Bostic: Allyn & Bacon.

Dunn, J. (1993). *Young children's friendships*. In *Young children's close relationships beyond attachment*, 58-73. London: Sage.

Brenberg, J. P., & Gubrium, N. (2002). *Play: Essential for all children: A position paper of the association for childhood education international*. Retrieved August 9, 2007 from <http://www.acenet.org/policypaper.htm>

Gestwicki, C. (2007). *Developmentally Appropriate Practice: Curriculum and development in early education* (3rd ed.). Canada: Thomson Delmar Learning.

Manning, M. L. (2002). Revisiting developmentally appropriate middle level schools. *Journal of Childhood Education*, 78, 225-227.

Goleman, D. (1995). *Emotional intelligence*. New York: Bloomsburg.

McCloskey, L., & Zemke, M. (2001). *Learning, attention, and play*. In S. Golombok (Ed.), *Psychological perspectives on early childhood education* (pp. 92-106). Mahwah, NJ: Lawrence Erlbaum.

کھیل، صرف کھیل نہیں

یہ بچوں کی سمجھ بوجھ اور سماجی و جذباتی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں
تحریر: سعدیہ حسین

”ہم چاہتے ہیں کہ بچے تین سال کی عمر میں اپنا نام لکھ سکیں، رنگ لگائیں اور اسکی مختصر سرگرمیاں انجام دے سکیں جو بچوں کی عمر کے حافظے اس کے لیے نہایت غیر ملچھ اور اکتسابیں والی ہیں۔“

(ایڈیٹر روڈ کن 2005ء)

ہم اور اسکے پیدا کرنے والے اس باقی میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ”بچے بیز کری پر بنیٹے پوری جماعت کے ساتھ کسی سرگرمی میں مصروف ہوتے ہیں۔“ گندھے آٹے سے چڑیا یا کوئی اور کھلونا ہانے جیسے دلچسپ مشغلوں کے بجائے، وہ بچہ کے ساتھ اپنے قلمی کام کے بارے میں بات چیت کر رہے ہوتے ہیں۔ حروف کی مشقیں اور ”سر جھکا کڑیک پر خاموشی کے ساتھ کام“ جیسے طریقے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ کھیل کی اہمیت سے واقف ہونے کے باوجود بچوں کے اکٹھ والدین قبل اسکول عمر کا ایسا مواد طلب کرتے ہیں، جو ان کے خیال میں کھیل کے بجائے قلمی نویست کا ہوتا ہے۔ آج کے دور کے والدین پہلے سے بڑھ کر اس خیال میں جلا جیں کہ معیاری پابند اور مختصر سرگرمیاں قلمی کامیابوں کے لیے اہم ہیں، جن کا انعام پر شیخیت، اے گریٹر بیچ کے رکھار پر ستارے جیسی ادائیگی میں ہوتا ہے۔ مثلاً فطری طور پر والدین اتفاق کرتے ہیں کہ کھیل بچوں کے لیے اہم ہیں لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ”کیا آپ اسے کافی پر ظاہر کر سکتے ہیں جس سے میں جان سکوں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟“

کھیل بچوں کا بے ساختہ مشغل ہے، جو والدین اور مکالمہ اشت کرنے والوں کو اس بات کا مثالی موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ بچوں کے مشغلوں میں کامل طور پر شریک ہو سکیں۔ درس گاہوں، اور اساتذہ کی ذمے داری ہے کہ وہ بچوں پر متنقیل اسکول سرگرمیوں اور ماخول پر، والدین سیاست مختلف افراد کے حلول کا دفاع کریں جو کھیلوں کی قدر و قیمت

رسیحان ابھی صرف چھ ماہ کا ہے، لیکن جب بھی اس کی ماں اس کے ساتھ نہ تھا (کسی اوث سے جھاک کر، بتا کی آواز لانا) کا کھیل کھیلتا ہے تو وہ کھل کر لا احتتا ہے۔ تین سالہ ایمان کو اپنے ابواس وقت نہایت مسحود خیز لگتے ہیں جب وہ مخفیوں کی سی نوبی پہن لیتے ہیں۔ پانچ سالہ حسن اپنے کاغذوں پر بلادہ سا بچیں کو سارے کمرے میں دوڑتا پھرتا ہے اور خود کو سپر میں کھاتا ہے۔

شیر خوارگی سے ذمہ دیک، کھیل بچے کی بہترین نشوونما، سیکھنے اور ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچوں سے پاؤں چلے کے قابل بچوں اور قبول اسکوں ہر کے بچوں تک، بچوں کی فطری جلت ان کے کھیلوں کی محکم ہوتی ہے۔ اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ بچوں کی سمجھ بوجھ، ہم اور اسک، ان کی سماجی، جذباتی، جسمانی اور اخلاقی نشوونما میں کھیل مفید ہوتے ہیں، خواہ بچوں کا تعقل کسی بھی سماجی و معاشری پس منظر سے ہو۔ بچوں اور والدین کے لیے کھیلوں کے ان فوائد کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ بچوں کے لیے اپنی پسند کے کھیل کھیلنے کا وقت قابلی ذکر طور پر کم ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ جلدی اور مارماری والا طرزِ زندگی، خاص مانندی کھانام میں آنے والی تمدنیاں اور تفریخ و پسند کے کھیل کی قیمت پر تعلیم پر زیادہ توجہ اور دوسرا اسی سرگرمیاں چیز ہیں جن میں بچے کو مقابلے کے لیے تیار کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔

دیانتی سے بدلتی ہے اور بچوں کے بارے میں یہ توقعات بزمیٰ جاری ہیں کہ انہیں کیا کچھ جاننے اور کیا کچھ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ قلمی معیار روز بروز بلند اور اونٹ ہو رہے ہیں، اس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ کسی ایک شعبے میں مہارت اور فضیلت حاصل کرنے پر توجہ زیادہ ہو گئی ہے جس سے سیکھنے کا میدان تک ہو گیا ہے۔ کھیل کی جگہ ایسے اس باقی نے لے لی ہے جن کی وجہ فرم اور اسک میں اضافے، بالخصوص اسکی خوانگی اور مطالعے پر ہے جو معیاری آزمائش کے مدد جات کے ہم پڑھے ہو۔

کے بارے میں حساس ہوں، خارج کیے جانے یا برتری کے احساس سے نمٹنا، اپنے چند بات پر قابو پانا، خود کو باہمیں رکھنا، طاقت، اختیار، جگہ اور خیالات میں دوسروں کو شریک کرنا سمجھیں۔ نشوونما کے مرحلے پر، کھیل بچوں کو سکون واطہیان سے رہنا، احساسات پر قابو رکھنا، ناقابلی قول احساسات کا قابلی قول طور پر انتہا کرنا سمجھتے ہیں اور وہ صادم احساسات کے دروان کام کرنے کے موقع فراہم کرتے ہیں۔

سائنسی مواد کا بڑا ذخیرہ بالغوں میں سماجی ربطی کی متعدد شکلوں میں محنت کے فروغ کے اثرات کا بہر کرتا ہے۔ لیکن زندگی کے ابتدائی مرحلے میں ان اثرات پر بہت کم توجہ دی گئی ہے جو بچے کو بوقت کے مرحلے میں ان الہامیں کے ساتھ داخل ہونے کی اجازت دیتے ہیں، جو سماجی تعلقات بنانے اور انہیں قائم رکھنے کے لیے درکار ہوتی ہیں۔ یہ الہامی نشوونما پانے والے دماغ پر ابتدائی اثرات کی وجہ سے پیدا ہوتی اور ترقی پاتی ہیں اور غیر منظم آزادانہ کھیلوں سے پروان چھپتی ہیں۔ سماجی تعلقات بنانے میں کمی مہارتیں کام کرتی ہیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ تعلق خاطر یا وہی ہم آنہکی کی الیت، جو بچپن کے ابتدائی مرحلے میں ظاہر ہوتی ہے، باعثی وابستگی کی بنیاد ہے اور یہ جزوی طور پر آزادانہ کھیل کے تجربے سے پیدا ہوتی اور پروان چھپتی ہے۔

کم لوگ اس بات سے اختلاف کریں گے کہ تعلیم کا بنیادی مقصد طالب علم کا سیکھنا ہے اور تمام اساتذہ، خاندانوں اور پالیسی سازوں کی ذمے داری ہے کہ وہ بچوں کے لیے سیکھنے کے ایسے موقع پیدا کریں جو بچوں کی دسترس میں ہوں۔ متعدد حقیقی مطالعے

بچوں کی محنت مندوں جو بوجھا اور جذبیاتی و سماجی بہتری کے لئے کھیلوں کا فروغ

- نشوونما کے لیے مناسب اور موثر علم و خوبی کے ساتھ بچوں کو مندا، ان کی دیکھی بھال، رہنمائی اور ان کے ساتھ پر لطف وقت گزارنا، والدین کے لیے بچوں کی پروپوش کے بنیادی طریقے ہیں جو کہ یہ بچے کو ایک پوری سرت اور کامیاب باش انسان بننے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

- آزاد اور غیر منظم کھیل بچپن کا محنت مندوں ناگزیر حصہ ہے۔ والدین کو بچوں کی خانفات کے خیال سے ان کی مہرانی کرنی چاہیے، لیکن کھیل کا بڑا حصہ ایسا ہو جس میں بچانی سرٹی اور پرمند سے کھلیجے، اس میں بڑوں کی ہدایات شامل نہ ہوں۔

- بلاس اور گازیوں بچے کھلونے جو بچے کے کھیل کو پروان چھپائیں، بچے کو یہ موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنے کھیل کا بھر پورا استعمال کرے، جبکہ جامد کھلوں سے کھلنے میں بچے کا کلیل مدد و درہ ہتا ہے۔

- والدین کو چاہیے کہ وقت کی پابندی کے بغیر بچوں کے کھیل میں کسی بھی وقت، غیر ارادی طور پر شامل ہو جائیں۔ بچوں کے ساتھ کھیلانا ان کے لیے معاف، پروپوش کرنے والا اور نتیجہ خیز تجربہ ہتا ہے۔

- والدین کو ایسے تعلیمی ماحول کی حیات اور دکالت کرنی چاہیے جس میں بچوں کے لیے بہترین تعلیمی فرم و ادراک، جسمانی، سماجی اور جذبیاتی نشوونما کے موقع میسر ہوں۔

پر اغتراف کرتے ہیں یا سوال اٹھاتے ہیں۔ ان اغترافات کی وجہ سے یہ اندر شرہتا ہے کہ ابتدائی بچپن کے پروگرام والدین کے دباؤ کی وجہ سے فتح یا بہت محدود کردیجے جائیں اور نصاہب، والدین کی خواہشات کے مطابق تبدیل کرو جائے، خواہ ان کی تجاویز کتنی ہی ناقص ہوں۔ مثلاً کھیل کو بے مقصد اور غیر متعجب خیز قرار دے کر ان کی اہمیت کم کر دیتا اور ان کی بچپنی میکتم قلعی سرگرمیاں شروع کرنا ہم کی سخت گرفتاری کی جاسکے۔

اس روپے کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کی نسل کے بچوں کو گزرہ نسل کے بچوں کے مقابلے میں کھینچنے کے موقع اور وقت دونوں کم میسر ہیں۔ بچا بچوں کی بحث بوجھ کی صلاحیت اور سماجی و جذبیاتی نشوونما کے تجربے پر ان سب کا اثر پڑ رہا ہے۔

فرماداک کی صلاحیتوں کی نشوونما: شاہد اور طویل مدت کی تحقیق سے ثابت ہتا ہے کہ کھیل اور بچوں کی بحث بوجھ کی صلاحیت کی نشوونما میں کم تعلق ہے۔ تحقیق کاروں نے کھیل اور طالب علم کے سیکھنے کے عمل، مثلاً توجہ دینے، مضبوطہ بندی کی مہارت، روزیں، قلبی صلاحیت اور منفرج سوچ (کسی مسئلے کے مختلف حل حلائش کرنا)، تناظر پیدا کرنے، یادداشت اور زبان کی ترقی کے درمیان بہت احتیل کو بھی نمایاں کیا ہے۔

عام طور پر کھیل کو غیر منظم اور آزاد کھیل سمجھا جاتا ہے، جس کی شرعاً نظر پڑتے کرتا ہے۔ لیکن کھیل ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو خاص تعلیمی اہداف سامنے رکھ کر، بچہ اور والدین کی زیر پدایت کیلئے جائیں۔ کھیل، ذخیرہ الفاظ، زبان کی مہارت، مسئلے کا حل، تناظر کے تیعنی، بچیں کس کی مہارت، یادداشت اور تخلیقی صلاحیت جیسی مہارتیں حاصل کرنے کے موقع فراہم کرتے ہیں۔ بچے کھیلوں کے ذریعے تعلیم اور سماج سے تعلق مخصوص صلاحیت اور استفادہ حاصل کرتے ہیں۔

دیکھا گیا ہے کہ کھیل ابتدائی عمر میں بچے کی خانگی کی صلاحیت کی ترقی اور سماجی نشوونما میں بھی نمایاں طور پر حصہ لیتے ہیں، ان میں اپنی باری پر کام کرنے، اشتراک عمل، قواعد کی پابندی، وہی ہم آنہکی پیدا کرنے، خود مختاری، خود اعتمادی، صد سے یا بیجانان پر قابو پانے اور غریب جیسی سماجی الہامیں شامل ہیں۔ یہ تمام عنصر فرم و ادراک کی ترقی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور سیکھنے کے عمل میں اتنے ہی اہم ہیں۔ قلمبی حروف اور آواز شخاکی کی الیت۔

سماجی اور جذبیاتی نشوونما: انسان کی بنیادی ضرورت ہے کہ وہ گروپ کا حصہ ہو، اسے محسوس کرے اور سکھئے کہ گروپ کے اندر رہنے ہوئے افراد کے مختلف گروہوں کے ساتھ مختلف مقاصد کے تحت کس طرح رہا اور کام کیا جاتا ہے۔ کھیل ان ضرورتوں کی کھیل کے لیے درکاری عوامل انجام دیتے ہیں اور زندگی کی سماجی و جذبیاتی مہارتیں حاصل کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ مثلاً ہر عمر کے بچوں کو اپنے اپنے شاخی مقامی ماحول میں سماجی طور پر ڈھلنے اور اس ماحول میں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ متعدد حقیقی مطالعوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کھیل بچوں کو اپنے روپے دوسرے کا نقطہ نظر سننے اور سکھنے کا موقع دیتے ہیں۔ اگر کھیل قیری اور مشہت نوعیت کے ہوں تو بچے دوسروں کو قبول کرنا اور اپنی جذبیاتی تکلیف اور دباؤ کا انتہا کرنا سمجھتے ہیں۔

اس تناظر میں دیکھا جائے تو کھیل بچوں کو وہ سماجی مہارتیں سمجھنے کا تجربے سے بھر پور موقع دیتے ہیں جس کی اہمیت ضرورت ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کی ضروریات اور اقدار

حریم شاہد کرم وادراک کی نشوونما میں کھیل کیسے اضافہ کرتے ہیں

کھیل کے فائدہ سافی سے غایب نہیں اوتے۔ بہت سے فوائد مجیدہ نوجیت کے اور بالعاستہ ہیں جو حقیقت کا روپ دھارنے میں کمی بر سر لیتے ہیں۔ یہاں اس نقطہ نظر کے حن میں خاصے شاہد ہیں کہ کھیل متنوع اور ملٹیم طور پر دماغ کی اعلیٰ کارکردگی کی نشوونما میں حصہ لیتے ہیں۔ تجسساتی کھیلوں کے بارے میں حقیقی پر خاص طور پر توبہ مرکوزی گئی ہے۔

کی حقیقی جائزوں سے ظاہر ہوا ہے کہ کھیل نہ صرف عمومی بحث پر سماجی نشوونما کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ یہ ان ملائیتوں کے قرروں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ قبل اسکول عمر میں جو پچھے سماجی کھیلوں میں زیادہ وقت صرف کرتے ہیں، اس اساتھ انہیں عمومی ذہانت میں درسروں سے آگے اور سماجی طور پر زیادہ اہل قرار دیتے ہیں۔ قادرے پرے پچھے جو روپ پھرنتے والے کھیلوں سے زیادہ لطف اٹھاتے رہے ہوں، جیلتی اور تخلیقی آزمائشوں میں زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں۔ کھیل کی وجہ اُن کے طریقوں سے استعمال کی جائیں تو وہ یعنی تعلق اور ربط حلاش کرنے کی حوصلہ فراہم کرتی ہیں، اس سے بچوں کی سوچ میں پک اور اختراعیت پھیلا ہوتی ہے۔ (عکار یڈنگر 1940ء)

شاہد تھے ہیں کہ خیال دیانتانے والے کھیل بچوں کی یادداشت مظبوط کرتے ہیں۔ فہرست کی طرح یادیا بیسے کے طور پر بچوں کی یادداشت کو ہازہ کرنا، خیال دیانت کے کھیلوں سے قرروں پاتا ہے۔ مٹا نوئین (1990ء) نے 14 اور 5 سال کے بچوں کے ایک گروپ کو کھیلنے کی ہدایت کی۔ جب پچھے کھیل کی ایک چیز کو سماجی طور پر ”خیال دیانت“ کے کھیل میں جو ہو گئے، تو ان کی یاد رکھنے کی قوت میں اضافہ ہو گیا۔ اس طرح کھیل یادداشت کی زیادہ مجیدہ حکمتی عملیوں پر مہارت حاصل کرنے کے لیے اہم بنیاد فراہم کرتے ہیں، اس کے برخلاف بچوں کا درمیانی دور یاد رکھنے کے قابل معلومات کے درمیان ہائی تعلق ہام کرنے پر انہمار کرتا ہے۔

بچوں میں خانگی کے فروع میں خیالی کھیلوں کے کردار کے بارے میں حقیقی کیا کہتی ہے؟ چار سال کی عمر میں جو پچھر دوپ پھرنتے کے کھیل کہلاتا ہے، وہ اکثر گارڈن میں دالٹے کے بعد اور جگلی جماعت میں پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں میں نہایاں ہوتا ہے۔ یہ پچھے جزوی تحریک کے بغیر کارڈ پر لفظ پڑھ لیتے ہیں، علاجی نشان کا مطلب تھا کہتے ہیں، بچے ہوئے تصورات (خاکے، تصویریں) بھی لیتے ہیں اور حروف اور آسان الفاظ لکھ سکتے ہیں۔ (برجن اینڈنڈیا ۲۰۰۰ء)۔ پچھے خانگی سے متعلق کھیلوں (ری سائیکلک سیزر یا سی سرگرمیاں) میں ہتنا حصہ لیتے ہیں، ان کی خانگی کی مہارتوں اتنی ہی زیادہ اور اعلیٰ طور پر نہایاں ہوتی ہیں۔

Source : <http://www.abacon.com/berk/lifespan/aid7.html>



ظاہر کرتے ہیں کہ بھر سماجی مہارتوں اور جذباتی صحت کے حامل پچھے قلبی میدان میں کامیاب رہتے ہیں۔ کھیل اسکول کے ماحول میں ڈھنے میں بچوں کی مدد کرتے ہیں اور سچھے کے لیے ان کی آمدگی، سچھے کے رویوں اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت میں اضافہ کرتے ہیں۔

کھیل اور نئم کھیل کی پابندی سے آزاد وقت جو ہم عرب بچوں کو ملنے جانے کے موقع فراہم کرتا ہے سماجی اور جذباتی آموزش کا اہم حصہ ہے۔

اس طرح دیکھا جائے تو کھیل، قلبی ماحول کا لازمی حصہ ہے۔ پچھے کی تحریک پر ہی کھیل ہے اس تاد کا تعاون حاصل ہو، نشوونما کے موزوں طریقوں کا لازمی جزو ہے، جو پیشی ہاتا ہے کہ اسکول کے ماحول اور ترتیب میں بچوں کی سماجی دلچسپی پر دش اور ان کے فرم وادراک کی نشوونما کا لحاظ رکھا گا ہے۔

فرم وادراک اور سماجی نشوونما میں ثابت کرواد کے علاوہ، کھیل بچوں کی جسمانی اور سماجی نشوونما جیز کرتے ہیں۔ علاجی کھیلوں کے دروان پچھے اپنے خیالات، تصورات اور احساسات کا اعتماد اور ان کی تباہی کر سکتے ہیں۔ کھیل کے دروان پچھے جذبات پر قابو پا سکتے ہیں، درسروں کے ساتھ جل سکتے ہیں، تذاہات مل کر سکتے ہیں اور یہ احساس حاصل کر سکتے ہیں کہ وہ کسی خاص استعداد کے حامل ہیں۔ یہ سب کچھ وہ ایک ایسے مخنوٹ ماحول میں سچھے ہیں، جو صرف کھیل ہی فراہم کرتا ہے۔ کھیل کے ذریعے پچھے اپنے کھیل اور جیلتی ملائیتوں کو ترقی دے سکتے ہیں۔

معنی کا تاریخ

حدیقہ قلم کر شدہ ۱۷ سال سے قلم کے شعبے سے والہ رہی ہیں۔ اس وقت وہ پھر زریں دیں۔ پیلاریش پھر فریز کے طور پر خدمات انجام دے دیں۔

کھیل کے ذریعے کیسے سکھائیں: بچوں کے لیے متنوع ذہنی سرگرمیاں

نیچے ز کے لیے مشورہ

کہانی سنانا، مضمون تلاوتی، حروف ابجد کے کھیل، لفظ،
لطفی، بچوں کے گیت، کلاس میں مباحثہ، لفظوں۔

تاثیرات، تحیب دینا، تجھیش یا اندازہ لگانا، درجہ بنندی کرنا، الگ
الگ کرنا، لذتی کرنا، توجہ مرکوز کرنا، پکانا، آنکھ چھوپنی، پڑانے،
کپڑوں کے چند کھیل اور ویب سائنس۔

مصوری، بیلڈ کا کھیل، رنگ بھرا، مجسم بناانا، گزیا کے گھر
میں فرنچیز جانا، معنے، مصوری کے تختہ پر تصویر بناانا، بلاک
کے کھیل، کارٹون، کولاج۔

چھوٹے بچوں کے گیت، مویسیقی کے آسان ساز بجاانا،
میوزیکل چیزیں، الگیوں کے کھیل، مویسیقی سننا، رقص، گانا،
ساز پر آسان دھنس بجاانا، مویسیقی سے متعلق مصوری، فنی
ماحل میں مویسیقی۔

عملی واقعات کی کہانیاں، اسپریٹس، گیند کے کھیل،
درخت پر چڑھنا، الگیوں کے کھیل، سائنسی تجربے،
جسمانی مشقتوں، نقل انترنا۔

اجتہادی کھیل، ادا کاری، باہمی مدد پرمنی سرگرمیاں، گروپ
میں ضابطے لئے کرنا، گروپ میں کہانی لکھنا، کرکٹ، جماعت
میں مباحثہ، کاروڑ کے کھیل، کارٹون، کسی موضوع پر کھیل یا
ڈراما، ہم عروض کو پڑھانا۔

جمم کا خاکہ بناانا، کروار ادا کرنا، ”گم شدہ دھنس“ پسند
اندازہ مختلف پیشے، جسمانی اعضا کے کھیل، یوگا، خاندانی
شہزادہ۔

درختوں پر چڑھنا، رہت پر چلتا یا پانی میں اترنا، پیدل
چلانا، بیچ بونا، پا تو چانوروں کی دیکھ بھال، باغبانی۔

والدین کے لیے تجویز

ذہانت

- بچے کے ساتھ پڑھیے
- بچے کے سوالات، فکرمندی اور تجربوں کو فور سے بنیے
- بچے کی حوصلہ فراہمی کیجھے کہاں نے جو کہانی پڑھی یا انی ہے، وہ آپ کو سنائے
- بچے کو اتنا میں اور تصویریں والی کتابیں پڑھنے کے لیے دیں اور لکھنے کے لیے کاغذ اور مکمل میریاں کریں۔

- اپنے بچے سے کہیں کہ وہ میرے جانے، کپڑے دکھنے یا دارماں چیزیں رکھنے میں آپ کی مدد کرے
- گھر کا بجھ بنائے میں بچے کو شامل کریں، اس کی رائے لیں
- بچے کو تجربہ کرنے دیں
- بادشاہی خانے میں بچے کو ہٹھ بناٹنے دیں
- بچے کو تا میں کر کیلکو لیزس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔

- بچے کو اس کے کمرے میں کھیل کا گوشہ بناٹنے دیں
- میز یا شیلیٹ پر چیزیں ترتیب سے رکھنے میں بچے کو شامل کریں
- بچے کو دوستگاری اور مصوری کے کام کرنے دیں
- بچے کو مصوری اور دوستگاری کا مختلف طرح کا سالمان فراہم کریں، مٹارنگ، مونی رنگ، بیجکارک، دغیرہ
- بچے کو اجازت دیں کہ وہ گھر کے اندر کمرے سے تعمیریں کیجھے۔

- بچے کی حوصلہ فراہمی کریں کہ وہ ہاتھی کی تھاپ یا مویسیقی کی لئے پہنچے
- دوسروں کے ساتھ گانا (دوسرے بچوں کے ساتھ میتوں گیت یا نغمہ گانا)
- میوزیکل کی دکان پر بچے سے کہیں کہ وہ گانے امویسیقی کا کیمپیٹ اسی ڈی پنڈ کرے
- مویسیقی کے پروگراموں میں بچے کو ساتھ لے جائیں۔

- بچے کو قص، ادا کاری یا اسپریٹس کی سرگرمیوں میں شریک کریں
- واک، جوگنگ، گھر کے اندر کھیل
- گھر کے اندر ذرمه کاموں میں بچے کو شامل کریں، مٹاٹا فرش کی صفائی، بیڑ جانا، بچہ سے دان خالی کرنا۔

- اجتہادی سرگرمیوں میں بچے کو شامل کریں
- گھر کے اندر کھیل جانے والے کھیل کھیلوں
- بچے کی حوصلہ فراہمی کریں وہ مباحتے میں شریک ہو اور مسئلے کے حل میں مدد کرے۔

- بچے کو اکیلے کھیلنے دیں
- بچے کی حوصلہ فراہمی کریں کہ وہ گھر کے لیے کوئی چیز خود بنائے
- اسے وقت اور موقع دیں کہ وہ اپنے چند باتاں و احساسات بیان کرے۔

- بچے کو قدرتی ماحد کھانے پیدل لے جائیں
- ساملی سمندر، کھیل یا یہاڑا پر پلک یا دورے کا انقلاب کریں
- بچے کے ساتھ چیزیاں گھر، سفاری یا پیش پارک کی بیر۔



آؤ دوست! باہر چل کر کھیلیں

کھلی فضا کے کھیل: ترغیب اور پروش کے عمل سے بھر پور بچپن کا یادگار تجربہ
تجربہ: اینہ کریم کا نجی

بچپن انسان کی زندگی کا سب سے یادگار نامہ ہوتا ہے۔ میں اپنے بچپن کے ابتدائی دن یاد کرتی ہوں تو آج بھی ان لوگوں کا لفظ اور نت نئے تجویز بول کی یادیں خوشی سے سرشار کر دیتی ہیں۔ ابتدائی کھیلوں میں اچھل کو، درختوں پر چڑھنا، مٹی کے گھر و ندے بنانا، بکال دوچ، آنکھ پھولی، تکلیوں کے پیچھے بھاگنا، سائکل چلاتا یا صرف ہم جو بیلوں کے ساتھ پاش کرنا ہمیرے بچپن کی سہری یادوں میں آج تک تازہ ہیں۔ بد نصی سے آج کے سماجی ماحول میں گھر سے باہر کھلی فضائیں کھیلے جانے والے یہ سب کھیل تجزی سے ختم ہوتے چاہے ہیں۔ ابھی اور حقیقی کھیلوں کی چند مجازی کھیلوں (virtual games) نے لے لی ہے اور بچ کھلی فضائیں بتتے اور بچپن کھیلوں میں بہت کم اور گھر کے اندر ٹھی ویژن یا کپسٹر کے ساتھ مجازی کھیلوں میں زیادہ وقت صرف کرتے نظر آتے ہیں۔

میرے لئے تو 'کھیل' کا مطلب بچوں کے وہ تمام مشغلوں ہیں جن میں وہ پوری آزادی کے ساتھ اپنی پسند سے حصہ لیں، اور اپنے تخلی اونکے خیالات اور مہارتوں سے ان کا منحوبہ ہاں تکمیل کریں اور اسے کھیل کر خوش ہوں اور لفظ اٹھائیں۔ اس طرح دیکھا جائے تو کھیل بے مقصد سرگردی کے ساتھ ایک بھائی اور پسرت تجربہ ہے۔ اس مضمون کی عدالت میں گھر کے باہر کھیلے جانے والے کھیلوں کے وفا کم کے اجاگر کرنے کی کوشش کروں گی جو بچے کی محنت مدندر نشوونماں مدد دیتے ہیں۔

اندوز ہوں، اور اپنی پسند کے کھیل کھیل سکیں، بیووں کی دلچسپی، بلکہ مندی اور کوشش کم سے کم ہو رہی ہیں۔ بروتی ہوئی آپادی اور شہری زندگی کے دباؤ کی وجہ سے زندگی گزارنا ایک بچھل اور تحکما دینے والا کام بن گیا ہے۔ کھلے قدر تی ماحد میں بچوں کے کھیل اور صحبت پر ان سب باتوں کے ضمنی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

بہترین نشوونما کے لیے بیرونی کھیل کیوں ضروری ہیں

اب یہ ثابت ہو گیا ہے کہ گھر کے باہر، آزاد ماحد اور کم سے کم گرانی میں، کسی مقصد کے بغیر بچوں کو چیز کا موقع دیا جائے تو وہ ان کے لیے نہایت فائدہ مند ہوتا ہے۔ اس طرح کے ماحد میں بچوں کے ہاتھ پاؤں اور جسم مضبوط ہوتا ہے اور ہم عمر بچوں سے میل جوں سے ان کی سماجی مہارتیں بروتی ہیں۔ گھر کے باہر شاخوں سے صرف بچوں کی جسمانی نشوونما ہی نہیں ہوتی بلکہ ان کے سوچے اور فہم و ادراک کی صلاحیتوں کی نشوونما پر بھرے اور دروس اثرات پڑتے ہیں۔ ذیل میں بیرونی کھیلوں کے بے شمار فوائد میں سے کچھ کا ذکر کیا گیا ہے، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بچوں کی صحت مدنی نشوونما کے لیے بیرونی کھیل کیوں ضروری ہیں۔

ونی نشوونما کے لیے ضروری ہے

ہر بچہ ذہانت کے امکانی خزانے کے ساتھ پیدا ہتا ہے۔ غلطی الہیت سیکھنے، بحث، تحقیق، مشاہدے، تجھیل اور تعلقات بنانے وغیرہ جسکی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے ذہانت کی اس غلطی الہیت کا ہوتا بینا دی ضرورت ہے۔ پابندیوں سے آزاد قدری ماحد میں بچوں کو اپنی جلسیں آزمائنے کا بھتنا زیادہ موقع ملتا ہے، ان کی تحقیقی، تصوراتی اور لفڑی استعداد اور دروسوں کے ساتھ کامیاب سماجی رشتے استوار کرنے کی مہارتیں اتنی ہی ترقی پاتی ہیں۔ اس تاثر کے مطابق پسند کے آزاد اور کھل خالص طور پر بیرونی کھیل بچوں کو اپنی ونی صلاحیتوں کی نشوونما کے بہترین موقع فراہم کرتے ہیں۔ کھلے پر لگائی جانے والی پابندیاں اور رکاوٹیں، بچوں کی فطری نشوونما کے موقع کم کر دیتی ہیں۔ متعدد تحقیقی مطالعوں سے یہ بات تباہیاں طور پر

بیرونی کھیلوں کے فوائد پر بات کرنے سے پہلے ان عنصر کو بحثنا بہتر ہو گا جنہوں نے فطری، سادہ اور بے تکلف کھیلوں کو کم سے کم کر دیا ہے۔ اس موضوع پر میں نے کئی والدین سے گفتگو کی اور ان کے بچوں کی روزمرہ مصروفیات کے بارے میں معلوم کیا۔ والدین نے اس حوالے سے جو کچھ بتایا اس کے نتیجے میں یہ ہاتھ سانستھائیں:

سیکھنے کے عمل کے بارے میں غلط مفہوم ہے

قدرتی ماحد میں آزادانہ طریقوں سے سیکھنے کے تصور کی جگہ مخصوص ماحد اور حالات کے مطابق تائی پرمنی ری سرگرمیوں نے لے لی ہے۔ پہلے کھیل کو بچوں کے سیکھنے کا فطری طریقہ سمجھا جاتا تھا، لیکن اب اسے سیکھنے کے حقیقی عمل سے توجہ ہٹانے والا کام سمجھا جانے لگا ہے۔

ٹھیکی مصروفیات اور کامیابی حاصل کرنے کا زیادہ دباؤ

بیووں نے بچوں سے اتنی زیادہ توقعات وابستہ کر لی ہیں جن کے دباؤ کی وجہ سے بچوں کے لیے اپنی دلچسپی اور پسند کے کاموں کی آزادی بہت کم رہ گئی ہے، جبکہ بینا دی طور پر ان کے لیے بھی سرگرمیاں ضروری ہیں۔ بچوں کو ٹھیکی کامیابیوں کے لیے تیار کرنے کی ڈھن میں، بیووں نے غیر ارادی طور پر بچوں کی اس آزادی اور اس لطف کو قربان کر دیا ہے جو وہ اپنی پسند کے کھیل سے حاصل کرتے ہیں۔

گھر سے باہر کھیلوں میں بچوں کے ساتھ بیووں کی شرکت

آج کے دور میں بچوں کے لیے زندگی، نظم و ضبط کی اس قدر پابند ہادی گئی ہے اور ان پر ہر وقت اس طرح نظر رکھی جاتی ہے کہ ان کے لیے اپنی پسند سے کھلنا محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ امن و امان کے مسئلے کی وجہ سے معاشرے میں سلامتی اور تنفس کے پوش نظر بچوں کے لیے گھر سے باہر کھیلنے کی جگہ بھی کم رہ گئی ہیں۔ وہی طرف والدین کی زندگی اس قدر مصروف ہو گئی ہے کہ وہ بچوں کو بہت کم وقت دے پاتے ہیں، ان سب اسباب سے فطری ماحد میں بچوں کی سرگرمیوں پر حتیٰ اثیر پڑ رہا ہے۔

بچوں کی پرورش کے بارے میں معاشرے کی بے حدی

بچوں کے لیے ایسے موقع فراہم کرنے میں جہاں وہ محلی فضائیں فطرت سے لطف

بیرونی کھیلوں کی اقسام اور بچوں کی نشوونما میں ان کا حصہ

سرگرم اور تحریک جسم کے ساتھ زندگی گزارنا ہر ایک کے لیے اہم ہے۔ جسمانی سرگرمیاں بچوں کی صحت اور ان کی نشوونما کے لیے خاص طور پر نہایت اہم ہیں جن سے صحت مدد و دیے پروان چھتے ہیں، بچوں پر لطف ہوتا ہے اور جسم تا گرفتانا اور چست رہتا ہے۔ کھیل اور ان کی شکلیں ان گستہ ہیں اور وقت کے ساتھ یہ مختلف اور جیبدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ مختلف لوگوں کے کھیلوں میں ہمیں جو ترقیاتی پیش رفت نظر آ رہی ہے وہ بچوں کی نشوونما کے دیگر شعبوں کو مضمون کر رہی ہے۔

فٹ بال، کرکٹ، بیچن، بیسن، بیس اور ان جیسے دروسے روایتی کھیل جن میں جسمانی سرگرمی درکار ہوتی ہے (ٹھلا جیرا کی، دوڑوڑا، آنکھ بچوں) بچوں کو زیادہ سرگرم، تحریک، جسمانی طور پر مضبوط، ونی طور پر مستحدا اور نفایاتی طور پر خوشی اور امید سے بھر پور رکھتے ہیں۔ چنان سیکھنے والے بچوں کے لیے یہ صیان چڑھتا، تیرا کی، سائکل چلاتا اور دوڑنا بھاگنا یہی کھیل ہیں جن کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ رستے کے کھیل جن میں پنج گردے اور درسری چیزوں اور جسموں نے بھاتے ہیں، گدھے ائے سے مخلوٹے ہوتا اور مذہبی کے گھر یہ سب بچوں کے تعمیری کھیل ہیں جو ان کی ٹھیکی اور تحریکی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ آنکھ بچوں، دروسوں کے ساتھ مغل کر رہیت کا قائمہ بناتا اور گروپ کے ساتھ کھیلنا، بچوں کی سماجی مہارتیں بڑھاتے ہیں اور ان میں پاہنچی تعاون اور مقابلے میں مسابقت کا خاتمہ کم کر کے کھیل کو پورے لطف طور پر جاری رکھتے کا احساس اور جذبہ پیدا کرتے ہیں۔



کھلیے والے بچے، ان بچوں کے مقابلے میں جسمانی طور پر طاقت اور فیضے کرنے میں زیادہ خودا حاد ہوتے ہیں جنہیں بڑی کمیوں کا بہت کم موقع ملتا ہے۔

غیرت کو کھوئے، میرا پس اور قدر کرنے کا طریقہ

کھلے ماخول میں کھلے سے بچوں کو غیرت اور فطرتی ماخول کو جانے، کھوئے اور دیتا کے بارے میں اپنے تصورات قائم کرنے اور انہیں کھٹک کا موقع بھی ملتا ہے۔ رہت، پانی، بلاک، پھرگرے جیسی بچوں سے کھلے سے مکانیت اور جگہ کا احساس پیدا ہوتا اور ترقی پاتا ہے۔ برتن میں پائی یا ریت بھرنا، ریت بھری بالائیوں کے دُن کا مقابلہ کرنا، بارش ناپے کے آنکھ (میاس المطر) میں پائی نانپا لکڑی کے تختیا چڑی یا بیٹوں کی یا انکش کرنا، دوڑتے ہوئے رفتار یا قاتھے کا جلد اندمازہ لگانا، اوپری چکر چ منیا کسی اوث میں پھینپھانا، اجسام / جسموں کے درمیان تعلق کا تجزیہ کرنا، ہوا کی سمت اور اس کے اثرات جھوک کرنا، بچوں کے ان لاکھوں کمیوں کی چد مثالیں ہیں۔ جن کے درمیان وہ اپنی خیالات استعمال کرتے ہوئے بیکھر جیں۔ بچوں میں ان مہارتوں کو ترقی دینا اور تجزیہ کرنا، مستقبل میں علم اور معلومات کے حصول کی بیاند بنتا ہے اور دنیا اور اس کے معاملات کو بخشنہ میں مدد دیتا ہے۔

جنہاںی احکام اور سماںی مہارتوں کا ذریعہ

بڑوں کی بچوں کو یہ موقع دیتے اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ کھلے ماخول میں اپنے جذبات کا اکابر کر سکیں۔ جب وہ خوش ہوتے ہیں تو ویچھے دھلاتے ہیں، خطرہ مول لیتے ہوئے ان کے دل میں خوف ہوتا ہے اور جب انہیں پوچھتے ہیں یا درد دھدا ہے تو وہ روئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جب کسی ساختی کو مد کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس سے اکبردی کرتے ہیں، اس کی مدد کرتے اور اس کا خیال رکھتے ہیں۔ یہ سب تجربے انسان کے جذباتی احکام کے لیے ناگزیر ہیں اور ان کی تحریر کا آغاز بچپن سے ہی ہو جانا چاہیے۔ بڑوں کی بچوں کو مختلف طرح کے ساختی گروپوں کے ساتھ مل جل کر رہے اور کام کرنے کا موقع بھی دیتے ہیں۔ اس سے ان کی بادھی میں جوں جوں کی مہارت اور معاشرے میں ایک دوسرا پر احصار کر کے آگے بڑھنے کا خیال اور جذبہ پر دن چڑھاتا ہے جو انہیں سماج کا توانا اور فعال رکن بناتا ہے۔

سانتے آتی ہے کہ باقاعدہ اور مستقل جسمانی سرگرمی سے دماغ میں جمع ٹھیک بیدا ہوتے ہیں، ہم وادرائک اور سوپے کا عمل تجزیہ ہوتا ہے، توجہ کے ارکان اکاذ کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے اور یہم وادرائک کے لیے اگرچہ ثابت ہوتی ہے۔

جسمانی مہارتوں کی ترقی کا فنتری طریقہ

بڑوں کی بچوں اور سرگرمیوں سے بچوں کو کھلے ماخول میں آزادانہ طور پر بھاگنے، دوڑنے اور حرکت کرنے کا موقع ملتا ہے جو ان کے جسم اور اعضا کی حرکی مہارتوں کو ترقی دیتا ہے۔ چال، قدمی، دوڑ، چڑھتے، چلاگک لگانے، تیڑا کی، بلاک اٹھانے، پھرگوایا نمیلا دھکلے سے ان کے پچھے منتبوط ہوتے ہیں۔ دوسرا جاپ برت میں ریت یا پانی بھرنا اور خالی کرنے اور باخہنی چیزیں مشغلوں سے صورتی حال سے شمشے کی صلاحیت پرورش پائی ہے۔ رہت یا مٹی سے کھلے کے درمیان اسے دبانے اور کھنپھے سے حرکی مہارتوں زیادہ تجزیہ اور بہتر ہوتی ہیں۔ یہ سب اور دوسرے بہت سے عملی تجربے، بچوں کے جسم کی چوتی اور اسے بڑوں کی موسم و ماخول کے مطابق ڈھلنے میں مدد دیتے ہیں، دماغ اور جسم کے درمیان رابطہ کو معمبوط کرتے ہیں۔

خودا حادی اور تجدیدی سوچ میں اضافے کا عمل

فطرتی ماخول میں کھلے ہوئے، بچے اپنے کھلونے (کھلی کی چیزوں) خود بناتے اور تیار کرتے ہیں، اپنی حکمات اور کوہاٹھیں کرتے ہیں اور بعض اوقات اپنی تجہلیات اور تحقیقی ملاصیں استعمال کرتے ہوئے کھلی کا تفصیل خاکر جیسا کہ جیسا کہ لیتے ہیں۔ کھلی بچوں پر کھلے ہوئے بچے ایک کے بعد دوسرا اور مقابل خیال و جھوپڑے زماٹتے ہیں، جوہم تجربے کرتے ہیں، غلطیاں کرتے اور ان کے تیجے میں مقابل طریقوں سے ملاشوں کے مقابل ہتھاتے ہیں، انہیں خودا حادی بخشتے ہیں اور خطرات مول لینے پر اساتے اور اس کا حوصلہ دیتے ہیں۔ کھلی فھماں کھلی کے یہ ٹھرا اور بے بلاک تجربے بچوں کے احتماد اور آزادی میں اضافہ کرتے ہیں جس کی تیاد پر ان میں مسائل حل کرنے کی مہارتوں پیدا ہوتی اور ترقی کرتی ہیں۔ یہ عام مشاہدہ ہے کہ کمیوں اور میدانوں میں

بڑے ہو کر پیچے وہی بین گے جس طرح ان کی پرورش کی گئی ہو۔ ہر پیچے کو سورج کی روشنی اور تمازت حاصل کرنے، تازہ ہو اسے لطف انداز ہونے اور دنیا کو اس طرح دیکھنے کا حق ہے جیسا وہ دیکھنا اور کھو جانا چاہئے ہیں۔ اب یہ ہم پر محض ہے کہ ہم پچوں کی فطری ذہانت کی نو مدد کرتے ہیں یا فطری انداز سے ان کی پرورش کر کے ان کے ذہن اور جسم کو طاقتور رہاتے ہیں۔

معنفہ کا تعارف

ایمنہ کریم کا ٹھنڈی جیب بیٹھ دیتی فاؤنڈیشن میں ریسرچ اسٹاف کے طور پر کام کرتی ہیں۔ ابتدائی کمپیوٹر کی نشوونما کے حوالے سے انہوں نے امریکی بیسیس میں اول ایکسپلورر ان ایڈز سائنس کے ایسی ڈی ریکٹ پروگرام اور ایسی ڈی ٹھنڈی کیکشن پروگرام دش کیے ہیں اور ابتدائی قلم کے پچوں کی تدریس کی ہے۔

کلے ماحول میں پچوں کو کھیلنے اور سیکھنے کے زیادہ سے زیادہ موقع فراہم کرنے سے نہ صرف پیچے، بلکہ پورا معاشرہ فائدے اٹھا سکتا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ پچوں کے لیے ہموفنی کھیلوں کے ختم ہوتے موقع کے رہنمائی کو تبدیل کر کے، اُنہیں کلے ماحول میں پسند کے کھلی کھیلنے کے زیادہ موقع فراہم کیے جائیں۔ گھمداشت کرنے والے، اساتذہ اور پالیسی ساز، سب کی ذمے داری ہے کہ پچوں کے ابتدائی برسوں میں پچوں کو من پسند کھلی کھیلنے کے موقع، جگہ اور سامان فراہم کیے جائیں۔ والدین کو کلے میدانوں، پارکوں اور، باغوں میں اپنے پچوں کے ساتھ وہتے گزارنا اور ان کے کھیلوں میں شریک ہونا چاہیے اور پچوں پر تعلیم کا باذ کم کرنا چاہیے۔ پالیسی سازوں کو چاہیے کہ ہموفنی کھیلوں کی افادیت تحلیل کریں اور ان کے لیے موقع اور وسائل فراہم کریں۔ ان سب کے لیے روزوں کی تبدیلی سے زیادہ کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

تماشائی پیچے

جب کھلیں کا موقع ہاتھ ہے تو پیشتر پیچے فوڑا کھلیں میں معروف ہو جاتے ہیں، لیکن پچوں کے والدین اور نجیز کو بعض ایسے پچوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو کھلیں میں شامل نہیں ہوتے، بلکہ ایک طرف کھڑے ہو کر دروں کو کھیلدا کھیلتے ہیں۔ کھیلنے والے پیچے ان کے ارد گرد بھاگتے دوڑتے ہیں، گھر بناتے ہیں، ریت کے باس میں ڈائیٹساروں کی لڑائیوں کی ٹیکھیں کھیلیں۔

جب بعض چھوٹے پیچے درسے پچوں کے ساتھ کھلیں میں شامل نہیں ہوتے تو گھر کے لوگ اور پچوں کے نجیز توشیں میں جلا ہو جاتے ہیں۔ لیکن پچوں کی سماجی نشوونمائیں دوسرے دیکھنے کا مرحلہ ایک اہم قدم ہاتھ ہو سکتا ہے۔ پچوں کے لیے یہ موقع ہوتا ہے کہ وہ دروں کے ساتھ ہوتا ہے میں جو لیکھیں اور اس کی مشق کریں۔ بروں کی رہنمائی کے ساتھ یہ پیچے غور گلکے اس وقت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دور سے دیکھنے کے مرحلے میں پیچے جسمانی طور پر تو کھلیں میں حصہ لیتے ہیں، ان کا ذہن اور احساسات درسے پچوں کے کھلیں میں پوری طرح شامل ہوتے ہیں۔ اس کا انعام اور چہرے اور جسمانی تاثرات سے ہوتا ہے۔ ایسے پیچے جب بلاس کی ایک عمارت کو پہنچواد کھیلتے ہیں تو ان کی آنکھیں حرث سے کھلی جاتی ہیں، وہ کسی خیالی ڈائیٹسار کی فراہمی پر سکاہت بکھر جاتی ہے۔

کھلیں کوئی بھی ہو، اس کی اہمیت ہوتی ہے۔ ایکی یا تھوڑی کے کھیلوں سے پیچے ذاتی معلومات حاصل کرتے ہیں، درسی قسم کے کھلیں انہیں خود اعتماد ہاتے ہیں، وہ ان کھیلوں سے آپس کے میں جوں کی مشق کرتے اور یہ سکھتے ہیں کہ درسے پچوں کے ساتھ کس طرح مل جائیں کام کیا جائے۔ جو پیچے درسے سے سیکھنے کے مرحلے سے گزرتے ہیں وہ کسی دریشیں صورت حال میں لمحہ اور کسی موقع خطرے کا سامنا کیے بغیر ہوتی طور پر اس میں شریک ہونا اور ساکل کا حل ڈھونڈنا سکتے ہیں۔

یہ واقعی دنباڑی پیچے کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ اس نے جو کچھ سکھا اور سنایا ہے اس سے حاصل ہونے والی معلومات کو ترتیب دے، یا ہم بروٹ کرے اور مستقبل میں کسی وقت استعمال کے لیے اسے اپنے ذہن میں محفوظ کر لے۔ ممکن ہے کچھ بالظاہر درکھدا کیا ہو، لیکن وہ واقعی طور پر اس کھلیں یا صورت حال میں شریک ہو اور پانچاہزادے لے رہا ہو کہ اگر وہ ہملا شریک ہوتا تو اس کا روپ کیا ہوتا۔

دور سے دیکھنے والے پیچوں کو دروں کے روزوں کو ذاتی قسم اور اس کے مطابق اپنے حب مٹا جاتے ہیں۔ اس مشاہدے سے وہ جو معلومات حاصل کرتے ہیں وہ ان کے طبقی، زبانی، جگہیاتی اور سماجی رویے کے تاثر میں بعد میں کسی وقت ان کے کام آتی ہے۔ اس معلومات کا استعمال بعض لفظ کے طور پر کھلیں ہوتا بلکہ کسی ایسے خاص ردیے اور صورت حال کے اسباب، اقدامات اور تاثریں کی درست قسم کے طور پر ہوتا ہے جو شاہدیتی صورت حال سے متعلق ہوتی ہے۔ قبائل اسکوں عمر کے پیچے خود سے باقی رکھتے ہیں، اس طرح وہ ان الفاظ کو ہرا رتے ہیں اور ان کی مدد سے زبان کا استعمال سکتے ہیں، جو انہوں نے سنے ہوتے ہیں۔ دور سے دیکھنے کا مرحلہ عملی اقدام سے پہلے مشاہدہ کرنے اور سیکھنے کا موقع دھانچہ ہوتا ہے۔

دیکھنے کا کام سب ہی پچوں کی پیچے کرتے ہیں لیکن بعض پیچے اس میں زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ اب اس بات کا اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یہ مرحلہ پیچے کے لیے قبیلی تحریر ہے۔ گھر کے فردیاں پچوں کی نجیز کی حیثیت سے ہم اکثر اس وقت تشویش میں جلا ہو جاتے ہیں کہ قبائل اسکوں عمر کے پیچے درسے پچوں کے ساتھ کھلیں میں حصہ لیتے ہیں۔ میں ان پچوں کو دیکھنے اور سیکھنے کا زیادہ موقع دینا چاہیے۔ جب مناسب وقت آئے گا تو یہ نقصوں اور بھگاؤں کی اس دنیا میں بھر پر سماجی مل جوں کے ساتھ زیادہ مطمئن اور کامیاب ہوں گے۔

Source:
Excerpted from "He's Watching! The Importance of the Onlooker Stage of Play" by Sarah Jane Anderson - an article in the NAEYC Journal, Young Children.



ناراض اور ضدی بچے انہیں کھیل سے بہلانا آسان ہے

تحریر: ندا اعلوی

غصہ اور ضد کیا ہے؟

بچہ نا، جھنجڑانا اور غصے سے بے قابو ہو جانا بچوں سے مخصوص نہیں ہے، یہ جذبات اور روئے بڑوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کی صورتیں بھی مختلف ہو سکتی ہیں۔

دھماڑیں مار مار کر رونا، لاتھیں مارنا، زمین پر گزپڑنا، کر کے ٹلک جنک جانا، بیچنا، ہاتھ پر جیر اکڑ الیسا، زمین پر پاؤں مارنا یا ادھر اور دریا ڈوانہ اور بھاگنا، یہ سب غصے اور ضدی مختلف صورتیں ہیں۔ درود شدید ہو تو بچہ چیزیں توڑنے پھوڑنے لگتا ہے، مارنے کو دوڑتا ہے، فرش پر پردے مارتا ہے یا اپنی سانس روک لیتا ہے۔

بچے اپنے غصے کا انتہار دو طرح سے کرتے ہیں، اور دو نوع صورتوں پر قابو پانے کے طریقے ایک درسرے سے بہت مختلف ہیں۔ پریشانی کے ساتھ آنے والے غصے (distress tantrum) کے دوران بچہ عقل کے ساتھ سوچ سکتا ہے نہ بول سکتا ہے کیونکہ اس کے بالائی دماغ کے انفعال پر اس کے زیریں دماغ کے دو انفعال حادی آجاتے ہیں جو انسان کے ابتدائی جذباتی درد (primitive emotional systems) سے تعلق رکھتے ہیں۔ درمری طرح کا حصہ نیرہ (Nero) کہلاتا ہے جو پریشانی کے ساتھ آنے والے غصے سے قطعی مختلف ہوتا ہے۔ اس قسم کے غصے کے پیچے پنچی یا پنچ کی یخواہیں کارفرما ہوتی ہے کہ وہ چیزوں کو کٹرول کرے اور سب کام اس کی مرضی کے مطابق کیے جائیں۔ اس قسم کے غصے کا انتہار کرنے والا پچھنچوڑتی ہی، مایوسی اور بولاٹا ہستھپوں کرتا ہے سنان جذبات کا انتہار کرتا ہے، اور نہ اس کے دماغ اور جسم میں دباؤ والے کیسا وی مادے کام کر رہے ہوتے ہیں۔

تاہم عمومی اعتبار سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ جھنجڑا ہستھپ میں کسی نہ کسی درجے کا غصہ اور برہمی شامل ہوتی ہے جو انسان کے روئے میں ظاہر ہوتی ہے اور اسی روئے کو غیر معمولی، غیر منظم اور اکثر ناقابل قبول سمجھا جاتا ہے۔

بچے غصہ اور ضد کیوں کرتے ہیں؟

این آپ پر غور کریں۔ جب کبھی آپ ایسی صورتحال سے دوچار ہوں جس کا کہنا آپ کے لیے ب Shawar ہو اور اس بنا پر ردیل کا انتہار بھی آپ کے لیے مشکل ہو، تو کیا آپ بولاٹا ہستھپوں نہیں کرتے؟ جب ہم مٹکر، مٹکے ماندے ہوں، ہمارے اعصاب تھے ہوئے ہوں یا ہمیں سخت بھوک لگی ہو تو کیا ہم ایسے میں زیادہ گری (meltdown) محسوس نہیں کرتے؟ (جو کہ بڑوں کا "غضہ کھلا سکتا ہے")۔ پچھے بھی ان ہی وجہوں سے غصہ اور ضد کرتے ہیں۔ ہاں، یا الگ بات ہے کہ بعض بچے اپنے غصے کی بنا پر زیادہ بڑھتے ہوں، لیکن پچھا کہا ہو، بھوکا ہو، کسی دباؤ میں ہو، حد سے زیادہ پر جوش یا امہم میں ہو تو عام طور پر اس بات کے امکانات بڑھ جاتے ہیں کہ وہ اب بڑھتے ہو جائے۔

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ بعض اوقات بچہ اس لیے بھی ناراض اور بڑھ کر رہا ہے کہ وہ واقعی یہ نہ کہھ پا رہا ہو کہ کسی خاص صورتحال میں اس سے کس چیز کی توقع کی جا رہی ہے ایک پچھے ہے دوسروں کی توقع کا علم ہے اور دوسرا چھبھے علم نہیں ہے کہ درسرے اس سے کس بات کی توقع کر رہے ہیں، دونوں کا راوی قطبی مختلف ہو گا۔ یہ بات بڑوں پر بھی لاگو کی جا سکتی ہے جس سے ہم ان کے ردیل کے فرق کی وجہ سے جان سکتے ہیں۔

غضہ اور جھنجڑا ہستھپوں کے عمل کا حصہ ہے۔ بچوں میں اس طرح کے روئیوں کو کم کیا جاسکتا ہے، لیکن شاید مکمل طور پر ختم نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم اس کا مطلب نہیں کہ آپ پچھے کو اس کی مرضی چلانے دیں۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ پچھے میں کسی صورتحال کو موافق ہانے کی زبردست ملاحتیت ہوتی ہے۔ اور بیان کیے گئے اس بچے میں جھنجڑا ہستھپ اور برہمی کا امکان بڑھا سکتے ہیں تاہم پچھے کی طرف سے غصے کے انتہار کا اکثر دیشتر سبب پچھے کی چالاکی ہوتا ہے۔ دراصل پچھے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس طرح

جب کبھی پچھنچلا یا ہوا ہو (جس کچھ بھی ہو) تو چند اہم باتیں یاد رکھنی چاہئیں: خاموش اور پر سکون رہیں، پچھے کوہرا یا نقصان سے محفوظ رکھیں، ممکن ہو تو اس بھگے سے پچھے کو کھینچیں اور یعنی کسی دوسرے کمرے میں لے جائیں، کسی اور کے رد عمل کا اثر قبول نہ کریں لیکن صورتحال پر جوانی اقدام کرنے میں کوئی مشورہ دے بھی تو اسے نظر انداز کر دیں، پچھے کی چھینگلاہٹ ختم ہونے کا انتظار کریں، جو کو دور کریں اور چھنگلاہٹ کے دورے کے دوران پچھے نے کسی اچھے درویش کا مظہر ہو کیا ہو (جیسے روتا، ہیر پختا بند کر دیا ہو) تو اس کی تعریف کریں۔ یہ باتیں یہیں جو ہر طرح کی صورتحال میں موجود ہوں گی تاہم ظاہر ہے کہ آپ کسی خاص صورتحال کے لحاظ سے ہی خاص اقدامات موجود گی۔

پچھے کے غصے، ہند اور برہی سے منٹے کے لیے ضروری ہے کہ آپ برہی کے بدلتے میں اسے کوئی انعام نہ دیں یا اس کی بات نہ ائم۔ جب آپ چھنگلاہٹ اور برہی کی اصل وجہ دریافت کر لیں تو اس صورتحال کے لحاظ سے موزوں رد عمل موجود ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ جھوٹ کر پچھے کے غصے اور ہند کا سب سرف اور صرف آپ کی توجہ حاصل کرنا ہے تو اس کی برہی اور چھنگلاہٹ نظر انداز کر دیں اور اپنا کام بدستور کرتی رہیں کیونکہ آپ پچھے کے ڈھنڈے ہیں میں یہ تصور ہرگز پیدا کرنا نہیں چاہیں گی کچھ نئے چالنے سے تجہیز مذہبی کرائی جاسکتی ہے (ہاں، اگر پچھے زندگی ہو یا چھٹگی ہو تو دوسروی بات ہے)۔ اگر پچھے اس لیے ہند کر رہا ہے کہ وہ کھلیل مزید چاری رکھنا چاہتا ہے اور کھلوٹنے سیست کر کرنا اسے محفوظ نہیں تو مخفیم لپھے میں اس سے کہیں "ہم کھلوٹوں سے کھلیل پچھے ہیں، چلواب رکھ دیتے ہیں!" اور ضروری ہو تو ایک کھلونا اٹھا کر اسے دیں، تاکہ ہدایت کا بلاعث اور مغل پورا ہو جائے۔ اگر پچھے کسی پسندیدہ شے کی خریداری دیں اگرچہ آپ کی خواہیں ہو گئی کہ پچھے کی خدمت کرنے کے لیے اسے پسندیدہ شے خرید کر دے دیں۔ ایسی صورتحال آپ سے تقاضا کرتی ہے کہ اس کے لیے پچھے کو پہلے سے تیار کر لیں (خلا اس سے کہیں "ہم عاشر کے لیے سالگرد کا تحدی خریدنے اسٹور جا رہے ہیں، آج آپ کے لیے کچھ نہیں خریدیں گے") اور ہرگز رویے کی توقع کا اس سے اظہار کریں (خلا کہیں "آپ عاشر کے لیے تحدی خریدنے میں میری مدد کریں گے، آپ اپنے لیے کھلونا نہیں مانلیں گے")۔

پچھے پر چھنگلاہٹ کا دورہ پڑا ہوا اور اس عالم میں سزا دینے کے لیے اسے مارا جائے یا اس پر چھینجا جائے تو اس کا فوری اثر یہ ہو گا کہ صورتحال مزید بگڑ جائے گی اور دوسری اثر یہ ہو گا کہ بگاڑ طویل عرصے برقرار رہے گا۔ پچھے کو سزا دینا اس صورتحال میں خاص طور پر نقصان دہ ہوتا ہے جب اسے علم نہ ہو کہ رویے میں کون سی تحدی لانی ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ مار پھیٹ یا ڈالنے سے پچھے کی نہیں کیکے پائے گا کہ اس رویے کے بدلتے میں کون سارو یا اختیار کرنا چاہیے۔

برہی اور چھنگلاہٹ کے دورے سے موت طور پر منٹے میں باقاعدگی بے حد اہم ہے۔ اگرچہ ایسا کوئی کلی نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ پچھے کی ہر ضدے منٹے کے لیے لاگو کیا جائے تاہم ایک ایسا منسوبہ عمل نہیں ہے جس کے ذریعے آپ صورتحال کے اخبار سے چھنگلاہٹ

غضہ کر کے وہ اپنی بات منداشتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک پچھا اپنی ماں کے ساتھ دکان جاتا ہے، اور وہاں پہنچ کر ہر بار نافی کی صدر کرتا ہے حتیٰ کہ چھینچ چلانے لگتا ہے۔ ماں پر پشاوی سے پچھے کے لیے اسے نافی دلا دتی ہے۔ ادھر پچھے کی وجہ جاتا ہے کہ اپنی بات منٹے کے لیے روتا، چھنچا جانا اچھا ہر جیسے ہے، چھنچا جانا اس دکان پر ہر بار وہ بھی حرہ آزماتا ہے۔ یاد رکھیں، ہر اگلی نسل کا پچھوٹھی نسل سے زیادہ ہوشیار ہے۔

غضہ اور چھنگلاہٹ مزید سے کے حل کا حصہ ہے۔ پچھلی میں اس طرح کے روپیں کو کم کیا جا سکتا ہے، لیکن شاید کمکل طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا۔

کیا آپ نے کبھی خود کیا کہ ایک سے چار سال کی عمر کے پچھلے میں بھرنے کی عادت بڑی عمر والے پچھوٹھے کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سادہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس عمر کا پچھا اپنا کام بڑوں کی مداخلت کے بغیر خود کرنا چاہتا ہے اور اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے وہ غصے کے اظہار کا حرہ و مقام فتاہ استعمال کرتا رہتا ہے۔ جب کوئی ماں یا باپ یا پنچھا سے لکھنے یا بالس تبدیل کرنے یا کسی اور آزادانہ سرگرمی میں بہت زیادہ مدد دینے لگتا تو پچھے چڑھتا ہے۔ یہ بات سمجھنے کے لیے ہمیں اپنے پچھر کی ایک خانی پر نظر ڈال لئی چاہیے۔ معاشرے میں عام روایت یہ ہے کہ والدین پچھے کا ہر کام خود کرتے ہیں جس کا نتیجہ کثر و پیشتر یہ لکھتا ہے کہ پچھا اپنی خود انعامی سے محروم رہ جاتا ہے۔

ذرا ایک مظہر کا تصور کریں۔ پچھے سے بیدار ہونے کی وجہ سے اسکوں جانے کے لیے جلدی جلدی تیار ہو رہا ہے۔ لیکن نہیں، والدین اسے تیار کر رہے ہیں، وہ اس کے دانتوں میں برش چلا رہے ہیں، پھر یوں قارم پہنٹا نے کے بعد بیٹھنے بند کر رہے ہیں، جو توں کے تھے بانگھرہ رہے ہیں، اسکوں جانے ہوئے گاڑی میں اسے ٹھوٹی ٹھوٹی کر تاشٹ کر رہا ہے ہیں۔ اسکوں پچھے پر پنچھا اس کا بستہ اور پانی کی بوالی لے لیتی ہے تاکہ ایک جگہ پر رکھ دے۔ پچھے کو کرسی پر بخادیا جاتا ہے جہاں پنچھا اس کا ہاتھ پکڑ کر لکھائی کر رہا ہے۔ اکثر والدین کو اس طرح کی صورتحال کا ایک یا کئی بار تجربہ ہو چکا ہو گا۔ ان تجربوں کے دوران پچھے غصے اور چھنگلاہٹ کا اظہار بھی کرتا جاتا ہے کیونکہ یہ میں اس پر تمہایت گرائیز رہتی ہے۔ وہ خود تیار ہو سکتا ہے لیکن جلدی کی وجہ سے والدین اسے تیار کر دیتے ہیں۔ ذرا سوچیے، اگر والدین منسوبہ بندی اس طرح کریں کہ پچھے کو خود تیار ہونے کا موقع ملے تو میں کی یہ صورتحال کتنے سیلیتے سے حل ہو جائے اور پچھے اپنے اوپر کی طرح کا جبرا جھوٹ نہ کرے۔

پچھے کے حصے سے منٹے کا طریقہ

اگرچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ غصہ اور چھنگلاہٹ چھوٹے پچھوٹے کی نشوونما میں بعض اوقات معمول کی بات ہوتی ہے تاہم ان کا یہ دوسری قابل قبول صورت نہیں کرنا چاہیے اور اس سے پچھا اور منٹے کے لیے مختلف طریقے استعمال کرنے چاہئیں۔ لیکن پچھوٹھے کے غصے پر قابو پانے کا یہ کام جادو کی چجزی سے نہیں ہو گا۔ اس کام کا کوئی لگانہ حفاظار مولا بھی نہیں ہے، اور ایسی کوئی مستقل سخت عملی بھی نہیں ہے جو ہر بار پنچھے خیز ثابت ہو اور پچھوٹھے کی چھنگلاہٹ سے پاک محل کی ھاتن فراہم کرتی ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ جب پچھے آپ کے سامنے غصے اور چھنگلاہٹ کا اظہار کر رہا ہو تو اس خاص موقع پر صورت حال سے منٹے کی حکمت عملی آپ کو خود تیار کرنی ہو گی۔

کے لیے کھیل کو جس پیچے نے اتنا پر کشش بنا دیا ہے وہ کھیل کا وضیع دائرہ اٹھ ہے کہنکہ بڑے اس دائیرے کو استعمال کر کے بچوں کی زندگی میں تعلقی روپیہ پروان چڑھائیتے ہیں۔ الفاظ کی بجائے کھیل وہ ذریعہ ہے جس سے بچے اپنے خیالات اور احساسات فطری انعامات میں بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ بچوں میں غصے اور جھنگلاہٹ پر قابو پانے کے لیے کھیل کو بطور علاج استعمال کرنے بے حد مفید ہو سکتا ہے۔

بعض بچے اچھل کو پسند کرتے ہیں، بعض کارڈ گیم، بعض بچے گیند کے کھیل اور بعض کچھ اور پسند کرتے ہیں۔ بہاں چند بنیادی لذات میں کیے جا رہے ہیں جن پر مرید ہوئے چمار کر کے آپ ان میں رنگا رنگی شال کر سکتے ہیں جس کے بعد غصے پر قابو پانے کی تربیت دلچسپ مشق بن جائے گی!

پر اخراجی اسکول کی ہر کے پیچے

- بچوں کو غصے پر قابو پانے کے طریقے سمجھانے کے لیے ایک کارڈ گیم بنائیے۔ کچھ کارڈ کیساں ہوں جو غصے کی حالت کو ظاہر کرتے ہوں، کچھ مختلف کارڈ ایسے ہوں جن میں غصے پر قابو پانے کی حالت ظاہر کی گئی ہو اور بچوں سے کہا جائے کہ وہ ان مختلف کارڈز کو شاخت کریں۔

- عام بندکو (bingo) گیم میں اس طرح تبدیلی لائیں کہ وہ غصے پر قابو پانے کا کھیل بن جائے، اعداد کی چند مختلف حالات، طریقوں اور اتصادی استعمال کریں۔
- غصے کی مختلف حالتوں اور ان پر قابو پانے کے طریقے ویش نظر رکھتے ہوئے ایک کوئی شرط تثیب دیں۔ درست جوابات پر بچوں کو پاؤں دیں اور زیادہ تعلقی جو جوابات پر زیادہ پاؤں دیں۔

ہر کے بچوں (شیر خوار قلیل اسکول ہر اور پر اخراجی اسکول) کے لیے

- بچوں کی ایسی اتنیں استعمال کریں جن میں کہانی کے مرکزی کروار اپنے غصے پر قابو پانے والے ہوں۔ بچوں کے ساتھ مکمل کوئی یہ کیاں استعمال کریں۔ بچوں سے لکھ صورت حال پر مچی کا بیان حفظ کرنے کو کہنا جن میں غصے کا سبب بنتے والے حالات میں آئیں اور کہانی کے کروار اس حالات میں درست درمیں ظاہر کرنے والے ہوں۔
- مختلف حالات کی مختصری کرنے والے ایکشن کرواروں، کھلوتوں، گزیوں یا کٹوں



سے نہ کہنی ہیں۔ جب آپ ایسے مخصوصوں پر غوب فور خوش کر لیں اور ان پر باقاعدگی سے عمل کرتی رہیں تو پیچے کے روپیے میں بہتری کی توقع کی جاسکتی ہے، کیونکہ پیچ کو بھی یادداہ ہوتا جائے گا اس کے ناقابل قبول روپیے سے کیسے نہ تجاہاتا ہے۔

پیٹ ناہر ہی ہے کہ پیچہ یہ سمجھتا ہے کہ پھرنا اور جھنجڑا جانا اپنی بات سمجھانے اور پسند تانے کا ایک طریقہ ہے، کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ اگر وہ کے پیچے بھی اپنی بات سمجھانے کے لیے بھی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ دنائی یہ ہے کہ پیچے کے ساتھ اتنا ہی موزوں جو اپنی ابلاغ کیا جائے۔ پیچے ہیسے ہی مغلنا شروع کرے آپ اسے یہ اشارہ دیں کہ اس کا یہ روپیہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا تاہم یہ بات اس طرح نہ کہنا کہ وہ جو محسوں کرے، اب پیچے کے چپ ہونے اور معمول پر آئے کا انتحار کریں۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا کا ہے، توجہ کے ساتھ پیچے کے روپیے میں کوئی ثابت علمات حلاش کریں اور اس کی تعریف کریں۔

جب پیچے چپ ہو جائے تو اس سے ہاتھی کریں جس کے دو اضافی مقاصد ہوں گے: پہلا یہ کہ آپ پیچے کو مغلنے اور جھنجڑانے کا کوئی مقابل طریقہ سمجھائیں، دوسرا ہے پیچے کو تائیں کہ وہ برائیں ہے بلکہ مغلنے کے دوران اس کا راویہ برداشت۔

پیٹکلوب پیچے کی جھنگلاہٹ قبول ہونے کے فوری بعد ہوئی چاہیے تاکہ وہ پوری طرح سمجھ کے کیا کہا جا رہا ہے اور کیوں کہا جا رہا ہے۔ پیچے کو مقابل روپیہ سمجھانے کے دو راستے تائیں کہ مغلنے کے دوران وہ کیا کر رہا تھا "تم پر بیان ہو کر جل مگے تم فرش پر سرمار رہے تھے، ہر قلچ رہے تھے اور شور کر رہے تھے۔" ہر اسے تائیں کہ یہ حرکتیں قبول نہیں کی جاسکتیں "آپ کا جھنگڑا پلاٹا قبول نہیں کیا جاسکتا، ہم تو فرش پر سر نہیں مارتے، ہر قلچ میٹھی اور شور نہیں کرتے، یہ تبری ہاتھیں ہیں۔" اس طرح کا الجھ انجائی مودودہ ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں ہم پیچے کے روپیہ کو کہا رہے ہیں، اس کے بعد اگر ہم پیچے سے کہیں "تم ایک گندے پیچے ہو، تو یہ غلط ہوگا کیونکہ پیچے کو یہ پیغام لے گا کہ اس سے نفرت کی جا رہی ہے۔ اس بات چیز کے دوران اگلا سب سے اہم قدم پیچے کو مقابل طریقہ ہاتا ہے "میں جاتی ہوں آپ پر یہانی محسوس کر رہے تھے، جب بھی آپ پر بیان ہوں تو یہاں سے اس کا انتحار کریں اور کہیں میں پر بیان ہوں۔ اب پیچے سے پیچھیں کر اگلی پاروں کو پیچے کیا تو کیا کرے گا۔ مگن ہے کہ پیچے کے روپیے میں تبدیلی لانے کے لیے بات چیز کی ملکیت بار بار کرنی پڑے، تاہم بڑوں کے لیے سیکھی روپیہ اختیار کرنا مفید ہو گا۔ ذرا اصورت کریں، اپنے غصے پر قابو پانے بڑوں کے لیے کتنا مشکل ہوتا ہے، اپنے جذبات اور جھنگلاہٹ پر قابو پانے، بچوں کے لیے تو اور زیادہ مشکل ہو گا۔

بچوں کا حصہ کھیل میں شکھا کرنے کا طریقہ

پیچے ہیسے ہیسے یہ بات سمجھتا جائے گا کہ اپنے مخفی ہدف ہاتھ سے کیسے نہیں ہے اور اپنی ضرورت کے اٹھار کے مناسب طریقے کیا ہیں، ویسے دیسے اس کی جھنگلاہٹ اور حص کم ہوتا جائے گا۔ اپنے بیان کیے گئے طریقے بچوں کی جھنگلاہٹ پر قابو پانے میں موزوں ثابت ہوئے ہیں، دوسرا طرف پیچے بھی اپنے غصے سے نہیں کے ایک اور طریقے کی طرف مائل ہوتے ہیں اور وہ طریقہ ہے کھیل! بچوں کو اپنے غصے پر قابو پانے سمجھانے

چلیں والے کھل منعقد کریں جن میں بچے اپنے پندیدہ کرداروں کے ذریعے درست رد عمل کا انہصار کریں۔

بچے کی ضد اور غصے سے کیسے بچتا جائے؟

بچین اور بچوں کی ضد اور برہمی لازم و ملزم ہیں، لیکن اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ والدین ہر بچے کی لامحدود ضد اور ناممکنی برداشت کرتے رہیں۔ بچن ایسے طریقے ہیں جن کے ذریعے بچے کی ضد، غصے اور برہمی کو روکا کام کیا جاسکتا ہے۔ یہاں چند مشورے دیے جا رہے ہیں جن پر عمل کر کے ضد اور غصے کی حالت میں آپ اپنے بچے کو پرسون کرنے کی کوشش کر سکتی ہیں۔

- اکثر اوقات بچے کی ضد کی وجہ نہایت سادہ ہوتی ہے اور وہ یہ کہ کسی کام کو "خود سے" کرنا چاہتا ہے۔ اسی صورت حال میں بچنے کی کوشش بچے کی کچھ کسی حد تک آپ کی بات سننے اور ماننے پر تیار ہے اور اس کی مرضی سے اسے کام کرنے کی اجازت دیتے ہیں کس حد تک اور کتنی غلطیاں آپ کے لیے قابل تبول ہوں گی۔

- بچوں کے لیے حکمن اور تائید کرنے والے حالات کم سے کم کرنے کی کوشش کریں: زیادہ کام سے حکم، بچوں کی اہمیت زیادہ بھاگ دوڑ جو تھیں ضرورت سے زیادہ پر جوش بنا دے۔ خلا والدین کسی رشته دار کے یہاں جانے کے لیے ایجاد فتح کر سکتے ہیں جب بچے بچوں کا سماں کھانا کھا کاہوا اور آرام کر کچاہو۔

- کسی کھیل، کام یا سرگرمی یا کسی مکملوئے یا کسی اور چیز سے توقع پوری نہ ہونے پر بچے میں مایوسی بیدا ہوئی ہے جو غصے اور ضد کا سبب بن جاتی ہے۔ ایسے میں بچے کی دل کر کے اسے جھنجلاہٹ اور مایوسی سے بچالیا جاسکتا ہے۔ یہ کہنے کے بجائے کہ "چلو اب کھلونے رکھو" تاکہ کھانا کھانے سے پہلے ہم لوگ باہر جاؤ کر کچھ دری کھیلیں۔ یہ کہنا سہاسر ہو گا کہ "کھلونے سیستھے کا وقت ہو گیا" یا "چلو اب کھلونے رکھو" جب بچے کھلونے سیستھے لے لو گیں "چلو اب ہم باہر جلتے ہیں، باہر کھینچنے کا وقت ہو گیا"۔

- آزادی کا تصویر پس اور احتجاب سے وابستہ ہے۔ جب بھی ممکن ہو بچے کو اس کی پسند استعمال کرنے کا موقع دیں۔ بچوں کو احتجاب اور پسند کا موقع دینا، انھیں ضد اور غصے سے محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ ہے۔ بچے کو کسی بچے یا کسی بات سے منع کرنا، رونکایا کوئی کام کرنے کی ہدایت دیاں جان میں ضد اور برہمی کا سبب بنتا ہے۔

- ضد اور غصے کو دئنے کی سب سے کامیاب حکمت عملی "ثبت دیے کی حوصلہ فرانسی" کرتا ہے۔ پسندیدہ رویے پر بچے کو شہاش دینا، خاص خود پر لکھی حالت میں جب بچے نے کسی ناپسندیدہ بات پر برہمی اور ضد کا رویہ اپنائنا کے بجائے اپنی مایوسی اور برہمی پر قابو پایا ہو۔

- بچے کی ناممکنی کا نام، مقاوم اور کھیل کے انداز میں لینا بھی کارامہ و مکار ہے۔ بچے کو یہ احساس ہتا ہے کہ اس سے اپنائیت کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے، بے وقف نہیں بنایا جا رہا۔

- تمثیلی کھل منعقد کر کے بچوں کو ان میں کردار دیں اور ان سے کہیں کہ وہ غصہ بیدا کرنے والے حالات میں اپنی جسمانی حرکات و مکانات اور چہرے کے تاثرات کے ذریعے اپنے احساسات کا انہصار کریں۔ ٹنکلکوں ان سے پوچھیں کہ انہوں نے غصے کی کوئی حالت اور اس پر قابو پانے کو ظاہر کرنے کے لیے کسی خاص حرکت یا تاثر کا انہصار کیوں کیا۔

- کسی خاص صورتحال میں بچوں کو اصولوں کا پابند بنا نے کا ایک عمومہ طریقہ یہ ہے کہ انہوں ان اصولوں کا ملک بنانے کا ہے کہا جائے کہہ داں پر عمل کر کے دکھائیں۔ گھر، کلاس روم یا عام لوگوں کے درمیان رہنے کے اصول بنا نے اور ان پر عمل درآمد میں بچوں کو شریک کریں۔ مختلف حالات میں ان اصولوں میں کس طرح تبدیلی آئے گی، اس سلسلے میں ان سے رائے لیں اور ان سے کہیں کہ جن حالات میں وہ غصہ محسوس کرتے ہیں ان میں برداشت کی یاد دہانی کے لیے انہیں کس طرح کا بصیری مواد تیار کرنا چاہیے۔

غصے کو کچھنے اور اس پر قابو پانے میں یاد رکھنے کی سب سے آخری اور اہم ترین بات یہ ہے کہ "جلد بازی نہ کریں"۔ بچے کو بار بار غصے آئے تو یہ ضروری نہیں کہ بطور والدین یا ٹھپر آپ کی کوششیں رائیگاں یا بے اثر ہیں۔ اکثر دیشتر بچوں کا غصہ بے جا معلوم ہوتا ہے تاہم آپ کا خود کو سکون رکھنا بلکہ صورتحال کا مزاجہ پہلو طلاش کرنا اہم ہے۔ بہت سے حالات بچوں کی جھنجلاہٹ کا باعث بنتے ہیں، اسکے وقت ایسا ضرور نہیں جس میں آپ خشنڈے دل و دماغ سے سروج سکتیں کہ بچے جھنجلا کیوں رہے ہیں، وہ معلوم ہو جانتے کے بعد اس پر قابو پانے کے لیے اپنے رویے میں مستقل مزاجی لاٹیں۔ بچوں کی جھنجلاہٹ پر قابو پانے کے لیے ان کی مرضی مان لینا ہرگز صحیح طریقہ نہیں ہے، کیونکہ اس طرح بچے یہ سمجھ جائے گا کہ ضد کر کے اپنی بات منوائی جا سکتی ہے۔ بچوں کی اس عادت پر راتوں رات قابو نہیں پایا جاسکتا، اس عمل میں بہر جعل کی بے حد اہمیت ہے۔ یہ بات بکھل لیں کہ بچوں اور بڑوں کے ماہین خواہشات کی بچگ کے بہت سے پہلو ہیں اور بچوں کی ضد اور اس کے تاثر ان بہت سے پہلووں میں سے ایک ہے۔ بطور فرد بچوں کا احترام کرنا بڑوں پر برہمی لازم ہے، انہیں بچک کا قائدہ دینے کی کوشش کریں اور یہ بات تسلیم کریں کہ آپ بچوں کے جذبات اور رویوں پر قابو نہیں پا سکتیں۔ ہاں، آپ کو اس امر پر ضرور کشرون حاصل رہنا چاہیے کہ آپ بچے کی جھنجلاہٹ کا جواب کیسے دیتی ہیں۔ دوسروں کی آراء آپ کے اس عمل پر اثر انداز نہیں ہوئی چاہیئیں۔ آخری بات یہ ہے کہ کھیل کو بچوں کو جھنجلاہٹ سے بچانے کا ایک مفید اور پر لطف طریقہ ہے جس کے ذریعے آپ اپنے بچے کو قلم و ضیب کا عادی بنا سکتی ہیں اور بچے کی بہتر دیکھ بھال کر سکتی ہیں۔

مصنفوں کا تعارف

دراعلوی یا اسی کا نام، ویڈر بیٹ یونیورسٹی سے "ارل چانڈنر ایکٹن ایکٹن" میں ایک ایڈوڈیج ویڈیولین یونیورسٹی، امریکا سے پہلے ہیں جہاں "ارل چانڈنر ایکٹن" اور نسلیات ان کے ام مقامیں ہے۔ اُسکی امریکا اور پاکستان میں تھیں کے رائجنے سے مرے تک کام کرتے کام جرہے۔



سادہ، پر جوش اور آسان روایتی کھیل ذہنی اور جسمانی نشودہ نما کے ساتھ زندگی کے خانہ بھروسے سے نجٹے کا حوصلہ دیتے

تحریر: صائمہ خالد

کے امور کی خدمات فراہم کرنے والوں نے صرف ان کھیلوں کا حوالہ نہ شروع کیا ہے جن کی نمائندگی حوالے کی تباہیوں یا اکنڈا گارٹن کی نیچو رہ گئیہ درمیں کی گئی ہے۔ بچوں کے کھیلوں کی اقسام کی بات کی جائے تو تباہیوں میں زیادہ تر حوالے بچوں کے بیچوں سے مکمل مدد دعاء، سماںی کردار اپنے تھر اپنے ہیں جن پر Piaget & Smilansky (2005ء) نے توجہ مرکوز کی ہے (بڑے بچے 2005ء)۔ اس حتم کے کھیلوں میں اساتذہ کی دلچسپی بھی اسی وقت پیدا ہوئی جب وہ مختلف نویں کی مہارتیں سیکھنے کے فائدہ کر رہے، جماعت میں لے کر گئے۔ جسمانی سرگرمیوں والے کھیلوں کو نظر اندازی کیا گیا۔ اس مضمون کے ذریعے چند روانی کھیلوں اور بچوں کی نشوونما میں ان کی اہمیت لمایاں کرنے کی کوشش اس امید کے ساتھ کی جا رہی ہے کہ ان جسمانی کھیلوں کا دریافت حال ہو سکے گا جنمیں کھیل کر میں نے لفٹ اخایا اور انہیں کھیلتے کھیلتے بڑی ہوتی۔ پنچوں، آنکھ کچھ بھولی، برف پانی، اونچ چیزیں، بھی ڈھنڈا و فیرہ وہ چند روایتی کھیلوں ہیں جو بچوں کی سخت منہذ نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کھیلوں سے ان کے جسم اور اعضا کی حرکت کرنے کی توانی مہارتیں تیز ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اور توازن کرنے کی ملاحتی بہتر ہوتی ہے، ہاتھوں اور آنکھوں کا رابطہ بڑھتا ہے، مکانیت اور جگہ کے شعور میں اضافہ ہوتا ہے اور سماںی مہارتیں جلا پاتی ہیں۔ آئیج دیکھتے ہیں کہ چند روانی کھیل کیسے کھیلے جاتے ہیں اور ان کے فائدے کیا ہیں۔

روتا کشی یا راستا کمپنجا

اس کھیل میں دو ٹیکسیں حصہ لیتی ہیں، ہر ٹیکم میں شامل کمالاڑیوں کی جسمانی قوت اور وزن تقریباً مبارہ ہوتا چاہیے۔ یہ کھیل مخصوص طریقے سے کھیلا جاتا ہے۔ رستے کے درمیانی حصے میں ایک جنڈی کا دادی ہوتا ہے اور اس کے بالکل چھپے زمین پر ایک لکیر کمپنجی دی جاتی ہے اور ہر ٹیکم کے آگے کے زمین پر بھی ایک ایک لکیر کمپنجی جاتی ہے جو ہر ٹیکم کی حد تھیں کرتی ہے۔

”ہمارے کھیل میں اپنا زیادہ وقت شائع دیکھیج چھپے گمراہیں آجانا، تھیں اپنا ہم درکھیل کرنا ہے“، ”بس جھیں تو ہر وقت کھیل جائیے، پڑھنے کی فرمت جھیں کب ملے گی؟“، باہر جا کر کھیلے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم کہیوں پر بھی کھیل سکتے ہو۔“

یہ وہ بھلے ہیں جو ہم اپنے آس پاس ہر روز سمعتے ہیں، بچوں کے لیے جسمانی کھیلوں عام طور پر اب فہرمند سمجھے جاتے گے ہیں۔ کھیل میں شائع کیے گئے وقت کا مواد و پڑھائی کے وقت سے کیا جاتا ہے اور باہر کھیلنے پر بچوں کو اکتوبر سوت کہا جاتا ہے۔ یہ عام مشاہدہ ہے کہ ماں باپ پڑھا کو بچوں کی تحریکیں کرتے ہیں جبکہ جو سچے کھیل اور اسہد کر دیں وہ بچوں کیلئے میں اپنیں سمجھیں کی جاتی ہے۔ والدین کو اٹھیں رہتے ہے کہ بچے کو ہر وقت کھیل کی کیوں پڑھی رہتی ہے؟، کیا انہیں پہنچیں ہے کہ اس سے ان کی پڑھائی کا حکم ہو گی اور اسخان میں کم نہ رہے؟۔ چونکہ والدین اور بچہوں اشت کرنے والے بچوں کی نشوونما پر کھیلوں کے متین اثرات سے بہت کام واقف ہیں، اس لیے یہاں سے بے مقصد تفریغ بکھتے ہیں۔

تھیں سے ثابت ہے کہ بچوں کی جسمانی نشوونما کے لیے کھیل بہترین طریقہ ہیں۔ روایتی کھیلوں سے بچے اپنی تہذیب کی اقدار، روایت اور ان کے قاعدے سیکھتے ہیں۔ ابتدائی بچوں کے امور سے متعلق خدمات فراہم کرنے والے اکٹھا مابرہن کھیل کو ایسی سرگرمی قرار دیتے ہیں جو سچے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے باوجود کھیل، انساب کے ایک مجموعی سے سچے محدود ہے اور نصابی سرگرمیوں میں اسے جائز اور محفوظ مقام نہیں دیا گیا ہے۔ (رس 2004ء)

کھیلوں کی اہمیت کے ہارے میں آگئی میں بتائیں اضافہ ہو رہا ہے۔ میں ابتدائی بچوں

دلوں نیوں کے کھلاڑی اپنی اگیر کے پچھے قمار میں کھڑے ہو کر رہتا کھڑا لیتے ہیں۔ جب رنگری سینی بھجا تایا اشارہ کرتا ہے تو دلوں نیوں کو رستے کے پوری وقت سے اپنی اپنی سمت کھینچ لگتی ہیں۔ ہر ٹیم کی کوشش ہوتی ہے کرنے کے حق میں اگلی جانشی دریافت کیرے سے ان کی طرف آجائے۔ جو ٹیم جسمانی طاقت اور کھیل کی تکنیک صحیح طریقے سے استعمال کر کے جانشی، بکرے اپنی سمت لانے میں کامیاب ہو جاتی ہے وہ جیت جاتی ہے۔ اس کمیل سے پچھلے ٹیم کی کوشش میں کامیابی اور بروز وضیع برقرار رکھنے کی صلاحیتی پڑتی ہیں۔

چھوکرم

یہ کھیل بھی دلوں نیوں کے درمیان کھلا جاتا ہے۔ ایک ٹیم کا کھلاڑی گیند سے پھر دل کی ڈھیری پر نشانہ بناتا ہے۔ اگر پھر کر جائیں تو ٹیم کے ساتھی پھر دل کو دوبارہ ڈھیری کی ٹھیک میں جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس دورانِ دوسری ٹیم کے کھلاڑی چالاف ٹیم کے کھلاڑیوں کو گیند سے نشانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ گیند سے پھر دل پر نشانہ بناتے ہوئے پہلی ٹیم کے کی کھلاڑی کی گیند چالاف ٹیم کا کوئی کھلاڑی کھینچ کر لے تو پہلی ٹیم کا دوہرہ کھلاڑی آؤٹ ہو جاتا ہے جس نے نشانہ لگایا تھا۔ اگر پہلی ٹیم پھر دل کی ڈھیری دوبارہ بنانے میں کامیاب ہو جائے تو وہ کھیل چاری رکھتی ہے۔ پہلی ٹیم کی باری اس وقت تک چلتی ہے جب تک یا تو اس کی ٹیم کے تمام کھلاڑی کھینچ آؤٹ ہو جائیں یا پھر دل کی ڈھیری بنانے سے پہلے، اس کا کوئی کھلاڑی چالاف ٹیم کی گیند سے نشانہ بن جائے۔ گلی مکون میں کھیلے جاتے والے کھیلوں میں یہ پہلوں کا بہت مقبول کھیل ہے۔ پچھلے جل کر ٹیم کی ٹھیک میں کھیندا (اوکام کرنا) اور ایک دوسرے کی مد کرتے ہوئے خود پانادائی کرنا سمجھتے ہیں۔ گیند سے پھر دل کی ڈھیری کو نشانہ بنانے کے دوران پہلوں میں آنکھوں اور ہاتھوں کا باری باری ہوتا ہے، پھرے پھرے پھر دل کی ڈھیری دوبارہ بنانے کی کوشش سے ان کے اعضا کی حرکی صلاحیت تسبیب دینے اور مختلف ٹیم (سائز) کی پھر دل کے درست استعمال کی ایسی ترقی پائی ہے۔

برف بانی

یہ کھیل نیکم کیڑا ایک کھیل کی تجدیل شدہ ٹھیک ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کھیل میں پیچھا کرنے والے کو کھیل میں شریک ہر کھلاڑی کو کھڑا بانجھوڑنا ہوتا ہے۔ اس کھیل کے لیے چند پہلوں اور کھلی جگکی ضرورت ہوتی ہے۔ جوں ہی پیچھا کرنے والا اسکی پیچ کو



جنگی

یہ کھیل چھوٹے پھر دل سے کھلا جاتا ہے جنہیں فرش یا زمین پر پھیک دیا جاتا ہے۔ کھلاڑی ایک کے بعد دوسرا پھر اٹھاتے کی کوشش اس طرح کرتا ہے کہ گیند ہوا میں اچھا



چھاتا ہے وہ پھر برف نہیں جاتا ہے (جم جاتا ہے) اور اس وقت تک مجدر جاتا ہے جب تک کوئی ایسا کھلاڑی اسے دوبارہ زندہ نہ کر دے جو خود برف نہیں ہو۔ یہ کھیل بھی پہلوں میں جل جل کر کھیلنے کا جذبہ اور ان کے اعضا کی حرکی صلاحیتوں کو بہتر بناتا ہے۔

اوچھت

یہ کھیل چھوٹے پھل کر کھیل سکتے ہیں۔ کھیل شروع ہوتا ہے تو ایک کھلاڑی پکڑتے والا ہم جاتا ہے، باقی سب پیچے ہماگ کر کیں ایسی المکھنڈا جگہ پیچھی کی کوشش کرتے ہیں جو زمین کی ٹھیک سے خود برف ہی اوپری ہو۔ پیچے ہی ہی نیچہ بر جائے یا کسی سطح پر جوچھے جاتے ہیں۔ کھلاڑی کسی ایک المکھنڈا اور جگہ پر مستقل یا زاری وہری بکھر کر نہیں رہ سکتے، انہیں ہماگ کرنا پہنچ جگہ بکھری کرنی ہوتی ہے۔ اس دوران پکڑتے والے کی کوشش ہوتی ہے کہ جب جگہ بدلتے والے پیچے زمین کی سطح پر ہماگ رہے ہوں تو دوڑ کران میں سے کسی کو چھوڑے۔ جس پیچے کو چھوڑا جائے اب وہ پکڑنے والا ہم جاتا ہے۔ اس کھیل میں ہماگ کرنے والے سے پہلوں کے جم اور اعضا کی حرکی صلاحیتوں بہتر ہوتی ہیں، المکھنڈا اور جگہ کو خود نے اور دہاں تک پہنچنے کا ارادہ کرنے سے فصلہ سازی کی وقت میں اضافہ ہوتا ہے اور اپنے آس پاس کے ماحل کا جائزہ لے کر اپنے مقصد کے تھت اس کی موزوں ہیئت ڈھونڈنے اور دہاں تک پہنچنے کا ارادہ کرنے سے ذہن کی ہنسی صلاحیتوں، یعنی وقت اور فاصلے کو پہنچ دقت ناپیچے کی استفادہ درحقیقتی ہے۔

نوشہ کے مقابل پبلوؤں کی ترقی کے لیے نہایت اہم ہیں۔ ان کھلیوں سے بچوں کے رویے بہتر ہوتے اور مل جمل کر سکتے کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔ بچوں کی زندگی میں ان روانی کھلیوں کو عال کرنا اور فروغ دینا بہت ضروری ہے۔

روانی کھلیوں سے بچے حسدوں میں سمجھتے اور قابل تجربے حاصل کرتے ہیں۔ جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو بچوں کی پیغمبری یادیں نہ صرف ان کا فتحی سرمایہ ہوتی ہیں بلکہ ان کی شخصیت کی محنت مذکور کے لیے ناگزیر ہوتی ہیں۔ الراوی اور اجتماعی ذوقوں سطح پر کھلیوں کے طور پر بچے اپنی وطنی اور جسمانی صلاحیتوں کا انتہار کرتے اور اپنی حرکتی کھمارتے ہیں۔ ان میں درج ذیل صلاحیتیں شامل ہیں:

- پہنچادا راتاپ کرنا
- فیصلہ سازی کا عمل
- تماکن اور باتیں پیچت سے مٹنے کا عمل و خودہنا
- اپنے خداوت کا تختھا اور انہیں آگے بڑھانا
- ذاتی خیالات اور تجھیلات کا استعمال
- فکر اور عمل میں آزادی کا انتہار
- فتحی ترجیب، تواتر اور استواری کا انتہار
- جسمانی اور روحی لحاظ سے پائیدار طور پر فعال رہنا
- پ्रاہستا اور جعلیوں کا سامنا کرنے کو تیار رہنا
- فتحی بونا
- تمازن اور مل کر رہا رکھنا
- اپنے اہداف اور مقاصد خود طے کرنا
- بننے رویہ انتیکار کرنا اور پہلے کی اچھی مادری اور دبیے چاری رکھنا اور محکم بھانا
- نئی مہارتیں حاصل کرنا اور جمع مشتعل اپنا
- حاصل شدہ علم اور مہارتوں کو مختلف مقاصد کے لیے استعمال کرنا
- سماجی اور یادی میں جعل کی مختلف ذہنیت کی مہارتیں استعمال کرنا
- کسی علم کے تقدیر سے اور خدا بطلب اور اس کی ساخت کو بھتنا
- جو بے کام لے کر علم اور مہارت کی قیمتیں اور تحقیقیں کرنا
- مسئلے حل کرنا
- دوسروں کے ساتھ ہم آنکھی اور تھلکات میں پچک کی صلاحیت حاصل کرنا۔ اور
- مل جمل کر کام کرنے کی مہارتوں کو ترقی دینا۔

Adapted from Moyles, J. 2005

Sources:

Bruce, T. (2004). *Developing Learning In Early Childhood*. London: Paul Chapman Publishing

Maheen, S., Adeeb, S., AmirAli, S., & Mughal, A. (2004). *Aao Mil Ker Khailain* (Urdu). Karachi: Aga Khan Education Service, Pakistan

Moyles, J. (Ed.). (2005). *The Excellence of Play*. England: Open University Press.

مختصر کتابخانہ

صادر خالدار اے کے ہے۔ آئی ای ذی میں اس سفر کریں۔ ٹلکی سرگرمیاں اور پوچھ رہاں
کے انتظام کا انکل خاصا ترجیب ہے۔ اس کے خالدار اے کے ہے۔ آئی ذی میں
سرنگیتیں ان انکچر کیش کے کورسز کا انتظام بھی کرتی ہیں۔

اور اسے کچھ نہ ہے اور جس عرصے میں گیندہواں ہوتی ہے، وہ زمین سے چھڑا ہتا ہے۔
یہ کھل بچوں کی آنکھوں اور ہاتھوں کا ارادہ محدود کرتا ہے اور اعضا کی حرکی مہارتوں کو جلا دلتا ہے۔

کھو کھو

یہ کھل دلبویوں کے درمیان کھلایا جاتا ہے۔ ہر ٹم میں کھلاڑیوں کی تعداد طبق (ایسا عدد جو 2 ٹائمز نہ ہو سکے) ہوتی ہے۔ کچلنے والی ٹم کے سب کھلاڑی یکساں فاسٹے کے ساتھ ایک قرار میں اس طرح کھڑے ہوتے ہیں کہ ہر دوسرے کھلاڑی کا رجسٹر خالق سوت میں ہوتا ہے۔ 'کچلنے والا کھلاڑی' کھڑے جانے سے بچے کے لیے قرار میں کھڑے کھلاڑیوں کے درمیان سے گزر سکتے ہیں، لیکن کچلنے والا ان کے درمیان سے جنم گزرسکتا ہے۔ قرار کے ہمراہ جسے ہوتے ٹھالیں کے کھلاڑیوں کو چھوکراؤٹ کرنا ہوتا ہے لیکن وہ بچے سے پچھتے والے کا کروار قرار میں کھڑے اپنی ٹم کے کسی دوسرے کھلاڑی کا شارہ دے کر خل کر سکتا ہے اور اس کی جگہ خود قرار میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ اس کھلیل میں بچے ٹم کی صورت میں کام کرنا اور جلد پیٹھے کرنا سمجھتے ہیں اور ان کے جسمانی اعہام کی حرکی صلاحیتیں بہتر ہوتی ہیں۔ یہ کھل بچوں کی لسانی مہارت میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

لکڑی پالا

مہیان یا کھلی چکر کھلیے جانے والا یا ایک اور غیر ری کھلی ہے۔ اس کھلیل میں ایک بچہ جاتی ایک ٹم زمین سے اندازیتا ہے اور صرف ایک ٹم سے اچل کر چلا ہے۔ اس طرح اچھتے دوڑتے دو دوسرے بچوں کو اپنے ہاتھ سے چھوٹے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ کھل بچوں میں جسمانی توانی قائم کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے اور ان کی حرکی مہارتوں پر عطا ہتا ہے۔

یہ اور بہت سے دوسرے کھل برسوں سے ہماری تجربہ اور قابلت کا حصہ ہے ہوئے ہیں۔ مختلف علاقوں اور مختلف سلووں میں ان میں تصوری بہت تدریجی کے ساتھ یہ بودن کی رہنمائی پیدا ہوت کے لئے، کم سے کم اشیاء کے ساتھ کھلے جاتے رہے ہیں۔ ان کھلیوں کے نام اور ان کے تقدیر سے اور خالدار بھی بھی نہیں کہتے گے، یہ کھلاڑیوں کی یا ہم رہنمادی سے طے ہوئے ہیں۔ غیر ری اور کسی محتین ساخت اور قابلت سے آزاد یہ کھل بچوں کی



شہرے بول

کھیل کے بارے میں دانشور، مفکرین اور ماہرین کیا کہتے ہیں

کھیل پچھوں کو یہ موقع دیتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے سیکھا ہے، اسے برٹیں۔ جو کچھ وہ سمجھتے ہیں، وہ اس کے ساتھ کھلتے ہیں تاکہ ہر یہ جان سکیں، اور جو سیکھیں انہیں نئے طرح کے کھیلوں میں استعمال کر سکیں۔

فریڈ راجرز

کس شخص کے ساتھ ایک سمجھنے کھیل کر آپ اس کے بارے میں جو کچھ جان سکتے ہیں وہ ایک سال کی بات چیت سے سمجھی گئیں جان سکتے۔

بیانی مکمل، افلاطون

پنج جب کھلتے ہیں تو وہ بدار کھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ یہ نہ جانتے ہوں کہ وہ کچھ درہ ہے ہیں، لیکن وہ یہ خوب جانتے ہیں کہ انہیں ہر آڑا ہا۔ جب آپ اپنے پچھوں یا والدین یادوں توں کے ساتھ دل کھول کر پڑتے ہیں، تو یہ لوگوں اپ کے ساتھ رہتا ہے اور بہترین بات یہ ہے کہ وہ باالکن فطری انتہا رہتا ہے۔۔۔ اگر ہم اسے ہونے دیں۔

ریکارڈ، مخدود پچھوں کو کھیل کھلانے والی خاتون

کھیل، پچھوں کے دور میں، انسانی ترقی کا سب سے برتر انتہا ہے، کیونکہ یہ پنج کی شخصیت کا بے تکلف انتہا رہتا ہے۔

فریڈریک فرولی، "بیانی" چدید کلادیگاٹ

ہم کھلنا اس لیے ختم نہیں کرتے کہ ہم بوڑھے ہو جاتے ہیں، ہم بوڑھے اس لیے ہو جاتے ہیں کہ ہم کھلنا ختم کر دیتے ہیں۔

خارج بردار شاہ، فراماسنگا

انسانی دماغ پر اور دوسرا متعلقہ شعبوں میں کی گئی تحقیق سے اب یہ بات روز بروز واضح ہوتی جا رہی ہے کہ پچھوں کے دور میں کھیل ضروری ہے۔ کھیل انسان میں جرأت و حوصلہ، صیغتی قوت اور بالکل درست سوچ پیدا کرنے کا مکالمہ ہے جو اسے بالغ فرد ہناتی ہے۔

لٹنارڈ اس، پروفسر، لندن میڈیو پلیٹشن یونیورسٹی

پچھوں کے لیے کھیل تنفسی سرگرمی، آرام کے وقت کی مصروفیت یا کام سے فرار نہیں ہے۔ کھیل پچھوں کے لیے سوچنے اور غور و گمراہ کا وقت ہوتا ہے۔ یہ زبان دانی کا وقت ہے۔ مسئلے حل کرنے کا وقت ہے، یاد رکھنے کا وقت ہے، منصوبہ بننی اور تحقیق و تفییض کا وقت ہے۔ یہ خیالات کو ترتیب دینے کا وقت ہوتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب پچھوں کھیل سے پیدا ہونے والے جوش و جذبے کے روپ میں وہ اپنی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں، سماجی مہارتوں اور اپنی تمام قوتوں کو ترتیب دیتا اور خیالات مظہم کرتا ہے۔

محرابی، ایک جو نیز، پچھوں کی پروردش کے ماہر اور صرف



دکھیل اور کھلوانے، بچوں کے سیکھنے کا فطری طریقہ

مہناز محمد (ڈائیکٹر آرسی) سے گفتگو

ملاقات: فائزہ خان اور سارہ حسین

پروفس: اپنے میں مذکور کے بارے میں کچھ جانئیں؟ تدریس کے شعبے میں آپ کیے آئیں اور نیپور ریورس میٹریسٹس آپ کی وابستگی کب سے ہے؟

مہناز محمد: میری ابتدائی تعلیم مکملت (اب کول کت) میں ہوئی۔ جس کے بارے میں میری یادیں وہندی ہیں، لیکن یہ بہت خوبگوار یادیں ہیں۔ ڈھاکہ میں سینئری اسکول کے زمانے کی یاد کچھ زیادہ خوبگوار نہیں ہے۔ اسکول میں جو کچھ پڑھایا جاتا تھا وہ تو بہت تھوڑا سا یاد ہے، لیکن اس وقت کی دوستی اور فراقتیں میری یادوں میں آج تک

مہناز محمد نیپور ریورس میٹر (آئی آری) میں ڈائیکٹر پر گرام ڈپٹیٹ کے قریب احتمال دے رہی ہیں۔ آئی آری اور نیپور آئی اسٹری نجٹ آف ارل ٹیکنالوجیز انجینئرنگ (آئی آئی آئی IECE) میں ٹکنیکل سطح پر ان کے سہ پہلوں کو درا درا باتھائے چھین کیا۔ وہا کے شعبے میں ان کی محارت پا ہی سازی اور مکلی طریقوں، وہیں میں ان کے وسیع حجم پر کی ملکی ہے۔ ان کی بنیادی تکمیر کاری شبیہ، شہروں کی پہنچی آبادیاں اور دیکی مندوہ کے لیے دیے چکتی محسوسے وہیں کرنے پر ہے جن سے اساتذہ مسیت اسکاب کی مصوبہ بنی کرنے، تدریسی محکمہ میں ہائے چکتی سرگرمیں اور صوریں کی انتظام ہائے وائے مکملی استعداد کاری میں اضافہ ہے۔

میں اس طریقے پر اس کی اصل روح کے مطابق عمل نہیں کیا جاتا۔ میں اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ بچوں کو اپنی پسند ناپسند سے کام کرنا اور یہ محسوس کرنا چاہیے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس پر انہیں پورا کشرون حاصل ہے۔ لیکن اس سے میرا مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ اپنی اقدار کا احترام کرنا چھوڑ دیں اور اس حد تک افرادیت پسند بن

بچہ ٹھف طریقوں سے سیکھتے ہیں، ان کے سیکھنے کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی کالاں کے سب سچے اچھے صالح نہیں ہوں گے، اس لئے مجھ کو اس بات کا خیال رکھتے ہوئے مغل کو بھائی بچہ کو یہیں سمجھنا پاہیے کہ چونکہ اس نے بچوں کو کل بات تبدیل اپنے سب سب بچوں نے وہ بات بھول ہے۔

جاںیں کہ میں، شخصیت اور میری ذات سے آگے سوچنا چھوڑ دیں۔ میں اس بات کی حمایت نہیں کرتی۔

بچہ ٹھف طریقوں سے سیکھتے ہیں، ان کے سیکھنے کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی کالاں کے سب سچے اچھے صالح نہیں ہوں گے، اس لیے بچہ کو اس بات کا خیال رکھتے ہوئے عمل کرنا ہوا ہو۔ بچہ کو یہیں سمجھنا چاہیے کہ چونکہ اس نے بچوں کو کل بات تبدیل اپنے سب بچوں نے وہ بات بھول ہے۔ کچھ بچہ زبانی پاہیت بکھر کر اس پر روکیں ظاہر کرتے ہیں جبکہ بعض بچے بصری مواد یا ہاتھوں سے کی جانے والی سرگرمیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ آج کل کمرہ جماعت کی سب سے عام سرگرمی یہ ہے کہ بچہ بچوں کو ان الفاظ کے قلیل کارڈ دکھاتی ہے جو الفاظ سکھانا مطلوب ہوتے ہیں۔ قلیل کارڈ رچے کو توجہ کا مرکز بتائی گئی سرگرمی یا سیکھنے کا صالح طریقہ ہرگز نہیں ہے۔ بچوں کی عمر کا خیال رکھتے ہوئے آپ کو ایسی مختلف سرگرمیوں کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کی عمر اور نشوونما کے انتباہ سے موزوں ہوں۔ ورکشاپ کے اختتام پر توجہ زکھیت ہے جس کا اس میں کچھ اور سرگرمیاں بھی ہوئی چاہیے تھیں۔ جس بات پر میں زور دیتا ہاں تھیں کہ وہی ہے کہ جب بڑے دور و زد یا تین روزہ ورکشاپ میں اس طرح سچے اور بھروسے کرتے ہیں تو بچوں سے یقون کیسے کی جاسکتی ہے کہ سیکھنے کے "استاد مرکز طریقے" میں وہ صرف سن کر یا کسی ایک سادہ سرگرمی سے سیکھ لیں گے جبکہ ان کی توجہ کا دریافت بھی مقابلاً کم ہتا ہے۔

پروپریٹر: آپ کے خیال میں سرگرمی پرستی سیکھنے کے طریقے اور کمرہ جماعت اور ہم نسبی سرگرمیوں پرستی طریقے کے درمیان کیا فرق ہے؟

مہماز محمود: اسے ایک مثال سے بھئے۔ بعض اسکولوں میں مصوری کا کمرہ (آرٹ روم)، کمرہ جماعت سے باہر ہوتا ہے یا "کھیل کا کمرہ" یا سرگرمیوں کا کمرہ، علیحدہ ہوتا ہے۔ پچھے وہاں ہر روز جا سکتے ہیں، لیکن وہ ایک علیحدہ نظام ہے۔ اس سے آپ بچوں کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟ بچوں کے نزدیک اس کا مطلب ہے کہ وہ پڑھنے کے کام سے ہٹ کر کھیلنے یا سرگرمیوں کے لیے ایک علیحدہ کمرے میں جا رہے ہیں۔

اس کے برخلاف سرگرمیوں پرستی سیکھنے کا طریقہ آپ کو یہ موقع دیتا ہے کہ آپ سیکھنے کے اپنے انداز اور فقاری میں میں سے کام کر سکتے ہیں۔ سرگرمیوں پرستی سیکھنے کے طریقوں کو سبقت کی مخصوص بندی کا حصہ ہوتا چاہیے۔ اس طرح یہ کسی تو عملی سرگرمیوں کا سامان کرنا کر سکھانا کوئی نئی چیز نہیں ہے، لیکن پاکستان سمیت دنیا کے متعدد ملکوں

زندہ ہیں۔ کلاس روم کے بجائے مجھے اپنے طور پر پڑھنا، سمجھنا، چیزوں کے بارے میں سوچنا، اور اگر ضرورت ہو تو کسی نئے تصور کو سیکھنے کے لیے اپنے ہاتھوں سے کام کرنا زیادہ پسند ہے۔ مگر بعض اوقات مجھے پاہیں ہوتا کہ سیکھنے کا طرز کیا تھا۔ آج کے زمانے کے انتہار سے میرا شادی قدرے کم عمری میں ہی ہو گئی تھی۔ لیکن میں نے یہ خودتی میں تعلیم جاری رکھی۔ تعلیمی تسلیل میں وقد اس وقت آیا جب میری بیٹی کی پیدائش موقوع تھی، اس وقت میں نے طالب علم کا کروار چھوڑ کر ماں کا کردہ اپنا لیا۔

میر اعلیٰ ایسے خاندان سے ہے جس کے کچھ افراد تریں کے پیشے سے وابستہ ہے۔ میری خالہ، ساس، اور میرے نانا/ادا، یہ سب لوگ تھپر تھے۔ میری بیٹی کا راغبہ کراچی گرام اسکول میں ہوا، جہاں ماڈل کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ وہ اسکول آئیں اور تھپر زکا ہاتھ بٹا کیں۔ یہاں میں نے تین دن ندوگار ماں کے طور پر اسکول جانا شروع کر دیا۔ یہ وہ موقع تھا جب تعلیم، تدریس اور کمرہ جماعت کے بارے میں جانا شروع سیکھنا شروع کیا۔ یہ تھپر اسکول کے بارے میں میرے خیالات سے بالکل مختلف تھا۔ نیکی اپنی مختصر نے اس مرحلے پر منصرف میری مدد کی بلکہ ان بچوں کے بارے میں مجھ میں بچہ بوجہ پیدا کی جن کے ساتھ میں کلاس روم میں کام کرتی تھی۔ میں کراچی گرام اسکول میں 10 سال تک پڑھاتی رہی۔ اسی دوران تھپر زیریوس سینٹر کا قیام عمل میں آیا۔

تھپر زیریوس سینٹر 1986ء میں قائم ہوا۔ ملک میں اپنی ذوقیت کا یہ پہلا ادارہ تھا۔ ایسا فرد کوئی نہیں تھا جسے تربیتی درکشاپ کا تجوہ ہو۔ میں ان تھپر میں شامل تھی جنہیں نی آری کی ٹیم میں شامل ہوتے اور اپنے تھپر باتیں میں درسوں کو شریک کرنے کی دعوت دی گئی۔ درکشاپ لیڈر کی حیثیت سے میں نے فی آری میں اسکولوں اور لیاری اسٹریٹ اسکولوں کے لیے متعدد درکشاپیں منعقد کیے۔ اس تھپر سے مجھے جو وہی سرسریت حاصل ہوئی وہ انہوں ہے۔ تربیتی درکشاپیں نے نہ صرف اساتذہ کی زندگی تبدیل کی بلکہ ان کے توسط سے ان گھنے بچوں کی زندگی میں تبدیلی واقع ہوئی۔ یہاں کام تھا، جو صرف ایک کلاس کے بچوں کو پڑھا کر انجام دینا ممکن نہیں تھا۔ 1992ء میں پیش دریافتہ ترقی کے ذریعے تبدیلی پیدا کرنے کا منصوبہ (ICPD) شروع ہوا۔ سرکاری اسکولوں کے ساتھ کامیابی سے کام کرنے کے عالیے سے فی آری کے لیے یہ اہم مرحلہ تھا اور سیکھی وہ مرحلہ تھا جب میں نے اپنائے بچپن کی تعلیم (ارٹی چانلز پر ایجوکیشن ECE) کی ضرورت کا مشاہدہ کیا۔ چنانچہ 1997ء میں سینا (CIDA) اور آغا خان قاؤنٹیشن پاکستان کی بھرپور معاونت کے ساتھی آری، اپنائے بچپن کی تعلیم کے کام میں مکمل طور پر مشغول ہو گیا۔

پروپریٹر: تدریس اور سیکھنے کے لیے کیا آپ اس اندازگیر پر یقین رکھتی ہیں جس میں توجہ کا مرکز پہنچا ہے؟ کمرہ جماعت میں اس پر عمل کرنا مشکل ہے؟

مہماز محمود: میرے خیال میں تدریس اور سیکھنے کے لیے اس اندازگیر کے سوا کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ میں جو کچھ ہوں، وہ استاد کی ہدایت کے اندازگیر کا نتیجہ ہے اور جیسا میں نے کہا، اسکول کے زمانے کے بارے میں میری یادیں کچھ خوشنورانیں ہیں۔ پچھے کو توجہ کا مرکز پہنچانا کوئی نئی چیز نہیں ہے، لیکن پاکستان سمیت دنیا کے متعدد ملکوں

منی سکھانے کے مقاصد سے اور ماحول دوست طریقوں سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ ابتدائے بچپن کی تعلیم کے سرٹیفیکیٹ پروگرام میں، میں ذاتی طور پر اس کو رس میں فعال طریقوں سے سیکھنے پر عمل کرتی ہوں، جو میں پڑھاتی ہوں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شرکا کو مکمل نہ دیے جاتے ہیں (گو کہ کبھی بھار میں یہ بھی کرتی ہوں) لیکن میں طلب کو مختلف حتم کا سامان دیتی ہوں اور انہیں اختاب کرنے کے موقع دیے جاتے ہیں۔ کسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے وہ انفرادی طور پر یا گروپ میں کام کرتے ہیں، تھوڑی بہت تحقیق کرتے ہیں، سوالوں کے جواب ڈھونڈتے ہیں اور تصویرات کو سمجھتے ہیں، یہ ایسی وہی سرگرمی ہے جو سیکھنے والے کو عملی اور دنافی طور پر مصروف رکھتی ہے۔ آپ جس سلسلہ پر چاہیں، سیکھنے کے فعال طریقوں کو روپے عمل لاسکتے ہیں۔

پروپری: لی آری نے ابتدائے بچپن کی تعلیم کے توہی انصاب کے معاملے پر حکومت سے نمازیات شروع کیے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بھی پہلی جماعت کی سالپارس حتم کے انصاب کی اشتوڑوں سے ہے۔ براہ کرم یہ تائیے کہ اس انصاب کی تیاری میں آپ کو پالیسی کے لیے نمازیات سے ساتھ دیتے تھے، کہ مختارات کا سامنا کرنا چاہیے ۹۱

مہناز محمد: جب میں نے ابتدائی عرصے (1992-1995) کے دوران میں سرکاری اسکولوں کے ساتھ حکام کیا تو یہ پانچا کو دہلی، بھی بھی جماعت نہیں ہوتی۔ میں دیکھتی تھی کہ جھوٹے پنجے، اپنے جھوٹے بھائی بہنوں کے ساتھ پڑھنے آتے تھے اور یہ بہت جھوٹے پنجے دہلی میں کرانچا کرانچا کرنے کا نام بھائی یا بہنوں کی چھٹی ہوتی ہے، ساتھ گھر و اپنے جائیں۔ نہ ان کے لیے علیحدہ کرنا، جماعت تھا اور نہ ایسی چیزیں جن کے ساتھ وہ وقت گزار سکتے۔ یہ سب دیکھ کر مجھے بے حد دُکھ ہوا۔ 1996ء میں آغا خان قاؤنٹریشن، پاکستان نے ہم سے رابطہ کیا اور پوچھا کہ ایسا کون سا کام ہے جو ہم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہ مرحلہ تھا جب ہم نے ابتدائے بچپن کی تعلیم کا منسوبہ وضع کیا، اور یہ منسوبہ پالیسی کے ماحول میں تبدیلیوں کا نقطہ آغاز بن گیا۔

مجھے یہ شدید احساس رہا ہے کہ چونکہ ملک میں ابتدائے بچپن کی تعلیم کا کوئی باضافہ نظام نہیں ہے اس لیے کوئی انصاب ہونا چاہیے۔ مقامی آبادیوں، والدین، دادیوں، نانا، نانوں اور گھبہداشت فراہم کرنے والوں سے بات چیت کر کے میں نے جانا کہ ہمارے ان مقرر ضرور کے برخلاف کر پہنچتا اور پڑھتا سکھیں، وہ سیکھنے کے سماجی اور جذباتی اشاریوں میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک انصاب تیار کیا گی اور حکومت نے اسے منظور کریں۔ اسی پرے کام میں مدد و مسائل کا سامنا کرنا پڑا جن میں پالیسی سازی کی سلطنت پر فیصلہ کرنے والوں کے جلد جلد تبدیلے، انصاب کا مسودہ منظور کرنے کے طریقے کے بارے میں واضح رہنمائی کا فتحان اور کام کے مختلف مراتبوں میں غیر ضروری تاخیر کے مسئلے شامل تھے۔ ہم سرتقاتی لیکن مستقل جزاگی سے تصور اخواز آگے بڑھتے رہے پہلاں تک کہ 2002ء میں مخصوصی کے بعد اسے شروع کیا گی۔

پروپری: کیا آپ بھی ہیں کہ ابتدائے بچپن کے تسلی انصاب کا سرکاری اسکولوں کے کام وہ جزو کوئی اڑ ہوتا ہے؟ ان اثرات کا جائزہ لینے کے حوالے سے کوئی تحقیق کی گئی ہے؟ اگر کی گئی ہے تو اس کے تائیج کیا تھے ہیں؟

بات کرتی ہے۔ وہ بھی ابھائی اہم ہے، جس سے سیکھنے کے عمل میں پنجے کی وجہ پر برقرار رہتی یا ختم ہو سکتی ہے۔ ہدایت کی ایسی حکمت عملیاں جو طبیب کے سیکھنے کے عمل کی طرف سمجھتی ہیں، تجدیدی سوچ پر دو ان چڑھاتی ہیں اور دوسرے تأثیرات کے بارے میں زیادہ آگئی پیدا کرتی ہیں۔

پروپری: بعض مکتب گلریا خیال ہے کہ سرگرمیوں پر میں سیکھنے کا طریقہ، جس میں مکملوں اور دوسرا چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، مغلی تصور ہے اور اسے ہمارے معاشرے پر بھیکھنا چاہیے، جہاں مقامی آبادیاں وسائل کی قلت کی وجہ سے ان پر عمل دامن چھکتیں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

مہناز محمد: میں اتفاق نہیں کرتی۔ قدیم شرطی تہذیبیں بچوں کے لیے مکمل نہیں کھلونے استعمال کرتی تھیں۔ پنجے مکملوں سے کھلنا پسند کرتے ہیں اور یہ ان کے سیکھنے کا فطری طریقہ ہے۔ اگر لوگوں کو وسائل کی کیا بھی کیلر ہے تو یہ رے خیال میں بچوں کو قیمتی مکملوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

پنجے مکملوں سے کھلنا پسند کرتے ہیں اور یہ ان کے سیکھنے کا فطری طریقہ ہے اور لوگوں کو وسائل کی کیا بھی کیلر ہے تو یہ رے خیال میں بچوں کو قیمتی مکملوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مکملوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں عملی طور پر سیکھنے کے لیے کسی خاص حتم کے مکمل نہیں چاہیے ہوتے۔ ہمارے مقامی اور دوسریں مکمل نہیں ہماری شافت کا حصہ ہیں اور یہ کمال کے ہیں۔ فعال سرگرمیوں والے کرہ جماعت میں انہیں مکملوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ کے یاں لیگو بلاکس (Lego-Blocks) یا دوسرے قیمتی مکملوں نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ قطعی نہیں کہ آپ فعال سرگرمیوں والے کرہ جماعت نہیں ہائے۔ آپ کو ایسے سامان کی ضرورت ہوتی ہے جس سے پنجے مانوں ہوں (مثلاً روزہ روزنگی) میں استعمال ہونے والی چیزیں ڈبے، محفوظ بولیں اور ٹھن کے خالی ڈبے۔ اندر وون سندھ کی دیکھی اسکول سے کراچی کے کسی اچھے علاقے کے اسکول تک، اس ماحول میں پائی جائے والی چیزیں بچوں کے مکمل نہیں ہوتی ہیں۔ آپ کو ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو بچوں کی وجہ پر کی ہو، جس سے وہ مختلف طرح کے کھیل کھیل سکیں، مختلف طرح استعمال کر سکیں اور ان چیزوں کے نت نے استعمال ٹھاٹ کر سکیں۔ اگر یہ مکمل نہیں ہوئے تو کھیل بھی نہ ختم ہونے والے ہوں تو بچوں کی وجہ پر ایسی چیزیں زیادہ دیر تک رہتی ہے۔ مثلاً بلاکس کے مکمل نہیں میں استعمال کرنے کے لیے کہتی ہوں، اور یہ قطعی ضروری نہیں ہے کہ یہ مردی مالک سے درآمد کر دہے خاص حتم کے ہوں۔ آپ بلاکس خود بنا سکتی ہیں۔ بہت جھوٹے بچوں کے لیے کپڑے کے نرم بلاکس بنائے جائے۔ بے کار کچھ کرچکی جانے والی چیزوں سے بھی بچوں کے کھیل کا سامان بنایا جاسکتا ہے۔ اگر لوگ یہ کام کرنے لگیں تو چیزوں کو دوبارہ کار آمد بنایا کر استعمال کرنے کا روحان فروغ پا سکے گا۔ یہ بہت سمجھہ بات ہوگی۔ کوڑے کیا کیا، کوچھ سیکھنے کے بجائے محفوظ، غیر زبردیلے کوڑے کیا کیا کو دوبارہ استعمال کر کے ایسی چیزوں بنائی جائیں گے جو جھوٹے بچوں کے لیے دلچسپی کا باعث نہیں ہے۔ اس طرح ہم بچوں کو مختلف حتم کے تصویرات کی تعلیم بھی دے سکیں گے۔ اس طرح سرگرمی پر

کی رفاقت میں ہی ملکن ہے۔ بدھتی سے شہروں میں رہنے والے آج کل کے نوجوان والدین اپنے بچوں کی پرورش کے بارے میں سخت الجماعت کا شکار ہیں کہ ان کے پچے کے لیے کیا بچہ ہے اور کیا قابل۔ وہ اپنے بچے کی بہترین طور پر پرورش کرنا چاہتے ہیں لیکن بچے کے لیے بہترین کیا ہے، اس بارے میں وہ ابھسن میں جلا ہیں۔ اگر ہم بچے پر ذرا سی توجہ دیں اور اس کی بات سئی تو یہ سمجھنا مشکل نہیں ہوتا ہے کہ بچے کیا چاہتا ہے۔ درحقیقت بچے کے لیے بہترین ہے کیا ہے، اس بارے میں وہ ابھسن میں جلا ہیں۔ اگر ہم بچے کے لیے بہترین ہے یا تو چیزیں ان کے دستوں کے پاس ہیں۔ پیارا درجہ کے ساتھ انہیں بات سمجھانے کی کوشش کی جائے اور انہیں وسرے مکملوں یا تبادل تغیری سرگرمیوں میں سے انتخاب کے موقع دیے جائیں تو وہ آسانی سے مان جاتے ہیں۔ بچوں کوڑا دھکا کر بات مانند پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ اگر والدین بعض اوقات کی بات پر بچے کو نہ کہدیں تو اس سے بچے کی شخصیت پر کوئی حقیقی اثر بھی نہ کرے گی۔ بعض اوقات بچے اکٹے رہنا چاہتے اور خاموشی سے وقت گزارنا چاہتے ہیں۔ انہیں ایسا کرنے کا موقع ملتا چاہیے۔ ہر بچہ وقت کو سیر کے لیے باہر لے جانا ضروری نہیں ہے، انہیں کمر پر وقت گزارنے کے لیے ان کی دلچسپی کے مطابق موقع دینا چاہیے۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اپنی تفریخ کا موقع اور سامان خود ملاش کریں۔

ذرائع ابلاغ (خواہ اخبارات و رسائل ہوں یا ریڈی یوٹیوٹ ویڈیو) بچوں اور والدین پر گھبراڑاں رہے ہیں۔ وہ انہیں ترغیب اور تحریص دیتے ہیں اور مجبور کرتے ہیں کہ فلاں چیز خریدو، فلاں چیز کھاؤ۔ گھر میں حالات کوئہ سکون اور معمول پر رکھنے کے لیے والدین بچوں کی ضد مانند پر مجبور ہوتے ہیں۔ ایسے ماحول میں بچوں کو بہت سا وقت، توجہ اور والدین کی غیر مشرود و محبت کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ کے پیچے ہوں تو آپ کو انہیں دیکھ جمال کے لیے وقت اور پوری توجہ دیتی ہوگی۔ اس کا کوئی تبادل نہیں ہے۔ آپ اپنی استطاعت کے مطابق انہیں حقیقی سے حقیقی

اگر ہم بچے پر دناری توجہ دیں اور اس کی بات سئی تو یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے بلکہ کیا ہے کہ بچے کیا ہے۔ جیسا کہ جو بچتے ہیں اس کی خواہش ان کے نئے سدل میں بیویوں کی ہے جو بچے کی خواہش کے پاس ہیں۔

مکملوں نے خرید کر دے سکتے ہیں، لیکن ہم بچوں کو اپنا جو وقت اور توجہ دیتے ہیں اور ان کے مضموم کھیلوں اور شرارتلوں میں شریک ہوتے ہیں اس کا تبادل کوئی چیز نہیں ہے، نہ ہو سکتی ہے۔ گھر میں ایسا ماحول پیدا کریں جو بچے کے لیے دلچسپ اور دوستانتہ ہو۔ بچوں کے لیے یہ نہ کرو، کی بہت سی پابندیاں نہ لگائیں، انہیں کم نہ کریں۔ پابندیاں کم ہونے سے بچے جلد یہ سمجھ جاتے ہیں کہ ان کی حدود کہاں تک ہے۔ ان سے بھتی جتنا کھلکھل کریں، ان کے ساتھ دلچسپ سرگرمیوں میں شریک ہوں، ان کا احترام کریں، ان کے ساتھ کھلکھلیں، انہیں کہانیاں پڑھ کر سنا کیں۔ اگر وہ آپ کو پڑھنا نہیں دیکھیں گے تو ان میں پڑھنے کی عادت پیدا نہیں ہوگی۔ اگر آپ پڑھنا نہیں چاہتے تو بچے کے سامنے ایسا فناہ کریں کہ آپ پڑھ رہے ہیں۔

مہماز محمود: بچی بات یہ ہے کہ مسائل کی کمی کی وجہ سے ان اثرات کے جائزے کے پابندی میں کوئی تفصیلی تحقیق نہیں کی جا سکی۔ 'Innovation in Kachi' کے عنوان سے ایک طولی مطالعہ (Longitudinal Study) کیا گیا تھا جس کی رپورٹ اُن آرسی کی ویب سائٹ پر درج ہے۔ علاوہ اُن آرسی اسی: اسی ڈی پر گرام کے تکمیلی معافات کے شریک کارکے طور پر ہم نے تحقیق کی تھی اور سنہ ۲۰۱۷ء میں بلوچستان کے ہن اساتذہ کو تربیت دی گئی تھی، ان سب کی طرف سے ثابت روغی موصول ہوا تھا جو پچھر زبانی میں بچوں کی تعلیم کی تربیت پا کر واپس اسکولوں میں جاتے ہیں، اور انہیں کردار جماعت میں جن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کے بارے میں بھی غیر رسمی تحقیق کی گئی۔ ان مسائل کا زیادہ تر اعلیٰ ان فیصلہ کرنے والوں کی اتفاقی اور عدم دفعہ ہے جو کلاس روم میں سکھانے کے لیے درکار ضروری سامان اور امدادی اشیاء فراہم کرنے کے قدر دار ہیں۔ ابتدائی دفعوں میں ایسا ہوا کہ ہم اسکولوں میں گئے اور انہیں توان فراہم کیا، لیکن اپنے محمد و مسائل کے ساتھ یہ ایک خاص حد تک ہی کیا جا سکتا تھا۔

پروردش: سرگرمیوں پر حقیقی سیکھنے کے طریقے صرف اسکول اور کراہی جماعت کے محدود ہوتے ہیں یا بچوں کو گھر رہنے کی امور ملتا چاہیے؟ اس اعزاز گلر کو گھر کے اندر روپِ عمل لانے کے لیے والدین کا اپ کیا مشورہ دیں گی؟

مہماز محمود: میں اس معاہطے کو مختلف زاویے سے دیکھتی ہوں۔ گھر کا ماحول سرگرمیوں سے بھر پر فطری ماحول ہوتا ہے۔ جبکہ کلاس روم میں عام طور پر ایک مصنوعی ماحول نظر آتا ہے۔ یہاں ایک جیسی عمر کے 25 یا 30 بچے، ایک یادو یونیورسیٹی کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کئی گھنٹے اس غیر قدرتی ماحول میں اسکول کا وقت ختم ہونے تک بیٹھے رہیں اور وقت کے غیر حقیقی بندھن میں، نئے تصورات اور مہارشیں پیش کیں۔ کیا یہ سب کوئی سمجھداری کی بات ہے؟

اس کے برخلاف گھر کا ماحول بالکل مختلف ہوتا ہے۔ ہر گلر سے آزاد، بہت سادقت، جگہ اور بہت سی چیزیں جن سے بچے سمجھ سکتے ہیں۔ یہاں بچوں کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ وقتاً فوکھا بڑوں کی توجہ اور مدد ہے۔ والدین کے لیے میرا مشورہ یہ ہے کہ جیتنے کھلوٹے خریدنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ گھر میں جو کچھ ہو رہا ہے، اور ماں یا باپ جو کوئی کام کر رہے ہیں، بچوں کو اس میں شامل کر لیں۔ مثلاً اگر ماں پادری خانے میں کھانا پکار رہی ہے تو بچے اس کی مدد کر سکتے ہیں یا بچوں کو چھوٹے برتن اور چھپے دیے جاسکتے ہیں کہ وہ اور ہمی خانے کے فرش پر بیٹھ کر ان سے کھلیٹے رہیں۔ لیکن فرش کا صاف ہونا ضروری ہے۔ اگر باپ مختلف آلات یا اوزاروں کے ساتھ کسی کام میں مصروف ہے تو وہ بچوں کو اس کام میں شامل کر سکتا ہے۔ چھوٹے بچے بڑوں کی اقل کر کے سمجھتے ہیں، اس لیے انہیں ایسا کرنے کا موقع دینا چاہیے۔ مشغولیت کے کئی مواقع دیتے ہے جیسی سرگرمی کا اندر یہ کم ہو جاتا ہے اور تنازع کے مصروف حال کم ہیں آتی ہے۔ والدین کو یہ سمجھنا چاہیے کہ انہیں بچوں کی غطرت کے مطابق کام کرنا ہے اور اگر والدین ان کے روپے اور مزاج کے مطابق چلتے رہیں تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ والدین کی حیثیت سے انہیں بچوں کے ساتھ تھوڑا اضافی وقت دیا جا ہوتا ہے، ان کی مشغولیت اور مکملوں میں تھوڑا اضافی وقت دیا جا ہوتا ہے اور اس سب کے مطابق میں جو لطف ملتا ہے، وہ صرف بچوں

والدین اور سرپرستوں کے لیے وسائل

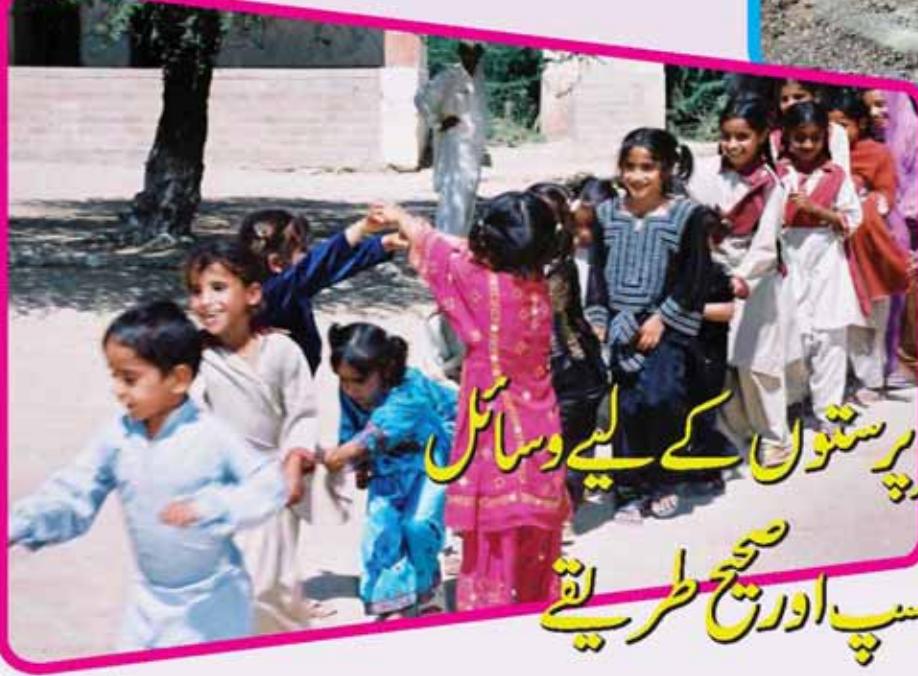
- کھل کے دلچسپ اور صحیح طریقے

- کھل بمقابلہ شکنازووجی

- ساز بختار ہے ...







والدین اور سرپرستوں کے لیے وسائل کھیل کے روپ پر صحیح طریقہ

تحریر: مہوش ماریہ

اوقات کھلوتوں سے بھرا کرہ بھی بچے کو مطمئن نہیں کرتا اور وہ "میں بور ہو گیا ہوں" کا فکاری نہ رہ لگاتا اور الجھا کرتا ہے: "چیز! کیا آج ہم پاہر گھومنے نہ چلیں اور دکان سے کچھ نہ کھلو نے خریدیں؟"

اکٹھ محققین کی رائے ہے کہ نئے اور لوکھ کھیل، جو بچے، اپنے لیے خود وضع کرتے ہیں، آگے چل کر ان کی جذبائی، تلقی اور وہی صلاحیتوں کے فروغ کی بیاناد بننے چیز۔ حالیہ محققی مطابقوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جن بچوں کو عمر کے ابتدائی اتھم برسوں میں مناسب پروش، غذا ایت، والدین کے ساتھ رابطہ و مصطب اور کھیلوں کے ذریعے اپنی وہی وجہانی صلاحیتوں میں اضافے کے بھرپور موقع نہیں ملتے، ان کی نشوونما میں اسکی کی ہو سکتی ہے جو آگے ان کی کامیابیوں کی راہ میں رکاوٹ بنتے۔ والدین کو بچوں کے خالص کھیلوں اور کھیل کی تلقی سرگرمیوں کو بھی کیساں اہمیت دیں چاہیے۔ بچوں کی زندگی پر حقیقت کرنے والے اکٹھ محققین کے خیال میں کھیلوں کی تلقی سرگرمیاں، بچوں کی تلقی اور وہی نشوونما کی بیاناد بھی ہے اور زندگی کے الگ اور اوس ان کی یہ صلاحیتوں ابتدائی عمر کی منظم بیاناد سے جلا پاتی ہیں۔ یہ سب بچے کی پروش کا معمول کا حصہ ہیں۔ اس لیے والدین کا اس بات سے واقف ہونا نہایت اہم ہے کہ پروگرام شدہ الیکٹریک کھیلوں اور آزاد، جسمانی اور تلقی کی کھیلوں کے درمیان اتوازن کیے پیدا کیا جائے۔

والدین کی حیثیت سے آپ کو بچے کی تلقی کی کھیلوں میں حرکت کے لیے ہر وقت آمادہ رہنا ہو گا۔ اس کے متعدد فائدے ہیں۔ ذیل میں چند بیانادی ثابتات اور تجویز دی جا رہی ہیں، جنہیں آزمائ کر آپ تلقی کی کھیلوں کے لیے بچے کی حوصلہ افزائی کر سکتی ہیں۔

* بچے کی زندگی کے ابتدائی برسوں سے یہ کھیلوں کے لیے اس کی حوصلہ افزائی کریں، کھیلنا

"تم ہر وقت کھیلتے رہتے ہو، پڑھتے نہیں ہو۔ جب میں تمہاری عمر کی تھی تو پڑھائی پر سب سے زیادہ توجہ دیتی تھی۔" "آج کی دنیا میں مقابلہ نہت ہو گیا ہے۔ تم بخشی جلدی یہ بات سمجھ لو۔ تمہارے لیے اچھا ہو گا۔" "جادا جا کر پڑھو۔ ہر روز کھیل کے لیے باہر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" یہ دو چند عالم باقی میں ہیں، جو تم روزمرہ والدین کو بچے سے کہتے سننے ہیں۔

اپنے بچوں کا ان کی عمر کے دوسرے بچوں سے مقابلہ اور امتحان میں اچھے نمبر لانے کے لیے بچوں پر مستقل دباؤ ڈالتے رہنا آج کل کے والدین کا اپنے دیدہ مشکلہ ہے۔ یہ دباؤ بچوں کے کھیل اور ان کے فرست کے وقت کو نوری طرح بر بار کر دیتا ہے۔ اس غیر ضروری دباؤ کی ایک وجہ یہ ہے کہ والدین اور بیویوں کو یہ اندازہ نہیں ہے کہ بچے کھیل سے کتنا اور کیا کچھ کیسی طبقے میں احوال کو کتنے قدری انداز میں کوچھ، برتنے اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

لیکن کھیلوں کی بدقیقی ہوئی تخلیکیں اور طریقے تشویش کا ایک اور پہلو ہیں۔ جسمانی اور وہی کثرت، بچوں کے بچے، اچھا اور فطری کھیلوں کی سب سے اہم خصوصیت ہے لیکن ان کھیلوں کی تجھیٹی ویژن پروگراموں اور ویڈیو گیمز نے لے لی ہے۔ پھر یہ حقیقت بھی اپنی جگہ ہے کہ شہری مااحول میں پارک یا میدان میں کھیلنے کے لیے بچوں کو والدین یا بیویوں کی گرفتاری کی ضرورت ہوتی ہے، چنانچہ والدین بھی اس بات سے مطمئن رہتے ہیں کہ بچہ باہر کھینچنے کے بجائے گھر کے اندر کھیل میں مصروف ہے۔ لیکن ان سب باتوں سے بچوں کی تلقی اور تصویراتی صلاحیتوں محدود ہو رہی ہیں، جو قدری کھیلوں کے دروان پروش پاتی اور کھرفتی حصیں۔ تفریجی سرگرمیوں کے لیے بچے والدین کے رحم و کرم پر ہیں۔ بعض

- گھر کے روزمرہ کاموں میں بچے کو ہاتھ بٹانے کے لیے کہن۔ یہ کام وہ نہایت شوق سے کرتے ہیں۔ انہیں کہن کہ وہ فرش کی صفائی، جھاڑاؤ اور کھانا پکانے میں آپ کی مدد کریں۔ جل کا مظاہرہ کریں۔ آپ دیکھیں گی کہ تمڈے دن بعد ہی وہ آپ کا روپ بھر کے گھر کے کاموں کا کھیل کھیل رہے ہوں گے۔
- بچے جب اپنی رسمی کے ٹھیکی کھیل کھیلتے ہیں تو تصویری کھیلوں میں وہ اپنے احساسات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس طریقے سے اپنے خیالات اور احساسات کا اظہار کرنے سے بچوں کو یقیناً کندہ حاصل ہوتے ہیں۔
- انہیں اپنے چند باتوں اور احساسات کو جانے اور ان کے اظہار کا موقع مانتا ہے، اس سے ان کے ہن میں ٹھنڈا نہیں ہوتی۔
- دوسروں سے وہی ہم آئندگی اور دوسروں کے احساسات و چند باتوں کا خیال رکھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، بالکل ویسا ہی تجربہ جو کسی دوسرے کا جتنا پہنچ سے ہوتا ہے۔
- دوسروں کے بچوں کے ساتھ کھیلنے سے ان کے ساتھ ہمایی روابط اور سننہ اور گفتگو کرنے کی ہمارش پر وہ اپنی صلاحیت اور ترقی پا سکتی ہیں۔
- چیزوں کو سچی تاثیر میں دیکھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، بچے سمجھتے ہیں کہ کیا چیز حقیقی ہے اور کون کی قریبی تھی۔
- والدین اور بچوں کی گھباداشت کرنے والوں کی حیثیت سے اس کا انحصار ہم پر ہے کہ بچوں کو اس قابل ہائی میں کہ بڑے ہو کر وہ زندگی کی ہیئتیں کا مقابلہ کر سکیں اور بہتر سے بہتر زندگی گزار سکیں۔ چونکہ زندگی صرف ایک بار ملتی ہے اس لیے ان کے لیے بھی اس کا ایک ہی موقع ہے۔

معنفنا کتاب

بہنیں باری سے حادثہ بکھر کر اکٹھاں میں لی بی بی، کی پر اکٹھوں کی ہیئت سے کام کرتی ہیں۔ وہ تبلیغ اور مذاقی آزادی کی ترقی کے حوالے سے کام کا تجوید کرنی ہیں۔ میں میں انتہائی بھیجن کی تدبیج اور تحریک بالداری خصوصی تجویدی گی۔

Source: www.ChildLearningSupport.com

گھر کا کام اور دلچسپ سامان

کھلونے آج کل خاصے مبنی ہیں۔ اکٹھوں نے شور کرنے والے اور پسندیدہ ہوتے ہیں جبکہ سستے کھلونے بچوں کے لیے غیر محفوظ ہوتے ہیں اور انہیں تقصیان پہنچا سکتے ہیں۔ والدین کے لیے اچھی خبر یہ ہے کہ نئے کھلوٹوں کے لیے ضروری نہیں کہ وہ مبنی ہوں۔ ابھائی سنتے اور سادہ کھلوٹوں کا محفوظ طریقے سے استعمال، اور گھر کی عام اشیاء کا کھلوٹوں کے طور پر استعمال نہ صرف ماحول دوست ہاٹت ہوتا ہے بلکہ بچوں کی ٹھیکی صلاحیت کو لگانیز کرتا ہے۔

یہ تجاویز آزمائیے:

- کپڑے، جوتے، جیکلش، دوپتی، بیگ، قیچیں اور رواز رکھنے کے مندوں، بچوں کے لیے ہمیشہ تجسس اور دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ بچے نئے نئے کپڑے پہننا چاہتے ہیں، خدا وہ ان کے ساتھ کے مطابق نہ ہوں۔ یہ شوق ان میں بیاس کا سلیقہ، سماجی اور اپاٹی مہارت اور زبان و اپنی کفر و غد جاتا ہے۔
- کیفیت کی سب سے بھی وراز میں باورپی گی خانے کے محفوظ ترین (چوری یا چاقو چیزیں دھارو والے برتن نہیں ہوتے چاہیں) میں چھوٹی دلچسپی، فرائی چین، لکڑی اور پلاسٹک کے چمچ وغیرہ تجوید کر دیں تاکہ بچے یہ سمجھیں کہ سامان خاص طور پر ان کے کھیلے کے لیے ہے۔
- پرانی چادریں اور کسل بھی بچوں کو ٹھیکی صلاحیت کے اظہار پر اکساتے ہیں۔ بچے انہیں "گھر" یا چھپنے کی جگہ بٹانے کے لیے نئے نئے انداز سے استعمال کرتے ہیں۔ وہ راحت کے ان گھوٹوں میں اپنی چھوٹی سی دینا تجھیں کر کے اس میں گھر رہتے ہیں۔
- رہت یا میشی بچوں کی تفریخ کا دلچسپ سامان ہے۔ رہت یا میشی اور پانی سے بھرا ایک بڑا برتن یا تسلیا (لب) بچوں کے لیے سمندر کا ساحل بن جاتا ہے۔ یہ بچوں کو سانس اور حباب کی بنیادی ہاتھیں سکھانے کا بہترین طریقہ ہے کیونکہ جب بچے کھیل رہے ہوئے ہیں تو وہ ہر چیز کی خاصیت اور وزن کے تجربے سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ کون ہی چیز بھکی ہے اور کون اسی بھاری، مٹی ٹھوٹی ہے اور پانی نرم (مائٹ) ہے، یا یہ کہ بانٹی میں رہت یا میشی کے کئے تیلچے بھر کر ڈالے جائیں تو یہ بھر جاتی ہے، وغیرہ۔

بچے کی فطرت میں شامل ہے، وہ جلد خود ہی بہت کچھ سمجھنے لگتا۔ جب بھی مکن ہو، بچے کو موقع دیں کہ وہ فطری ما حل اور اشیاء کے بارے میں خود جانے کی کوشش کرے اُنہیں مٹی رہت اور پانی کے ساتھ کھیل دیں۔

• بچوں کو درختوں پر چڑھنے دیں اور بھرپور بننے کے کھیل کھیل دیں۔

• بچے اکثر سادہ کھلونے یہاں تک کہ عام استعمال کی گھر بیٹوں اشیاء (مٹا، لکڑی کے عجیب، برتن وغیرہ) کے ساتھ بھی اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

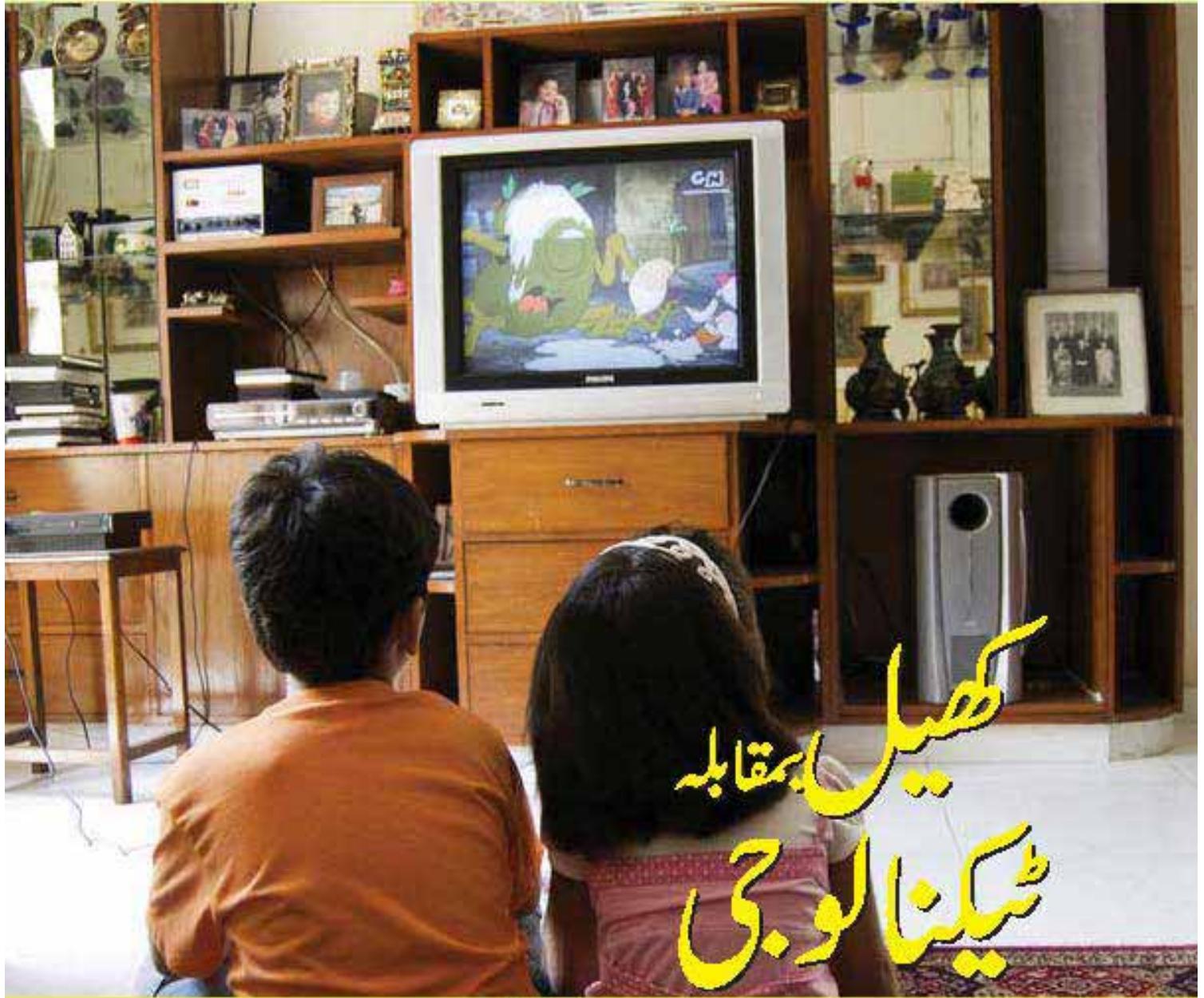
• جو اشیاء اور سامان بڑے اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں، وہ سب بچوں کے لیے جسم اور دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ جو لوگ (ماں، باپ، بہن، بھائی وغیرہ) ان کی زندگی میں اہم ہوتے ہیں، ان کے استعمال کی چیزوں کو آزمانا ان کے لیے نہایت بد لطف اور سکین کا باعث ہوتا ہے۔ مٹا، بیکانا مشتمی دان (لٹی باکس)، ماں کے بندے وغیرہ، اس لیے انہیں بڑوں کی وہ چیزیں استعمال کرنے دیں جو محفوظ ہیں۔

• بچوں کو فنکارانہ کام اکھیل کا موقع دیں تاکہ وہ اپنے احساسات ظاہر کر سکیں۔ اس کے کام (مٹا، تصویری کشی) کی تعریف کریں، تاقدان درائے نہ دیں۔

• جب آپ گھر کے باشیجے میں کام کر رہی ہوں تو بچے سے کہیں کہ وہ آپ کی مدد کرے۔ مٹا، کیاریوں کو پانی دینے کا برتن دے کر ان سے کہیں کہ پوتوں کو پانی دیں۔

• ہمروں کی ٹھیکیوں میں ان کے ساتھ وقت گزاریں، لیکن سب سے اہم بات کا خیال رکھیں: کسی بھی کام اکھیل کے لیے انہیں مجبور نہ کریں۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو وہ کام یا کھیل ان کے لیے ناپسندیدہ بن جائے گا۔

• جب وہ اسکول جانا شروع کر دیں، تو اسکول اسپورٹس میں حصہ لینے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ جب وہ اسکول اسپورٹس کے مقابلوں میں شریک ہوں تو آپ کو وہاں موجود ہونا چاہیے۔ اگر وہ مقابلہ نہ جیت سکے تو تقدیمی ہاتھی کر کے اس کی حوصلہ فتنہ نہ کریں۔



کھیل مقابلہ ٹیکنا لو جی

تحریر: عائشہ محمد احمد قریشی

کھیل، اُوی یا کپڑوں سے زیادہ مستند اور پر لطف تفریح فراہم کرتے ہیں

عین سیف الدین ہے کہ دوست اعلیٰ پس سے پہلی کی شکنیدار گلزاری میں
بے پھر ستر طبقے کی پہلو کا دوسرا سطح ان کی دوسری سطح کا ایسا ہے جو
گماہے۔ مثلاً جو دو کٹکھے کر کر بے چھکنے میں صرف سداہ کا نامہ کوئی
غیر معمولی ترقی (جک) نہیں اور اسے استھان کرنے کی طاقت پہنچا کر دیتی ہے جو مسلسل
دیسی اشیاء کا حصہ پہنچے ہیں میں تیر صحت حدا تکیں کلتی کی اطمینان پہنچاتی ہے
ان شکنیدار بھروسے پہنچے جیں جس کے جیجنیں پہنچنے والیں ہوتی ہے کہ وہ
جذبہ کی وجہ کا ہے۔

فیر دوسریں پھر میں وہ جن کے لائق بھی کہ ہر سطح پر جیتے ہوئے کرتے
دیکھ رہے تھے اپنے کو اپنے سچے پھر سے مبتلا کر دیا ہے جو کہ غر کی طرح
مرکب تر سمجھنا کے لئے اگر ہر سطح کے ساتھ ممکنیں اپنے متعارض مدعی
ہے۔ لیکن اس کے ساتھ لیے سمجھ کر دیتے ہے جو اپنے جنم مر جو حقیقتیں اپنے
مارے گئی اور بخوبی پہنچنے والیں کا مطلب ہے کہ میں وہ جن کے لیے اپنیں بے ایمانی
زندگی کی لارنہ سنی جاتی ہے۔ مگر وہ دوسرے کی اکتوبر مالا میں کہاں کہاں تو اس کو دیکھتا

ہے۔ اپنے دوسرے سطح پر جب بیچ کی دھا کا اونڈھوڑن کر دیتا ہے
پھر میں وہ جن کے ساتھ اپنے جنم مر کی طرف روانا کے سریروں کے چھوٹے چھوٹے
لکڑی کی دفعی کا چالاکوں صدمیں لگاتے ہیں۔ میں وہ جن پا کی طرفی کی اکڑیں کے ساتھ
کھنکتے پڑتے ہیں۔ پہنچانے تھے کہ اسی تھیں جو اپنے جنم مر سے
جسمانی اثر کر دیں اور اسکیں کے لیے پڑتے ہیں اسیں کی دوا کو کہتے ہو جاتے ہیں۔
جیسا کہ الجبار ارشاد کے ناطق لاملاں کے پہنچانے سے اس کا طلب ہے پہنچانے کے متعلق
کہ بے کار اہل سکھاں میں مدد و مدد اور اسی طبقہ میں جو عالمیں۔

المسنواں - ڈاکٹر محمد عاصی

تلور دھکا کے لئے مدد اور جو جس نے اپنے کھدا ہے آپ کی ہے جس
کوئتھے سے تلور دھکا دیکھتے ہیں، ان کی بھروسہ سمالی موالی مدت پر اس کے سرور ہوتے
ہوں۔ مدد اور جو جس نے اپنے کھدا کے لیے مدد اور جو کہ کوئی تکمیل کے
اگرچہ کرنا نہ ہے پہنچنے والے غلبی انسانوں کے ساتھ یہ سہاۓ ہے۔

نالپندیدہ پروگرام (ویب سائٹ) دیکھتے ہیں تو والدین کو اس موضوع پر بچوں سے بات کرنی چاہیے اور ان کی حوصلگئی کرنی چاہیے۔

- ہوم ورک اور کھانا کھانے کے اوقات میں اُنہیں بندہ ہوتا چاہیے۔ درخواں یا کھانے کی میز پر گھر کے باہمی معاہدوں پر بات چیت کرنے سے بچوں کی ابلاغ کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔

- بچوں کو تفریخ کے تبادل ذرائع میا کرنا ضروری ہے۔ ان میں گھر کے باہر کھیل کے مواقع کے علاوہ کتابیں، رسائل، پرتر، بورڈ گیئر جیسی اندر وون خانہ سرگرمیاں اور کھل شاہل ہیں۔

- والدین کو اپنی مصروفیت میں سے بچوں کے لیے وقت نکالنا ہوگا اور بچوں کے ساتھ ان کی سرگرمیوں میں حصہ لانا ہوگا۔

- ایک اہم کام بچوں کو کہانی یا نظموں کی کتابیں پڑھ کر سنانا ہے۔ بچوں کے ابتدائی طور میں پچھے جو قصے، کہانیاں، نظمیں سنتے ہیں وہ انہیں عمر بھر یاد رکھتی اور سرور کھتی ہیں۔

- اور سب سے بڑھ کر کی کہ خود والدین کو تسلی و بیرون کے سامنے زیادہ وقت جیسی گزارنا چاہیے۔ والدین، بچوں کے لیے مثال (مول باطل) ہوتے ہیں۔

اس تنگکو کا تجربہ ہی ہے کہ اکثر پچھے بڑی کھیلوں کے مقابلہ میں مغلی و بیرون زیادہ دیکھتے ہیں، جبکہ ان کی محنت مندوش نہما کے لیے کھیل اور سرگرمیاں نہایت اہم ہیں۔ اُنہیں دیکھنے کی وجہ سے ایسا ایجاد کی جو تقصیان وہ اڑات نمایاں ہیں ان میں وہی دباؤ، پیٹھے رہنے والا طرز زندگی، غیر ضروری اشیا کی خریداری اور استعمال کا فراغ مجسمی تقصیان وہ عادتوں کا ہیدا ہوتا ہے۔ اُنہیں اسکرین سے بچوں کی نشوونما پر عین قلبی اڑات رہب ہوتے ہیں۔ مغلی و بیرون دیکھنے کے لیے تفریخ اور غیر تصوراتی پروگرام اور کوارڈ، بچوں کے من پشن اور خود جھلکیں کر کر کھیلوں اور آزادی کے ساتھی کی جانتے والی سرگرمیوں کا راست روکتے ہیں۔ جو والدین ان مسائل پر کفرمند ہیں انہیں زیادہ خالہ ہوتا ہوگا اور بچوں میں ایکسرد کمکی میڈیا سے ہٹ کر تحریکی تفریخ اور کھیلوں میں لپکپی پیدا کرنی ہوگی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کو کھیل کا سامان اور موقع فراہم کیے جائیں جو ان کی قلبی اور تصوراتی صلاحیتیں پروان چڑھائیں۔

مغلی و بیرون کی پس مختار آواز بچوں کے کھیل پر اڑاٹتی ہے

- ☆ مغلی و بیرون کی آواز، پس مختار آواز ہی کہوں نہ ہو، یہ پچھے کی معقول کی نشوونما پر خلخلہ ایجاد ہوتی ہے۔

ہنڑی وی کی آواز کھیلوں میں ان کی دلچسپی اور تسلیل قائم رکھتے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔

ہنڑی وی کی پس مختار آواز کے اڑات سے بچوں کی فہم اور راک کی صلاحیت، انسانی مہارت اور توجہ دینے کی اہلیت کی پوری طرح نشوونما نہیں ہو پاتی اور ان شعبوں میں پچھے کر دو رہ جاتے ہیں۔

- ☆ اُنہی کی پس مختار آواز ہر عمر کے بچوں کے کھیل پر نمایاں طور پر اڑاٹتی

-

Source: well.blogs.nytimes.com

کیونکہ غیر غال طور پر اُنہی کے سامنے آرام سے بیٹھے ہوئے وہ صرف وہی کچھ دیکھتے ہیں جو انہیں دکھایا جاتا ہے۔ اُنہی دیکھنے کا ایک اور اثر یہ ہے کہ کم عمری میں پچھے تشدید سے روشناس ہو جاتے ہیں۔ مغلی و بیرون کے زیادہ تر پروگراموں میں تشدید کو غلط چیز کے طور پر بیش نہیں کیا جاتا بلکہ اسے پرکشش ہا کر اعجھے لوگوں کے ایک کامیاب اور پُر اثر طریقے کے طور پر بیش کیا جاتا ہے جس میں وہ لڑائی اور مارواہاز کے ذریعے فتح پاتا ہے۔ یہ پچھے مستقل طور پر بچوں کو یہ سکھاتا رہتا ہے کہ اپنے کام نکالنے کے لیے دوسروں پر تشدید کیا جاسکتا ہے۔ نوجوانوں میں تشدید کے بڑھتے رہ جان کا یہ ایک بڑا سبب ہے۔

ویٹی یو گیمز کی آٹھ

بچوں میں دیکھنے پر گیمز کے جنون سے پیدا ہونے والا بڑا مسئلہ خود دیکھنے گیز نہیں، بلکہ یہ حقیقت ہے کہ برقی کھیلوں کی یہ غیر حقیقی دنیا بچوں کو کتابیں پڑھنے گھر کے کام میں ہاتھ بٹاتے، اسکوں کام کھل کرنے، دوستوں اور ہم جو کھیلوں کے ساتھ کھلی خدا میں کھینچ جیسی محنت مدد اور قیمتی سرگرمیوں سے دور کر دیتی ہے اور پچھے بچوں کی حقیقی خوشیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بچوں کو دیکھنے پر گیمز کی آٹھ سے چھانے کے لیے آپ جو اقدام کریں ان میں بچوں کے لیے ثابت، پر لطف تفریخ اور دلچسپ سرگرمیاں ضرور شامل ہوئی چاہئیں۔ یہ وہی کھیلوں میں بچوں کو تشدیدی اور سروتوں سے بچوں پر تفریخ کے ایسے مواقع ملے ہیں جن کا مقابلہ کپڑہ اسکرین نہیں کر سکتا۔

کھیلوں میں ایسا کام ہے جو ٹھیکنا لوگی میں نہیں ہے؟

گھر کے باہر کھلے ماحول میں کھیلنے سے بچوں کو وہی، جذباتی اور جسمانی طور پر جو فائدے حاصل ہوتے ہیں وہ بے شمار ہیں۔ اُنہیں والدین بچوں پر ناراض ہوتے ہیں جب وہ باہر کھیلنے کے بعد، بڑی طرح تھک ہوئے، جسم پر خوشیوں کے ساتھ کندگی حالات میں کھل کروتے ہیں۔ انہیں بچوں کو گھر کے اندر رکھنے کا بہانہ جاتا ہے کیونکہ مغلی و بیرون بچوں کا دل، بہلانے والا کھلونا پتا چاہر ہے۔

کھیل: اُنہی کمپیوٹر سے زیادہ محنت مداری لف تفریخ

بچوں کو چار دنیا باری میں قید نہیں کرنا چاہیے، انہیں گھر سے باہر کھلی خدا اور قدری ماحول میں آزادانہ طور پر دنیا کو جانے کا موقع دننا چاہیے۔ ان کی حفاظت کے لیے صرف یہ احتیاط ضروری ہے کہ جب وہ باہر کھیل رہے ہوں تو کوئی بڑا ان کا خیال رکھے۔ گھر کے باہر کھیلنے ہوئے والدین بچوں کی حفاظت کی سب سے زیادہ گھر ہوتی ہے۔ کھلے ماحول کی آزادی کا میں پچھے دنیا کا براہ راست تجربہ حاصل کرتے ہیں اور دوڑنے، بھاگنے، شور پھانے دوڑخوت پر چڑھنے جیسے کہن پسند کھیلوں میں لگن ہو جاتے ہیں۔ یہ ماحول اور سرگرمیاں ان کے دماغ کے کام کرنے کی صلاحیت پڑھاتی ہیں۔ یہ وہی کھیلوں کے دوران دوسرے بچوں سے ملتا جلتا، بچوں میں خوشی اور لذتیں میں ایک دوسرے کا شریک ہوتے، تمازج کی صورت میں مصالحت کرنے، نمائکرات کرنے اور قہادہ کروانے نے مجھی اہم صلاحیتوں کے فروغ کا باعث بناتا ہے۔ پچھے خوف پر قابو پانے کیتے ہیں اور وہی مستحدی کی صلاحیت کام میں لا کر نہیں چھیزیں دیلات کرتے ہیں۔ اس سے ان کی قلبی اور تصوراتی اہمیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسمانی سرگرمیاں ہر گھر کے فرد کے لیے ضروری ہیں۔ محنت اور تشدید ترقی اور رکھنے کا یہ ایک بنیادی غصہ ہے اور مثال پر سمیت کی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

اُنہی دیکھنے پر گیمز میں زیادہ وقت صرف کرنے سے بچوں کو دو رکھنے کے متعدد طریقے ہیں، جو ان میں شبت رویا اور رحمات پیدا کر سکتے ہیں:

- مغلی و بیرون پروگراموں کی تفریخی اہمیت کی قدر کم کی جائے۔ اُنہی دیکھاتا نہ تو کوئی احتیاط ہے اور سب سے بنیادی حقوق کے لذمے میں آتا ہے۔

- والدین کو یہی نظر رکھی چاہیے کہ پچھے اُنہی (یا اسٹرنیٹ) پر کیا دیکھتے ہیں۔ اگر پچھے

ساز بختار می...⁶

گھریا اسکول کے ماحول میں موسیقی کا عنصر نمایاں ہوتا پچے

زیادہ موثر طور پر سیکھتے اور خوش نظر آتے ہیں

تحریر: صدف جنید زیری

موسیقی زندگی کی پہ لطف ترین چیزوں میں سے ایک ہے۔ بہت سے بچوں کی طرح میرے بیٹے نے چنان بھی شروع نہیں کیا تھا جب سے موسیقی اس کی وجہ کا مرکز تھی۔ جب وہ صرف 18 ماہ تھا، تو سازیت اور کالائی موسیقی میں ساز داؤ اور کا جادوا سے محور کر کے رکھ دیا اور وہ دری تک پورے شہاک سے منٹا اور دیکھتا رہتا۔ اب اس نے چنان سیکھ لیا ہے لیکن طبلہ اور ارموٹم کا وہ اپنی دل وادہ ہے اور دن کے کسی بھی وقت اس کا پسندیدہ مشکلہ من پسند موسیقی منٹا اور اپنی دادی کی سُنگت میں ساز بجاتا ہے، جنہیں وہ پیارے والی، کہتا ہے۔ اپنی وہ صرف 3 سال کا ہے لیکن اس کی یادو اشت غضب کی ہے۔ گانے، نغمے اور ان کی دھیں اسے فوراً یاد ہو جاتی ہیں اور میں اکثر دیکھتی ہوں کہ وہ اپنی باتی دھیں سُنگتا ہے۔

موسیقی سے بچوں کی روشنائی اسی وقت مکن ہے جب خاندان میں فون لیفٹ سے رُچپی اور شوق پایا جاتا ہو۔ ایک سے زیادہ فہنمتوں کے نظریے (Multiple Intelligences Theory) کی بصیرت اور بچپن کے ابتدائی عرصے میں بچوں کے موسیقی کے تجربے کی انتیت خاصی بعد میں ظاہر ہوئی، لیکن ان دونوں کی وجہ سے یہ حقیقت تسلیم کی جانے لگی کہ موسیقی ایسا زبردست ذریعہ ہے جسے پوری طرح استعمال نہیں کیا گی اگر اور اس سے قائد اخالیا جاسکتا ہے۔

موسیقی کے حوالے سے حقیقی لذتیج کے مطالعے سے مجھے معلوم ہوا کہ موسیقی کے آلات کے استعمال سے بچوں کی دلیل کے ساتھ بات کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے، ان کی انتقالی مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے، ارکانیز ایجاد کا وقت زیادہ ہوتا ہے اور ذاتی ایجاد کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔ موسیقی اور بچوں کی یکجہتی کی صلاحیت کے درمیان تسلیم شدہ تعلق جان کرنے مجبوب سے زیادہ حیرانی ہوئی۔ حقیقی مطالعے اس بات کی بھی توجیہ کرتے ہیں کہ اگر گھریا اسکولوں کے سیکھنے کے ماحول میں موسیقی کا عنصر نمایاں ہوتا پچے زیادہ موثر طور پر سیکھتے ہیں، زیادہ خوش نظر آتے ہیں اور سیکھنے و مکھنے کے عمل سے محروم لطف اٹھاتے ہیں۔

موسیقی کے مقبولیت کے دعویوں کے باوجود، مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ گھروں اور اکثر اسکولوں میں عام طور پر موسیقی کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور اسے ایک غیر پیداواری سرگرمی سمجھا جاتا ہے۔ ایک دل بیدی جاتی ہے کہ موسیقی اور سکھیں، میکنے اور اسائی کام ہیں۔ لیکن اس بات میں پوری صلحائی نہیں ہے۔ بچے عام طور پر جن کھلوٹوں سے کھلیانا چاہتے ہیں وہ سادہ اور عام ہی چیزوں ہوتی ہیں، لیکن والدین بچوں پر بچکے اور اپنی لیکھنا لوگی والے کھلونے لاد دیتے ہیں، جن کا نیا پن ختم ہونے کے بعد بچے انہیں ہاتھ بھی نہیں لکاتے۔ بچپن کے ابتدائی عرصے میں بچوں کو موسیقی سے روشناس کرنا ابھرنا کام نہیں ہے۔ میرا بٹا لکڑی کی ضرب سے بجائے جانے والے گھر کے بنے ساز بجاتا ہے، ان میں چھوٹے بڑے برتن، جچے، خالی ڈبے اور پلاسٹک کی خالی بیکوں میں چھوٹے نگریاچنے کے چھوڑنے والے کرچھی کی طرح بھائی جانے والی چیزوں شامل ہیں۔

قایہ ہے کہ موسیقی کے ساتھ پہ لطف رشتے سے بڑھ کر کوئی اور چیز ایسی نہیں ہے جو عمر بھر ساتھ دے سکے۔ والدین یا بڑوں کی حیثیت سے آپ کی فعال رُچپی اور حیات نہ صرف بچے میں موسیقی کا شوق پیدا کرے گی بلکہ اس خاطری، روحانی میں اضافے اور اسے علم کے حصول کے لیے ایک مثالی طریقے میں بدلتے میں معاف ہوں گی۔

بچے کی زندگی کو فراہم نہیں سے بھر پور بنانے کے لیے:

- 4 کم غری میں اپنے بچے کو گھر کے پر سکون ماحول میں سننے، گانے اور ساز بجانے کے موقع فراہم کیجیے۔
- 4 اسے موسیقی کے سادہ سازوں کے سر اور تال کا لطف اٹھانے دیجیے اور حوصلہ فروائی کیجیے کہ وہ خوبی دیتے ہیں۔
- 4 موسیقی کی ایسی کھلوٹوں میں ٹرکت کیجیے جو آپ کے اور بچے کی بہنچی رہائی کا حصہ ہیں، ساتھ ہو اور دری شاخوں کی موسیقی سے اور بچے کو بھی اس کا موقع دیجیے۔
- 4 بچے سے کہیے کہ وہ آپ کوئی سازیدہ یا غری نہیں۔ اس کی کوشش کی حوصلہ فروائی کیجیا اور اسے ثبات دیجیے۔

بچوں کو کھیل میں مشغول کرنے کے طریقے

”پروش“ کے اس شاہدے میں شروع سے آخر تک بچوں کی پروش میں کھیلوں کی قدر و قیمت اور ان کی اہمیت کی بات کی گئی ہے۔ فتح دیے گئے خاکے میں والدین کی رہنمائی کے لیے ان کھیلوں کی مختلف شکلیں اور طریقے دیے گئے ہیں، جنہیں آزمای کر والدین بہت بچوں کی خوبی غر کے بچوں کو کھیلوں میں مشغول کر سکتے ہیں۔ ان کھیلوں کے لیے آپ کو کھیلوں کا مناسب سامان، موزوں وقت اور جگہ فراہم کرنی ہوگی۔

عمر	کھیل کی تفصیل	کھیل کی قسم
ایک دن سے ذہانی سال کی عمر تک	بہت بچوں نے بچے اپنے آس پاس کے ماحول اور ہاتھ میں آئے والی ہر چیز کو جانتا اور کھو جاتا چاہئے ہیں۔ وہ چیزوں کو جو چوتے ہیں، انہیں مدرس میں لینے کی کوشش کرتے ہیں، اچھائے، بھیکتے ہیں، زمین پر مارتے ہیں، دباتے اور سمجھتے ہیں۔ خیال کی ایجاد میں بچے کی خود کو قدما فراہم کرنے کی فطری جنت کے تحت ہوتا ہے۔ جوں جوں وہ بڑے ہوئے ہیں تو مدد حاصل، گلی مٹی اور رنگ بھی ان کے خیال کھیلوں کے تجربے میں شامل ہو جاتے ہیں۔	جانشی اور کھو جتنے والے کھیل ان چیزوں سے کھیلا احساس کی مداد سے کھیلے جانے والے کھیل
3 سے 8 سال	بعض بچے بچپن کے ابتدائی برسوں میں بہت سا وقت تجھلائی کھیلوں میں گزارتے ہیں۔ ان جیشی کھیلوں کا اسکرپٹ بھی وہ خود تخلیق کرتے ہیں اور ایک وقت کی کاروں کی ادا کاری بھی کرتے ہیں۔ ان کھیلوں میں وہ مختلف کھیلوں یا دوسرے سامان (مثلًا گزیا، کارس، ایکشن کاروں) سے مدد لیتے ہیں۔ بڑے ہوئے پر یہ بچے اپنے لیے تجھائی کے کھیلوں کی ایک پوری دنیا تخلیق کر لیتے ہیں۔ ان کے پاس مختلف بچوں کی اشیاء یا چھوٹے کرداری کھلوٹوں کا ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے۔	تمثیلی کھیل (تجھائی میں دوسروں کا روپ بھرنا)
3 سے 8 سال	بچے بازار میں ملنے والے کھلوٹوں (شاپ بلاکس)، دوبارہ استعمال ہونے والی گرمیہ چیزوں (گتے کے خالی ڈبے، پلاسٹک کی بیسیں وغیرہ) اور جسے یا جو نہ ہانتے کی اشیاء (مشی، بھینیں کا آتا، اور پلاسٹیک سائن) سے مختلف چیزوں ہانتے ہیں۔ بڑی غر کے بچے بچوں نے ماڈل (شاپ ترین، زیکر وغیرہ) پر ہمیہ کھلوٹوں سے دریں جس کیلئے رہتے ہیں۔ یہ کھیل ہر غر کے بچے اکیلے یا دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور کھیل کے دوران تحریر کی جانے والی چیزوں کے ساتھ تجھا ادا کاری والے خاکے یا سماجی تجھیں شامل کر لیتے ہیں۔	تحریراتی کھیل
3 سے 8 سال	جسمانی اعہدہ کی حرکت اور چونے کی جس پر مبنی ان کھیلوں کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب بچے یہ جان لیتے ہیں کہ وہ چیزوں کو حركت دے سکتے ہیں۔ ٹھاپائے یا جو بے پر گلے کی کھلوٹے کو لاتا، یا گھنٹوں کے مل چلتے ہوئے لارھتی گینہ کا بچپا کرتا۔ اسکوں عمر کے جسمانی کھیلوں میں ایسے کھیل شامل ہیں جن میں بچے چوتھے لکھنے کا خیال کیے بغیر اچھل کو دیا بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ جھوٹی غر کے بچوں میں یہ کھیل بہت مقبول ہے۔ اچھل کو دیا بھاگ اور بھاگ دوڑ کے ان کھیلوں کے دوران ہونے والی معنوی لڑائی، بچوں کے دریوں کا ایک پورا سلسہ لیان کرتی ہے۔ والدین اکثر یہ بحثتے ہیں کہ بچے جارحانہ مزاج کا ہے۔ اسکوں عمر کے زریبے پر بچے چوتھے جسمانی مشقت والے کھیلوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ وہ گروپ کی ٹھل میں یا تھاں دوڑ کر، اوپر جکہ چھکر کر، پھسل کر اور چھلانگ لگا کر اپنی جسمانی طاقت کی حدود کا اندازہ لگاتے ہیں۔ اس حتم کے بعد فنی کھیل اکثر خود تنفس ایسے اندر و ان خارہ کھیل میں بدل جاتے ہیں۔ جس کے قاعدے پنچ خود ہتھاتے ہیں۔	جسمانی کھیل
3 سے 6 سال	ہم عمروں کے ساتھ ہر چورپ دھارنے والے کھیل کے دوران، بچے اپنے ماحول اور معاشرے کے کردار اپنا لیتے ہیں اور اس کے لیے قدرے ہے جو بچہ دعیت کا اسکرپٹ بھی خود تیار کر لیتے ہیں۔ وہ یہ کھیل چونے گروپ کی ٹھل میں اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔	سماجی تجھیں خاکے
5 سال اور اس سے بڑی غر	بچے اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے کھیل کیلئنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ایسے کھیل ہوتے ہیں جو پہلے سے رائج ہیں، ان کے قاعدے قانون طلے شدہ ہیں۔ ان کھیلوں میں ٹھاں کے کھیل، بورڈ گیمز، فٹ بال اور ہاکی وغیرہ شامل ہیں۔	شاپلوں والے کھیل
5 سے 8 سال	اب بچے اپنے کھیل بھی خود بنانے لگتے ہیں۔ یہ میدانوں میں کھیلے جانے والے روانی کھیلوں کے شاپلوں میں رتو بد کر لیتے ہیں۔ ان کھیلوں کے لیے وہ اپنے گروپ خود بناتے ہیں۔ ان کھیلوں میں آنکھ بچوں، اوپر چوتھے اور پکال دونوں وغیرہ شامل ہیں۔	کھیل جن کے شاپلے خود بناتے ہیں

Source: Kalliala, M. (2006). Play Culture in a Changing World

کھیل اور کام کے ذریعے بچوں کی تعلیم بچوں کے لئے کام بھی کھیل ہے

اس ٹارے کے پچھے صفات میں، ہم نے بچوں کے لیے کھیلوں کی اہمیت اور افادت کے بارے میں بہت سمجھا ہے۔ مگن ہے کھیلوں کی اتنی بھروسہ کالات کی وجہ سے بعض والدین ہائی کام کی اہمیت نظر انداز رکھتے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بچوں کی نشوونماشیں یہاں بھی اہمیت اہم ہیں۔

پھر بچوں کو جو ان کے اور گروہ جنگی دنیا میں داخل ہونے کی اہمیت تو وہ خوب مکمل پڑھ لیتے ہیں۔ سکول نے اخراج کرنے والی کو ووڈہ پانے کا موقع دینے سے سلااد کے لیے گا جو چیزوں کے، یہ سب کام اُنہیں نہایت دلچسپ لکھتے ہیں۔ بڑوں اور خاندان کے افراد کے ساتھ پیچے ایسے کاموں میں تن من سے حصہ لیتے ہیں، وہ بڑوں کی مدد کرنا چاہئے ہیں اور یہ سب کام ان کے سچے سے عمل کا نہایت اہم حصہ بن سکتے ہیں۔

اگر آپ بچوں کو ان سرگرمیوں سے صرف اس لیے الگ کھیل گئے کہ کھیل، نہیں ہے بلکہ کام ہے تو مگن ہے کہ اپنے ان کی نشوونما کے موقع چھوڑ کر دیں۔ اس کے برخلاف کام اور کھیل میں بچوں کو شریک کر کے آپ انہیں سچے اور سکھے کر دیوں، وہنے کے بہت سے مواقع فراہم کریں گے۔ اپنے ہائی کام سے جو خاندان یا گروہ کے لیے فائدہ مندرجہ ہے، بہت بچوں پر پہنچے ہیں اور یہ سقفا کی اہمیت جان لیتے ہیں اور خود کو خاندان اور گروہ کا حصہ سمجھتے ہیں۔

گھر کے روزمرہ کاموں میں اُنکی ایسے کام ہیں جنہیں پچھے کسی بالغ فردوں کی گرفتاری میں انجام دے سکتے ہیں اور ان کے ذریعے ذمہ داری سے آزادانہ طور پر کام انجام دیا اور اپنی دیکھ بھال خود کرنا سکھتے ہیں۔ چند مثالیں یہ ہیں:

ہائی ووڈہ کام

خواہ سچے بہت بچوں ہوں اور وہ کھانے کی چاری میں موکر نے کے قابل ہوں، جب بھی اُنہیں خالی کرنا کام کرتے ہوئے ہبہ آپ کو کسی پیچری کی ضرورت ہو جاؤ ہو، کمر کے کی اور سے تو وکدہ کر لانا ہو تو فون منتہی برا چاہیے، وہ ناشیت کی چاری میں کسی دکی طرح حوالے سکتے ہیں۔ خیریاری کے لیے اپنے انہیں اپنے ساتھ کوئی پیچرہ کا نہیں کہیں کہ نہ کریں کیا کام کر دیں جس سے ان کا انتہا ہو جائے۔

بازار لے جائیں اس طرح وہ خیریاری کے عمل کو جان پا سکیں گے۔

گھر کی دیکھ بھال

ذریعی ہر کے پچھے سے جعل ہر کے بچوں کے لیے بکھارہ سے کام کر سکتے ہیں اور انہا کھانا خود بیٹھ لے جاسکتے ہیں۔ آپ بچوں کو دیکھ لیزیا جو ہم اس کام کرنے کے بارے میں پیچھا سوچتا ہے اس سے اُنہیں ذریعہ ایجاد ہے جو کام کرنے کے لیے اپنے کام کر دیجیں۔

خانہ

بچوں کو بھال کی دیکھ بھال کام میں بچوں کو خالی کرنے سے اُنہوں نے کھانا خود بیٹھ لے جائیں۔ بچوں کے ساتھ ہم اس کام کے لیے بھائیں ہیں کہیں کہیں کہیں اس کام کی بھائیں کہیں کہیں۔

پاؤ جانوروں کی دیکھ بھال

گھر کے پاؤ جانوروں اور سویٹیوں کو پانی، ہمارے اور ساف ماحصل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جانوروں کی دیکھ بھال کرنے کے لیے اُنہیں اپنی گھنی کی کس حد تک ضرورت ہے۔

ان تمام سرگرمیوں کے بعد انہوں نے قبولی ہاتھی پیدا کیں:

- یہاں میں ہے کہ پیچکے قدم کا اور لگن سا کام انجام دے سکتے ہیں اور گروہ کو خلاف طبقے کے لیے اُنہیں اپنی گھنی کی کس حد تک ضرورت ہے۔
- جعل ہر کے پیچکے قدم جانتے اور بنا سکتے ہیں کہ کام کا کام ہو ہوئے بنا کر دیں ماحصل۔
- یہ اور اسکی وجہ سے جب گھر کے بعد میں کام بھی کی دوسرے کیا جائے تو اس میں زیادہ تر لہت تر لہتا ہے۔ میں نہ اسی اور چھٹا اضافی مت بچوں کو گھر کے لوگوں کی دوسرے کی وجہ سے اسٹاکر کر دیتے ہیں۔
- اپنے ذوقات اور ان کی املاحوں کے درمیان حساب تذاہن پیدا کر کے ان کی کوششوں کی وصول افرانی اور ان کا اعزاز کر کے اور کام کے لیے اس وقت تک اس کام کرنے کے لیے بچوں کو کام کر دیتے ہیں کہیں کہیں اس کام کے بیشتر موقع میسا کر سکتے ہیں۔
- بچوں کی کارکنوگی کو بڑوں کے یا نے سمجھنے پر اور ضرورت سے زیادہ ان پر استادانہ دبی کا تمہارے سمجھے۔

کھلو نے - بچوں کے لئے سیکھنے کے اوزار ہیں

- مطالعہ، لکھنے اور زینگی میں سبھاں کرنے میں مدد ہیں۔
- سخت ہندوی کے باس کی طرح پاسیاں کھلو نے بہت کم ہوتے ہیں۔ ان کھلوں سے بچے جو بیٹری، کھشی، قلقل، انشا اور اذان کے بارے میں جانتے ہیں۔
- غیر اسلامی اشیاء اور کھلو نے بچوں کے عادات مضمون کرتے ہیں اور ان میں سائنس اور احادیث کا خود بیدا کرتے ہیں۔
- موسقی کے آلات اور رسم، پالی اور میگی گھی تجربیات ایسا ہے معرف بچوں کو پیدا کرنی اور انہیں بھائی ہیں بلکہ کھروں کو بھی پیدا کرنی ہے۔
- سرگرمیوں والے کھلوں کا سامان عادات مضمون کرتا ہے اور جسمانی مشقوں والے کام کرنے کا حوصلہ پیدا کرتا ہے۔
- گزیاں، روکی اور پیڑے کے پار اور قشیل کرنا بچوں کو بخوبی دیتا ہے جسکی وجہ سے اپنے بچے ہیں۔ اسراپ کا پچھا جانا لایہ رکھنا اور گھوٹا جانا ہے تو بچوں میں ہرگز کھلوں کا ضرور جائز ہے اور بچوں کی کیا اس طرز مرح کا اور کھوٹا کھلو نے ہے؟ پاؤں پلے والے بچوں اور اُنکی اسکل عکس کے بھوٹے بچوں کے لیے کھلو نا ایک سے زیاد تعداد میں ہاتھ پیٹھے کا کھنگاں میں کامیاب ہے۔



- بچے کے کھل میں شامل ہیں
- اپنے بچے کی صرف زبان، جسمانی حرارت، احتمالات اور اس کے وظوں کی معاہد سے کھلو نے بچے کریں۔ ہر بچے کی شوق کا روایتی ہوتی ہے۔ بچے کو اپنی اور کچھ اور اس کے ساتھ کھیلتے سے اپ کو اعتماد کرنے والا ہے اس کا آپ کے بچے کے لیے کان سے کھلو نے میوں اور بچوں کی سرگرمیاں ملاسب ہیں۔
- جو دل دین ایک سے تین سال کی عمر کے بچے کے درپر نے اس کھلوں میں حصیلے ہیں وہ اس بچے میں کھلوں کو ہریزی ملکے اور جو ہر اداہے کیلئے کیا جائے کہا جائے تو اسے میں مدد ہوتے ہیں۔ اس کے تینیں تینیں بچے درپر بچوں کے ساتھ زیادہ نہ رہو، بچل کھیلتے گئے ہیں، زیادتی میں آگے ہوتے ہیں، دھریوں کے چہرات اور طرد پر کھجتے ہیں اور پھر کے نزدیک یہ بچے سماںی طرد پر زیادہ اعلیٰ ہوتے ہیں۔
- ابھی کھلو نے میں یہ خصوصیات ہوتی ہیں:

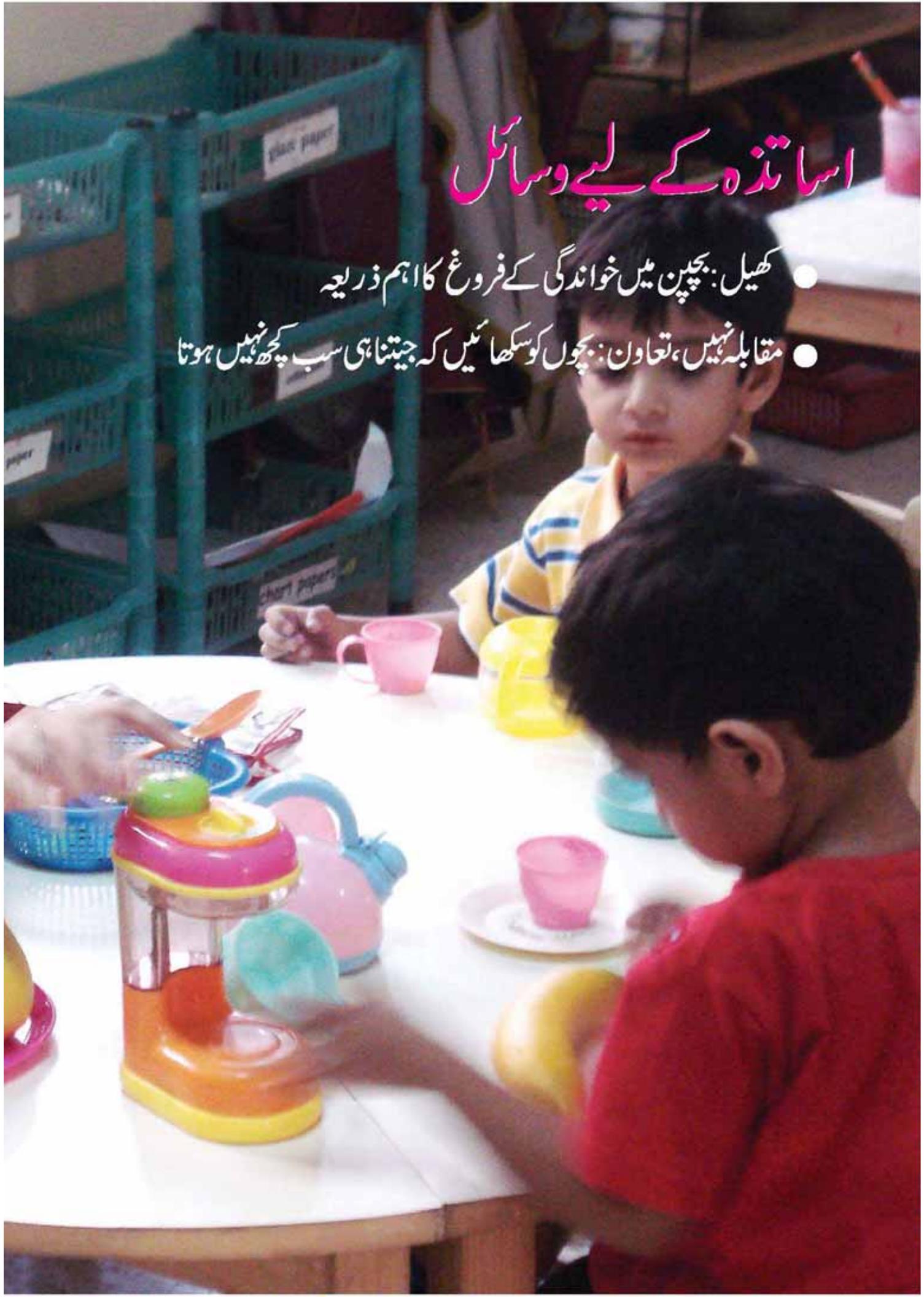
- بچے کے سو بھائیوں اور اس کی بچیوں کا اور
- بچے کی جسمانی احتدام کے مطابق ہو۔
- بچے کی اجتماعی امور کی اشاعت میں مطابقت دھاتا ہے۔
- بچے کو فلی میں مل کر کھیل سکتے ہیں۔
- بچے کو بچوں کے لئے میں مل کر کھیل سکتے ہیں۔
- صوری اور آرٹ کا دروس اسلامی بچوں کی قلمی ملکیت برداشت اور اگر بچے کے بچوں کی اور کے لئے تقدیر ہے۔

بچے کی کھلو نے کی کھلو نے بچے

- بچے کے کھشوں اور کھلو نے کی تعلیمات سے زیادہ سنبھل کے جانے والے کھلو نے کیا کا کہا جاتا ہے اس کا دل دین، بچا، بچوں کیا اسیں ہاتھ اور سر دشیت کے بھوٹوں کے لیے بھوٹوں کے کھلو نے میں سے اچاہے کر کے جائیں۔
- کھلو نے کی خصوصیت کے بھائیوں کے خصوصیت پر بھیجی جائے پہنچ بھائیوں کی ایسیں۔ سچوں کو کھلو نے کیلئے سے کیا کیا کر سکتے ہیں کیونکہ کھلو نے کی کھلو نے کی بچتے ہیں۔
 - اشجاعی اور کھلو نے کی تعلیمات پر بھائیوں کی خوبیوں کی تحریر کر کر کھلو نے کی بچتے ہیں۔
 - اس کا کھلو نے کی بچتے ہیں کی تعلیمات اسے کھلو نے والے کھلو نے اور کھلو نے کی بچتے کیا کھلو نے کی بچتے ہیں۔
 - بچوں کا کھلو نے بچتے ہیں کی تعلیمات اسے کھلو نے والے کھلو نے اور کھلو نے کی بچتے کیا کھلو نے کی بچتے ہیں۔
 - بچوں کا کھلو نے بچتے ہیں کی تعلیمات اسے کھلو نے والے کھلو نے اور کھلو نے کی بچتے کیا کھلو نے کی بچتے ہیں۔
 - بچوں کا کھلو نے بچتے ہیں کی تعلیمات اسے کھلو نے والے کھلو نے اور کھلو نے کی بچتے کیا کھلو نے کی بچتے ہیں۔

اساتذہ کے لیے وسائل

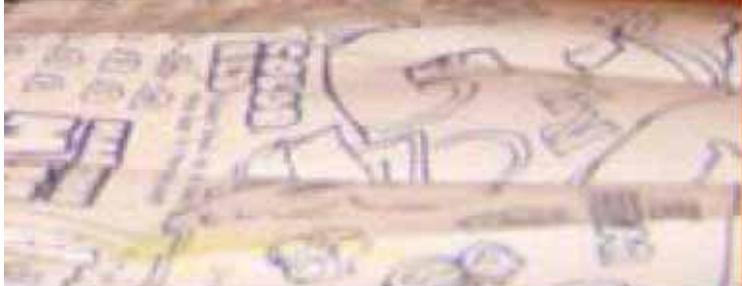
- کھیل: بچپن میں خواندگی کے فروغ کا اہم ذریعہ
- مقابلہ نہیں، تعاون: بچوں کو سکھائیں کہ جیتنا ہی سب کچھ نہیں ہوتا





کھیل: بچپن میں خواندگی کے فروغ کا اہم ذریعہ

تحریر: ایمن میں



یہ کھیل ہے جس کے تسلط سے بچے اپنے ماحول کو جانتے ہیں، معلومات حاصل کرتے ہیں، خلائق بجا نہیں اور مختلف اور تصورات کا تحریک مل کرتے ہیں۔ مجھنے عمر کے دینے پیچے جاںکی انگریزی مدرسہ میں بول سکتے ہیں کہیں کھیل اپنے کھیل کے خلاصات اور احاسات کا تعلق کا لایک ایسا طریقہ ہے جو صرف بچوں سے مفہومی ہے اور جس کے ذریعے وہ اپنی تجربہ سوچ تکاری کرتے ہیں۔ بچوں کی نشوونما سے مختلف نعمیات کے اہم جزو (Piaget) زندگے کرتے ہیں اس کی وجہ اس کی نشوونما کے لیے کھیل ہے اگر ہیں کہیں کاٹیں اسیں سمجھتے ہیں اور معاون ہوتے ہیں اور اس میں شاذ کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہاں کا کامیابی کا خلرہ مل لیتے یا احاسات اور آزادی کو خلرے میں باسلے بغیر دیکھ کر خلقات سے منسلک نہیں بچوں کی مدد کرتے ہیں۔ مجھے بچوں میں خواندگی کے فروغ کے لیے کھیل نہیں ضروری ہیں۔ یہاں کی زندگی کا تعلق اہم جزو ہیں اور کرمہ جماعت میں یعنی کامل نہ لطف، دلچسپ اور تقابل آسان ہو رہے ہیں۔ ابتدائے بچوں کی تعلیم کے لیے یہاں کمرہ جماعت (کلاس روم) تبدیل ہو جو خواندگی میں مدد دینے والی بہت سی چیزوں سے چاہیں بچوں کو نہیں شوق، کامیاب، آزاد اور پر جوشی تاریخی بخشنے میں مدد دیتا ہے۔ بچوں کے لیے یہاں کے خواندگی کے کامیاب پروگرام اپنی سیاستی پیشہ، حوصلہ اور اسکول کریئیل والے احوال فراہم کرتے ہیں جو بچے کو سچے حال کرنے والیں سے بات کرنے پر اکسلے اور انسانی بہر فیصلے کرنے کے قابل ہاتے ہیں۔ ابتدائے بچوں کی تعلیم کے کمرہ جماعت میں بچے کو رکھنا ہے والی خاص طور پر دست کی کمی، بڑے گروپ میں کی جاتے والی سرگرمیاں خالی ہوتی چاہیں۔ ان میں سرکل ہاتھ، بلکہ آواز سے پڑھنا اور سکن خانے شالیں ہیں۔ بچوں کو خاص اڑاکوں میں بات چاہیے جس میں وہ اپنی پسرت سے اپنے بھیل بچیں اور سرگرمیاں انجام دیں۔ اس طور میں وہ چھڈ رکھتے ہاتے گے ایں جنہیں احتیار کرے، ابتدائے بچوں کی تعلیم کا کمرہ جماعت اور اس کا ماحول کھیل دیا جاسکتا ہے ایسا ماحول جہاں بچیں کے ذریعے ملے والی بہیات بچوں کی خواندگی کی اہمیت مبارکہ کو جلا بخاتی ہیں اور کھیل پر دست لکھنے کے فروغ کا درجہ بیناتا ہے۔

صحیح کی ملاقات اور سرکل ٹائم (عمل پیشئے کا وقت)



درستے کو سچھے میں مدد ملتی ہے۔ صحیح کی اس ملاقات سے فروغ پانے والی سماںی، جذباتی اور وقتی نشوونما، بچوں میں ایک گردپ، خاندان اور سماج کا حصہ ہونے کا احساس پیدا کرتی ہے اور بچوں کی اس مشترکہ ضرورت کی تحریک کرتی ہے کہ وہ جل جل کر سکھیں اور لطف اٹھائیں۔ صحیح کی ملاقات میں کی جاتے والی سرگرمیوں میں زبان کے تفریجی پہلو اپاگر کرتے ہوئے، خواندگی کا شوق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ایسے قدرے جسیں ادا کرتے ہوئے زبان لڑکھڑا جائے (خلال): ”پچھوڑا اونچا اونٹہ بہے، پچھوڑی پیٹھے اوٹھی اونٹہ کی“ یا ”کچا ہتھا یا ہتھا“ کو دہراتا، مکملین، نکلوں، بچوں کے گیت، الفاظ کے کھیل، مل کر لفڑی ہاتھ، یہ سب انکی سرگرمیاں ہیں جو زبان والی کی یادارت معتبر کرتی ہیں، الفاظ کے چھپے ہوئے مخفی کا شور بخاتی ہیں اور الفاظ اور ان کی آوازوں کے مختلف افعال پر زور دینے سے خواندگی فروغ پاتا ہے۔

سیکھنے کا گوشہ قائم کرنا (لرنگ کارز)

بتدائے بچوں کے کمرہ جماعت میں ایک گوشہ بنا نہیں اہم ہے جہاں بچوں کے لیے ایسے مکھوٹے اور تفریجی پرکسیوں کی ہوں، جو انہیں سیکھنے میں مدد دیں۔ یہ گوشہ اور اس کی سرگرمیاں، آپ کے سیکھنے سکھانے کے پروگرام کا مستقل حصہ ہوتا چاہیے جہاں رکھے سامان سے بچے کھیل سکیں، مختلف خیالات سے روشناس ہوں اور مختلف کاموں اور سرگرمیوں کے تباہ چانسیں۔ مختلف اشیا اور مکھوٹوں کو اپنے ہاتھوں سے مختلف طریقوں سے استعمال کر کے ہی چیزوں تغیر کر سکیں اور اپنی سوچ کا انتہا کر سکیں۔ سیکھنے کے مرکز میں مل جل کر کام کرنے سے بچے اپنی پسند اور احتجاب کا

صحیح کی ملاقات یا مارکٹ میٹنگ ہر روز، دن کے آغاز کا ایسا موقع ہے جہاں بچے اور نوجہوں مل پیشئے ہیں، ایک درستے کی خبرت پر تجھے ہیں، سچے دن کو خوش آمدید کہتے ہیں، خیالات اور چندہات کا چادر کرتے ہیں، گیت اور لکھیں پڑھتے ہیں، کہیتے ہیں اور باہمی احترام کا ایسا ماحول پیدا کرتے ہیں جس سے احتراد قائم ہوتا ہے، اور ایک



کہنے کی کوشش کی ہے۔ کندڑگارش کے مرحلے سے پہلے لکھنے کی مشق جاری رکھتے ہوئے رفتہ رفتہ قابلی شاخت اور باعثی الفاظ لکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس میں انہیں اپنے آس پاس کے ماحول سے مدد تھی ہے اور وہ جو الفاظ دیکھتے ہیں انہیں اپنے کرنے یا ان کی مدد سے الفاظ لکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گوشہ تحریر میں پہلے جو کام کر سکتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں: رسیت یا شینگ کریم پر اپنا نام لکھنا، ذاک خانہ بنانا، جہاں پہنچنے والوں کو لکھنے گئے خط اور کارڈ باقاعدہ لفافے اور ذاک بکٹ کے ساتھ بھیجنے کیں یا ٹپپر کی طرف سے فراہم کی گئی لکھنے کی مختلف چیزیں (مارکر بھیجنے کے درق، پیپرلیں، قلم، ہموئی رنگ وغیرہ) استعمال کر کے لکھنے کا لفاف اٹھائیں۔

کتابوں کا گوشہ (لاہبری یہ کارز)

بچوں کی لکھنے کی تین تھی صلاحیت کو فروغ دینے اور پختہ کرنے میں کتابیں اور لاہبری یہ انتہائی اہم کردار ادا کر دیں ہیں۔ لاہبری یہ میں بچوں کو مطالعے یا پڑھنے کے کھیل کا موقع ملتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں بچے کتابوں کو اتنے پہلے ہیں اور کتاب کی تصویریں کو دیکھ کر مطالعہ کرتے ہیں اور تصویریں کی کہانی اپنے الفاظ میں سناتے ہیں۔ پہلے لاہبری یہ میں جو وقت گزارتے ہیں وہ ان میں پڑھنے کی عادت اور ادب کا شوق پیدا کرتا ہے۔ کتابوں کی مدد سے پہلے الفاظ میں حروف کو پہچاننے لگتے ہیں اور ان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے۔ کتابوں کے گوشے یا لاہبری یہ کے علاقوں کو آرام دہ اور پرکشش ہوتا چاہیے تاکہ پہلے شوق سے آئیں اور کتابوں کے ساتھ وقت گزاریں۔ مگر کہ بنے سادہ تکمیل، جو ہم اسارہ میں قائم چالپچہ اور بچوں کی مناسبت سے کتابوں کی چھوٹی الماریاں یا ہیئت لاہبری کو بچوں کے لیے دلپس پہنچانے لگتی ہیں۔

اور کھلوئے نہ فتح ہونے والی سرگرمیوں پر بھی ہونے چاہیں جو بچوں کو بہت نئے کھیل خود تحقیق کرنے کا موقع فراہم کریں۔ اگر کھلوئے اور سرگرمیاں یہ مقدمہ پورا نہیں کر رہیں، تو اسرا نو غور کریں۔ (مثال: رنگ بھرنے کی کتاب کا صفحہ پہلے کو احتساب کرنے کا موقع نہیں دینا، مسائل حل کریں یا پیدا کریں۔ رنگ بھرنے کے لیے پہلے کو چیزیں ہوئی تصویر والا ورق دینا، مرکب آموزش کے لیے اچھی سرگرمی نہیں ہے)۔

سیکھنے کے خدامگی مرکز کو دلچسپ بنانے کے ان گست طریقے میں، ان کا انعامہ بھیج کر نئے خیالات، جوڑ و جذبے اور بچوں کے ساتھ اس کے اخلاص پر ہے۔ کرہ جماعت میں آزمائے اور خدامگی مرکز کی سرگرمیوں کے لیے ٹپپر کو تحقیق اور نئے طریقے آزمائے پر اسانے کے لیے ذیل میں چند مثالیں دی جا رہی ہیں:

گوشہ تحریر (رائٹنگ کارز)

لکھنے کا گوشہ یا گوشہ تحریر بچوں کو لکھنے کی کئی چیزوں اور تصورات کو آزمائے کا موقع دیتا ہے اور وہ چھپی ہوئی تحریر کی روایت کو بحث اور اس سے آگاہ ہوتے ہیں۔ قبل اسکول عمر اور کندڑگارش جانتے والے بچوں کے لیے بے خط "لکھنا" اور دوستوں اور گھر والوں کے لیے ان گست تہذیبی کارڈ بنا میں پسند کام ہوتا ہے۔ بھی یوں لگتا ہے کہ وہ احتمانہ عبارت لکھ رہے ہیں لیکن در حقیقت وہ اپنی تھی مہارت۔ لمحنی لکھنے کی مشق کو پورا کر رہے ہوتے ہیں۔ بظاہر احتمانہ نظر آنے والی تحریریوں میں بچپنہ کہا بیان اور ان کے خیالات پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اس لیے والدین اور اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں سے ان کی کمی گئی عبارت کے بارے میں بات چیت کریں کہ انہوں نے کیا

(بود) اور فلکیں یا کروار اور دوسرا سامان شامل ہو سکتا ہے۔ کمرہ جماعت میں پڑھی جانے والی کہانیوں کی مناسبت سے اس سامان کو ہر بچتے تبدیل کر دینا چاہیے، خلا اگر کلاس میں ملی ہاٹا کی کہانی پڑھی گئی ہے تو اس کی مناسبت سے ایک پرانا بادہ، معنوی وائزی، نوپولی، کمر میں باندھنے کا پکا وغیرہ رکھے جاسکتے ہیں۔ اگر انگریزی کہانی بدل لیا جائے تو بچے پڑھی گئی ہے تو اس کے لیے چھاشیا ہو سکتی ہیں: نوپولی کے لیے سرخ کپڑے کا گلوا، چھوٹی لوگری میں چند خلایاں، بیگڑیے کا ماسک (جسے پچھے خود بنا سکتے ہیں)، ایک پرانا بادہ، اور دادی اماں کے لیے ایک بست۔ یا شایا بچوں کے قیصل کی پوڈا جو حاکمیں گی اور وہ اپنے طور پر ہر یہ سامان اور مناظر تخلیق کر سکیں گے۔

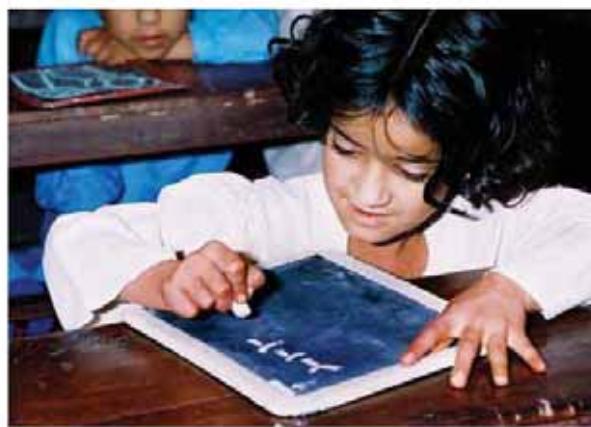
گوشہ جماعت (ستگ کارز)

کم غرب بچوں کے لیے کہانی سننا، خونگی کی مہارتوں کی ترقی کے لیے نہایت اہم ہے۔ اس سے بچوں میں پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور ان کا ذخیرہ الفاظ بڑھتا ہے۔ اس کوشہ میں بچوں کو کہانیاں سنائی جائیں اور ساتھ ہی وہ کتاب میں کہانی پڑھتے بھی رہیں۔ اس مقصد کے لیے کتابوں کی کہانیوں کے شیپ (کیسٹ) حامل کیے جاسکتے ہیں یا آپ اپنی آواز میں کہانی شیپ پر لیکارڈ کر سکتی ہیں۔ پچھے جب کہانی سن میں گے تو ممکن ہے کہ کہانی کے گھر میں وہ اس کہانی کو خاکے احتیل کے طور پر بھی چیز کریں۔

گوشہ قیصل (ڈرائیکٹ پلے کارز)

چھوٹے بچوں میں خونگی کے فروٹ کے لیے عام معاشرتی حالات و واقعات کو خاکوں کی قلیل میں پیش کرنا مفید ہوتا ہے۔ اس سے پچھے کی سانپی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر اتنا سکھنے سے پچھے حروف کی علاحدی اٹھاکاں سے ان کے معنی کا بھید پانا سمجھتے ہیں۔ قیصل یا خاکوں میں پچھے علاحدوں کو سمجھتے ہیں، وہ جاننے لگتے ہیں کہ حروف سے الفاظ بننے ہیں اور چھپا ہوا لفظ کی اسی چیز کو ظاہر کرتا ہے جسے وہ جاننے باکھتے ہیں۔ لشونما کے حوالے سے، روپ بھرنے کے کھیل، قل اسکول عمر اور پاہنچی کلاسوں کے بچوں کے لیے تدریسی ہدایت کا بہترین طریقہ ہے۔ گوشہ قیصل میں پچھے زندگی کے عقائد و احکامات ڈرائیکٹ کی قل میں پیش کر سکتے ہیں، حقیقی زندگی کے کرواروں کی قل کر سکتے ہیں، خود اپنے بارے میں آگئی حامل کر سکتے ہیں اور مسائل حل کرنے اور قیسط کرنے کی مہارتیں استعمال کر سکتے ہیں۔ گوشہ قیصل کے موضوع کو ہر چند بچتے بعد تبدیل کر دینے چاہئیں تاکہ بچوں کوئی اور پیچیدہ موضوعات پر اپنی لسانی اور تکمیلی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقع مارے۔ اس مقصد کے لیے چند موضوعات یہ ہو سکتے ہیں: ڈاکٹر کا مطب، یوں سیلوون، ڈاک خان، گھر، ریستوران، زیر آپ جم جوئی، پسواری کی دکان، کیمپنگ یا سفارتی سیر۔ بے شمار موضوعات میں سے یہ چھوڑیں۔

تجددی ہائی کی قیصل یا خاکوں کے لیے جس قلم کا سامان دستیاب ہوگا، بچوں کے کھیل پر اس کا اثر پڑے گا۔ عام مشاہدہ ہے کہ مخلوٹے جس موضوع سے تعلق ہوتے ہیں، پچھے وہی کھیل کھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ خلا بچوں کو ڈاکٹروں کے استعمال کا سامان دیا جائے تو ان کے کھیل کا موضوع ڈاکٹریں اور علاج ہو گا۔ کمر میں استعمال ہونے والی عام اشیاء سے وہ گھر کا کھیل کیلئے لگیں گے۔ کھیل کا ایسا سامان جو



گوشہ ابجد یا حروف کا گوشہ (الٹائمیٹ کارز)

گوشہ ابجد یا حروف کا گوشہ بچوں کو حروف کے بہت سے کھیلوں اور سرگرمیوں کا موقع دیتا ہے جہاں وہ حروف اور الفاظ کا فرق بڑھتے ہے حروف اور چھوٹے حروف کا فرق سمجھتے ہیں، بولے جانے والے لفظ کی پہلی آواز پہچانتے ہیں اگر کر سکتے ہیں، حروف تجھی کا حرف پہچان سکتے اور اس کا نام بتا سکتے ہیں اور حروف اور ان کی آواز میں مطابقت جان سکتے اور اس کا استعمال کرنا سمجھتے ہیں۔ حروف کے گوشے میں شامل کیے جانے والے چند کھیل اور سرگرمیاں یہ ہیں:

- حروف امداد: پچھے مرکزی حرف یا نامیاں نظر آنے والا حرف جلاش کرتے ہیں اور زردہ کریا میں رنگ سے اسے نامیاں کرتے ہیں۔ (اس کھیل میں پہانی کتاب کا درق یا اخیر کا صلحی استعمال کیا جاسکتا ہے)۔

- حروف کا فکار: پچھے پیٹھل پایا کرنے (رول) کی بنا کی ہوئی فکار کی چیزی استعمال کرتے ہیں جس کی ڈوری کے سرے پر ہنڈیں لگا ہوتا ہے تاکہ حروف کے تالا بیا حوض سے متعالیٰ ہی حروف فکار کر سکتیں۔ (ایک اپنے پر غلار رنگ کر کے اسے تالا بیا حوض پہلیا جاسکتا ہے)۔ جب پچھے حروف فکار کر لیتے ہیں تو وہ ان حروف کا مقابلہ حروف ابجد کے نئی نئی سے کرتے ہیں۔

- جادو کے حروف: پچھے ایک قیبلے میں سے ریگ مال کے بے حروف لالاتے ہیں۔ یہ حروف وہ کافنڈ کے درق کے پیچے رکھتے ہیں اور کافنڈ پر میں رنگ رگڑتے ہیں۔ کافنڈ پر جادو کا حرف نامیاں ہو جاتا ہے۔ پھر پچھے یہ حروف اس لفظ میں استعمال کرتے ہیں جو اس حرف سے شروع ہے (یا اس حرف پر ختم) ہوتا ہے۔

کہانی کا گوشہ (اسٹوری کارز)

زہان سے بولے گئے الفاظ اُتر بیا چھا پے کی بیواد ہیں۔ بولے گئے الفاظ کو مختلف سمتیں ترقی دینے اور آگے بڑھانے کے لیے بچوں کو صرف حوصلہ فراہمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک پچھی کارز، صرف قیصلوں اور خاکوں کے لیے ہو سکتا ہے یا قیصلی ادا کاری، کے لیے ہو سکتا ہے۔ کہانی کارز بچوں کو وہ کہانیاں دہراتے اور سانسے کا موقع دیتا ہے جو وہ کمرہ جماعت میں پڑھتے ہیں۔ کہانی کارز میں موجودہ رائے میں کام آتے والے سامان کی مدد سے ظیبڑا تی جبریوں، کہانیوں، نسلوں یا کھیلوں پر قیصل اور خاکے پیش کر سکتے ہیں اور کہانی کے بنیادی ڈھانچے سے واقف ہو سکتے ہیں۔ کہانی کارز میں ڈرائیکٹ یا خاکوں کے لیے جو سامان رکھا جاسکتا ہے اس میں فہمیں ('ماسک' یا 'ایسا سامان جس سے پچھے اپنے کروار کی نقاب خود بنا سکیں)، چلیاں، فلاںین مذہبی تجھے



اور چڑے کی مقبول کہانی سننے کے بعد بچے کہانی میں میان کی گئی۔ کچھوڑی پکانے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کر سکتے ہیں اور جو کچھوڑی مزے لے کر کھا سکتے ہیں۔ ان بچپن سرگرمیوں سے کہہ جاعت میں پڑھی کہانیاں، عملی شکل اختیار کر کے زندہ ہو جاتی ہیں اور بچوں میں شوق، جذبہ، ادب اور مطالعے کا بھی نصف ہوتے والا ذوق پیدا کرتی ہیں۔

جیسا کہ اور میان کیا گیا ہے، ابتدائے بچپن کے کہہ جاعت میں کھل، بچوں کو سکھانے کا نہایت کارگر طریقہ ہے۔ سرگرمیوں میں شامل ہو کر، اپنی سرگرمیاں خود انجام دے کر بچے علم کی تحریر خود کر رہے ہوتے ہیں، یعنی کہ طریقہ خوشنخت کرتے ہیں، اپنے باتوں سے خود کام کرتے ہیں اور مکن پسند کردار خود انجام دیتے ہیں۔ نچھہ کا کام یہ ہے کہ بچوں کے لیے بت نیا سامان اور اشیا فراہم کی جائیں جو ان کا فطری تجسس ہیدار کر دے اور ان کے تخلیقی ملاحت کو بڑھانے اور عمل پر اکسائے۔ مضمون میں دی گئی مثالیں صرف شروعات کے لیے ہیں، بچوں کے کھلیل اور سرگرمیاں لاثناہی ہوتے ہیں اور ان میں سے ان گفت ایسے ہیں جن سے خوائی فروغ پاتا ہے۔

بچوں کے مشاہدے یا تجربے سے فخر تھیں ہو، اس میں بچوں کی دلچسپی کم ہو گی اور انہیں مستقل و مصروف انتہا کر سکتے ہیں اور جو کچھوڑی مزے لے کر کھا سکتے ہیں۔ ان بچپن سے دستیاب اشیاء بچوں کو کھلیل میں پوری طرح منہک کر لیتی ہیں اور وہ اپنے خیال سے نئے نئے ملائیں کر کے، کھلیل کو بچھدا اور بچپن میں ٹھیک ہیں۔ تمثیل کھلیلوں میں، مکالے پایا جانیے مسلسل چاری رہتا ہے، جس سے بچوں کی انسانی تھمارت میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ تھمارت خوائی فروغ کی بنیاد ہے۔

اوپی کھلیل

اسکی نشستیں جن میں بلند آواز سے پڑھاجائے، کہی اسہاب سے سیکھنے کا زبردست طریقہ ہے۔ جب بچے مل جل کر ایک ساتھ سیکھتے ہیں تو ان میں یہ اوری اور بھائی چارے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیز کہانی کی کتاب پڑھنا، نئے الفاظاں سیکھنے اور تحریر و تقریر کرنے سے واقف ہوتے کاہنیا دی ذریعہ ہے جس سے بچوں میں مطالعہ کا شوق پرداں چاہتا ہے۔ پڑھنے اور سنتنے کی سرگرمی کے بعد اسے پڑھ کرنے کے لیے اضافی سرگرمی نہایت ضروری ہے تاکہ وہ کہانی کو پوری طرح کچھ سکھیں اور جو سیکھا ہے اس کا اطلاق کر سکیں۔ ان سرگرمیوں میں خاکے چیزوں کرنا، تصویری اور دستکاری کے پروجیکٹ، کھانا پکانا یا اشایہ قراتوں اور خزانے کی کہانی کے بعد خوبی خزانے کا انش بناتا اور پھر خزانہ کو حفظنا وغیرہ شامل ہو سکتی ہیں۔ پہلی تھاش ایک زبردست تکنیک ہے جس میں بچے کہانی کا حصہ بن سکتے ہیں۔ مختلف بچے کہانی کے علف کردار سنبھال کر سکتے ہیں اور پھر اس کی پہلی یا آخری بات سکتے ہیں تاکہ کہانی کو پہلی تھاش کی کھل میں پہلی کر سکیں۔ بلند آواز سے پڑھی گئی کہانی کی بیاند پر بچے تمثیل یا خاکے کا اسکرپٹ اور خاکہ بھی یاد کر سکتے ہیں اور کہانی کے علف کردار خود ادا کرتے ہوئے خاکے چیزوں کر سکتے ہیں۔ چڑا

منہج کا تاریخ

اٹلن میکس، ایک کی بھر اٹلن میکس اور ایڈنڈے بچپن کی تھام کا گجر پرستی ہے۔ وہ ایسے پروجیکٹ چار کرتی اور اسکی وجہ میں لاتی ہیں جن سے بچوں میں ایں، عالمی ثہربیت، انسانیت کے لیے اعلانی قسمے داری کا احساس اور تینیاری انسانی حقوق کا شور فروغ پائے اور ان سب کے لیے وہ آوار بذرکرنا اور اپنا کردار ادا کرنا یا بھیں تاکہ زیادہ پرانے اور نیا کا تکلیل ہجن ہے۔

مقابلہ نہیں، تعاون: بچوں کو سکھائیں کہ جیتنا سب کچھ نہیں ہوتا

تحریر: سلیمان حمید راجحہ

لفظ " مقابلہ" کی سادہ تعریف یہ ہے کہ کسی چیز (العام وغیرہ) کے حصول کے لیے دعا در سے زیاد فریقوں کے مابین مسابقت کا نام مقابلہ ہے۔ ایک ہی محل میں رہنے والے چالانداروں کے درمیان مقابلہ پا مسابقات الفری طور پر فتح یعنی ہے۔ ٹھال کے طور پر جانوروں کے درمیان پانی، خوبی اور اپنے ساتھی کے لیے مقابلہ ہوتا ہے۔ انسانوں میں ان انساب کے علاوہ مقام، دولت، جیلیت اور شہرت کے حصول کے لیے مقابلہ ہوتا ہے۔ مسابقت کی وجہگی واقعی ہے۔ پہ مسابقت مغلیں سوری میں اور انداز احتیار کرنے کی اور مقابلے کے انداز کی دعیت کے لانا ہے یہ قیمت یا غیر یا ملکی اور عکی ہے۔

مر کے بھت ابتدائی زمانے تھی سے والدین، سریست، بزرگ اور ابڑے گرد کے لوگ پہچے میں مقابلے اور قیچیت کی اہمیت دیکھ لیں گے کہا دیتے ہیں۔ پہچ کو سمجھایا جاتا ہے کہ اسے ہر چیز میں بیلان مقام حاصل کرنے ہے خواہ کلاس روم، جیل کا میدان ہو، محفل ہو یا سماں حلقة، اسے ہر صافی میں دوسروں سے برتر ہونا چاہیے وہ اسے احتمام، محبت اور ان سب کی نظریوں میں وقعت حاصل ہو جائے گی جیسیں وہ چاہتا ہے جاتی ہے۔ بہترین کارکردگی کے لیے پہنچ پہنچاہ مر کے سامنے ساختہ بڑھاتا ہے۔ ہر قی کلاس شاہزادے پر ایک اور سیکھ میل اس کا ماحصل ہوتا ہے جسے جو در کذا اس کے پیش قفر ہوتا ہے۔ پہنچ سے تفعیل کر کی جاتی ہے کہ وہ مقابلہ کرے، اپنی استعداد کو بڑھ کر لائے، بھکرا پیٹی صلاحیتوں سے بڑھ کر کام کرے اور لانہ اکرے خواہ اسے اس کام میں وکھی دے، اور خواہ وہ ایک لارڈ جائے، بھکست کھا جائے اور دوسروں سے کٹ جائے، اسے مقابلہ کرنے پڑے جانا ہے۔ یعنی مر کے پہنچ وہ سے نہ، ہم نہیں سے ہر ایک کوخت اور مسموی مقابلہوں کا پڑھ پڑھ کاہتا ہے اور جاہارے والدین اور اساتذہ جاہارے لیے جاہاری دعویی سے جھکاہیے میلار مفتر کرچکے ہوتے ہیں جن کے حصول کی جدوجہد ہے۔ اس کا مقصود یہ ہوتا ہے۔ بہتری کو شکش اور ہدود جد



کرنے پر ہماری حوصلہ افزائی شاہزادہ ہوتی ہے، صرف جیت اور ہماری ان کی نظر میں اہم ہوتی ہے، کوشش کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

یقیناً سب کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا، خدا داد ملا جیتوں کا ہونا ایک نظری تحدی ہے۔ جو لوگ فطرجاً بالصلاحیت ہوتے ہیں مقابلہ کرنا ان کے لیے کچھ مشکل نہیں ہوتا، لیکن ہم میں سے اکثریت اوسط درجے کے انسانوں کی ہے اور فقط "مقابلہ" جیت کے لیے ہم پر مستقل دباؤ ڈالتا رہتا ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، "مقابلہ" کا تصور بچے کے ذہن میں گمراہی میں ہے پکڑنے لگتا ہے اور اسکوں کے ماحول میں یہ زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے جہاں ملا جیتوں کے اعتبار سے بچوں کی وجہ بندی شروع کر دی جاتی ہے۔ بچوں کے بارے میں یہ باشیں مشورہ کر دی جاتی ہیں: فلاں کوڑھ مفرغ ہے، فلاں اتجہ نہیں دیتی، فلاں بیٹھ قمل ہوتا ہے، فلاں نہایت ذین ہے، فلاں کند ذہن ہے۔ وجہ بندی کی یہ فہرست بہت طویل ہے اور اس میں بچے کو جو شاخت عطا کر دی جائے وہ آئندہ بھی اس کے ساتھ لگی رہتی ہے خواہ اس کی عمر تک ہی ہو جائے، بچہ شاختی بڑی بڑی ہو ہوئی ہیں، زندگی کے مختلف مرحلے کے دوران ان کا تاثر و تأثیر قائم رہتا ہے اور اس تاثر کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ اس شاخت نے بچے کو کس حد تک نفسی تقصیان یا فاکہہ کچھ بخالا ہے۔

کارکردگی دکھانے کا دباؤ

کہا جاتا ہے کہ ابتدائی برس ذہانت، شخصیت اور سماجی رویے کی تکھیل میں بے حد اہم ہوتے ہیں۔ جو بچہ ابتدائی برسوں میں عمدگی سے پروان چڑھا جاتا ہے اسے زندگی میں زیادہ موقع ملتے ہیں، وہ زیادہ تباہ کر دیتا ہے، اور بڑی حد تک امکان ہوتا ہے کہ وہ بہتر زندگی گزارے۔ بچے کی تشوذ و نما کے موضوع پر حقیقت نے بھی بھی ٹھابت کیا ہے کہ ابتدائی برس نہ صرف اس لحاظ سے نہایت اہم ہوتے ہیں کہ یہ نشوونما کی پیمائاد لائے ہیں بلکہ اس لپی بھی کہ ان برسوں کے دوران بچے کو جو تحریکات پیش آتی ہیں ان کا اثر زندگی پر ہوتا ہے۔ مقابلے کے ماحول میں بچے سے کہا جاتا ہے کہ محض اچھا ہونا کافی نہیں، اسے دمکرتاں پر حق حاصل کرنا ہوگی۔ صرف "جیت" کو کامیابی سمجھا جاتا ہے، حالانکہ یہ بہت مختلف چیز ہے۔ اگر ہمارے رواجی ماحول میں کسی پر لفظ کھیل کا مقصد بھی مقابلہ ہے تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ تم نے تبادلہ موقع اختیار ہی نہیں کی۔

بچے ایک دوسرا کے خلاف جدوجہد کیے بغیر بھی بہت کی ورزش اور اچھل کو درست کرنے پر ہوتا ہے، اس بچے کو اور ایک کری کو ہٹا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ ایک کری اور دو بچے رہ جاتے ہیں اور ان میں سے کری حاصل کرنے والا بچہ جیت جاتا ہے،

گھر پر سابقی رویوں میں کی لانا

تحریر: باطنی کوہن

● بچے کی کارکردگی کا موازنہ اس کے بہن بھائی، کاس کے کسی بچے یا اپنے ساتھ ہرگز نہ کریں۔

● گھر میں مقابلے کی نظاہیانے والے الفاظ اور جملے نہ بولیں، مثلاً: کون سب سے پہلے برلن صاف کر سکتا ہے؟ ایسے الفاظ زبان پر نہ لائیں جن سے بچے میں مسابقت کا جذبہ پروان چڑھے۔ مثلاً: دنیا کی سب سے اچھی بچی کون ہے؟

● پیار مجت کو بچے کی کارکردگی سے مشروط نہ کریں۔ بعض والدین بچے سے کہتے ہیں "تم نے اپنی حد تک بہتر بن کام کیا..." تاہم بچہ جانتا ہے کہ اگر وہ جیت جائے تو والدین اسے زیادہ پیار دیں گے۔ بچے کو نفسی ای طور پر سب سے زیادہ تقصیان اس بات سے بنتا ہے کہ اسے صرف جیت کی صورت میں پیار مجت دیا جائے یا تعریف کی جائے۔

● اپنے اختیارات کو سوچ کر جو کہ استعمال کریں، بچے آپ کو ماڈل کے طور پر لکھ دہوٹا ہوتا ہے۔ اگر آپ دوسروں کو ہر انچا چیز میں توچ آپ سے پہنچ لے گا خواہ آپ حق بجانب ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر آپ بچے سے صرف زبردست کامیابوں کا تقاضا کریں گے تو ہر انے کا یہ سبق اور پختہ ہو جائے گا۔



میں ترقی تھوڑا کرنا چاہیے ہے، مگر کی مدد سے ان بچوں کو مقابله کے قابل ہے پس کرتے کے قابل ہاں پا جائے۔ مقابله بذات خود رہا ابھی تقریباً نہیں ہے، مگر ترقی کا انتہا، اس کا کافری اس کی قدر کا تھیں کرتا ہے۔ مقابله اور مقابله کی تصوریں موجود حال کی قدر بیان کی جاتی چاہیے ہے کہ پیچ کی بھروسی نشوونا پر ان کے اثرات معلوم کیے جائیں۔

وہ سری طرف تھوڑا انداخت ہے ہر موڑ اور ادھ میں ملٹکو کرنے۔ وہ سروں پر بھروسما کرنے اور لوگوں میں پالا جانے والا اُرثی تول کرنے میں بچوں کی تجاه عکاریوں سے مدد کرتا ہے۔ مقابله کا ذریعہ ان مقاصد کے برخلاف مغل کرتا ہے لہ دکور سچ دھن روپیہ کا امت ہتا ہے۔ فہرست ہمارے امت ہاں ہیں ہے: جوہر، صدھار کارچاں رکھنے والے بچوں کو سوچا لامگیرا کیں، والیں جنت کا ساخت کر کریں کہ مقابله کا ذریعہ ان خاںیوں کا سہب ہے۔

بچوں کو مقابله کے پاسے میں ضرور سکھایا جاسکتا ہے، آگے چل کر جن برا بچوں کا ائمہ سماں کرنا ہے ان سے مقابله کے لیے ائمہ چار کا پا جائے سکتا ہے، جاتا لازی ہے کہ اجنبی طفیل طور پر طرف پر مقابله میں لمحے سے باز رکھا جائے۔ یہ قابلہ کیا آپ کا کام ہے کہ پیچ کے لیے کس حد تک مقابله کا سب سوچی، جاتا کا حق کے ساتھی حاضر ہے۔ آپ کا یہ ایک ایک حصہ ہو کر رہا ہے اور اس کی کوئی کوئی پہنچ کا منع نہ ہے، تاہم آپ کم از کم ایک کر سکتے ہیں کہ فلڈر مقابله کے مقابلات کو کشیل تفریک کر کریں۔ مقابلات کے جو خلاص بچوں کو ایک وہر سے کے مقابل لا کر کردا کر دے ہے اسی کا سامنہ وہ کوئی کوئی کے مقابل کر کر سکتے ہیں۔

بھروسہ اسے کیا ہمیں کوئی ختم کرنے دوئیں دخشم اور غنی بچوں کی پوچش سے دایت ہے۔ یہ تعلیم کرنا، کہ مقابله کی قدر دیوبند کے پارے میں ہمارے صورات بے ہمادیں، اس محدود کی طرف پر لا قدم ہے۔ مقابله اسی سے ہوت کر گئی ہمارے اور ہمارے بچوں کے لئے بہت سے طریقے ہیں جو تمہیں کام کرے۔ بھیل کو کارڈنالی گزارنے کی طرف لے جاتے ہیں۔

ہائی سب ایک ہو کر دیکھتے رہ جاتے ہیں لیکن ہمارے ہیں۔ بچوں کے پارے میں کیلیاں کے لیکے، ساہر بھروسی اور ملک (Terry ORIO) اسی بھیل کا متصدی جو جملے کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر راستہ میں خواہ کو سبتوں کی تعداد کم کرتے جائیں۔ بچوں کی پیچ کو قاریب اور کیا جائے ملکاں اور باقی ہمارے ہاں والی برسیوں میں خس کر دیکھنے کی پایہ تھی جاتے۔ آخر میں سادت الہم بھی جاتی رہ جانے والی اپنی کریں۔ میں بھی آری ہوں۔ اس طرح کوئی ہے نے پا جائیں، والیں اور سب لف اخراجیں گے۔

جس طرح بیداریکل میکر زمین پر تھم کی جاگتی بھائی طریقہ بھرے بھیل شہر کی جا سکتی ہے۔ میں اسرا بھروسہ اسی سکام لے کر اس کا لیے بھیل خارج کیے جاتے ہیں، میں نہرے پر جس پالیم کو کاٹ دیکھنے کے بعد رکاوٹ بذا اندھہ میں بھیل کا حصہ۔

نتیجہ

بچوں میں مقابله کا ارتھان تکمیل سمجھ کرنے کی کوشش کریں۔ بچوں کے سوت مقابله کا اصل بھیل وہ ہے کہ لیے ہیں وہ کام کرنے ہوں گے۔ پہلاں اسکا چاکرہ لینا ہوگا کہ ہمارے بچوں کی زندگی میں مقابله کا کوار کیا ہے۔ مقابله بہت زیادہ ہو گیا ہے یا بہت تحدیا ہو گیا ہے؟ کیا بچوں کو بہت ایسا ایسی مرتب سخت مقابلہ کا مادی ہلاکا ہے؟ کیا جیت کا اعلام بہت تھی ہے؟ مقابله سے ہمارے پسندیدہ کوئی کرنے کے لیے بچوں کو مقابله ہمارے تھوڑا کا احرار میا کیا جاسکتا ہے اسکا ہر قریب سے سخت مقابله کے مادی ہلاکے ہاتے والے پیغے میا ہکل موجود حال سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ سدراء ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ تھوڑی بچوں بھی ان کے ایں خاکوں کو مقابله، اور نشود ہمارے مقابله کے اثرات سے ملٹے میں مددیں۔ علاقہ پیچے مقابله کا سامنا مختلف امور میں کرتے ہیں۔ سرگرمیوں سے ہمارا ہو جانے والے پیچے مقابله کی صورت میں جوی پر یہاں کا انتہا کرتے پائے جاتے ہیں، یا اگر مقابله کے قابل ہوئے کہاں اُن دشوار معلوم ہوئے گے تجھے بھی رکاوٹے ہیں۔ والدین اور اساتذہ میں ہے ہمود ساری کوئی طریقے دفع کرنے کے لیے ہمیں

سیکھنے کے سبق: کھیل کو د کے موقع پیدا کرنا

تحریر: سارہ مریم

تو نہالوں کو سکھانے والوں کے لیے

اگرچہ بچوں کی ضرورت ہے کہ انہیں بڑوں کی مداخلت کے بغیر کھلنے کا موقع ملتے ہیں، تاہم بڑوں کی کسی حد تک شمولیت ان کے لیے مندرجہ سیکھنے ہے، اور اس سے کھیل کا عمل طولیں اور بہتر ہو سکتا ہے۔ سچے بچوں کو سکھانے والے اس خیال کے حادی ہیں کہ بچوں کو کھیل کھیل میں سکھانے کے لیے ان کے ساتھ تحریک ہونا بہتر ہے تاکہ بچوں کو کھیل سے آئندہ ہوتے ہوئے لگنے والے معلومات یا تجارت کی کمی کی وجہ سے کھیل ترک کرنے کا سچے لگنی تو بڑے ان کی رہنمائی کر کے کھیل کو آگے بڑھانے میں مدد دیں۔ ایسے بڑے افراد بچوں کو تجربات سے روشناس کرتے ہیں، پسند و شمار و اسالات ان کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ ان کے جواب تلاش کریں اور ایک دوسرے سے سچے میں بچوں کی خوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

ابتدائی عمر کے کمی پر وہ اموں میں "ازادِ رضی سے کھینچنے" (فری پلے) کو سچنے کے عمل کا حصہ بن جاتا بلکہ اسے وقت گزاری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تجربہ ہے کہ بچوں کے سچنے کا خاص عمل یعنی ڈرام (دو وقت جس میں صرف ایک بچہ پر توجہ مرکوز رکھی جاتی ہے) اور سرکل ہام (دو وقت جس میں بچوں کے ایک گروپ پر توجہ مرکوز رکھی جاتی ہے) کے درالاں ہو جاتا ہے، تاہم "فری پلے" کو بھی سچنے اور سکھانے کے لیے انتہائی اہم سمجھنا چاہیے۔ سکھانے والوں کو اپنی منصوبہ بندی میں، اور بچوں کے ساتھ گھنٹوں میں "فری پلے" پر بھی توجہ دیتی چاہیے۔ ان افراد کو بچوں کی طرف سے شروع کیے گئے کھیلوں میں شریک ہونے کی خصوصی تیاری کرنی چاہیے، نیز کھیل کے ذریعہ سکھانے کے کمزور مظہر طریقوں پر بھی توجہ دیتی چاہیے۔

والدین کے لیے

سکھانے کے لیے کھیل کو بطور ذریعہ استعمال کرنے کے حاملے سے جو مطالعے کیے گئے ہیں ان میں اکثر اساتذہ نے بتایا ہے کہ والدین کو کھیل کی اہمیت سمجھانے میں انہیں بہت مدد ہیش آتی ہے۔ چنانچہ والدین کو ابتدائی عمر کے بچوں کے غیر مظہر "فری پلے" کے فائدے سے آگاہی اور بچوں کے ساتھ اکثر ویژہ کھیل میں شریک ہونے کی ضرورت ہے۔

سب کے لیے

بچوں کو کھیل کو سکھانے کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ خود بخود سے یہ کھلے لیتے ہیں تاہم انہیں کھلنے کا مناسب وقت اور موقع دینا ہماری ذمے داری ہے۔ بچوں کو ایسے ماحل کی ضرورت ہوتی ہے جہاں وہ بھرپور اور قدری انداز میں کھیل سکیں۔ کھیل کھیل میں سچنے کا سلسلہ ایسے ماحل میں شروع ہوتا ہے جہاں پہچے کے اس پاس ٹھوٹ اشیاء موجود ہوں اور یہ مواد انہیں تجسس، دریافت اور راستی اشیاء ہاتھ پر اچھا سے یہ ٹھوٹ اشیاء جھینیں کھلونے کا بھاجا سکتا ہے۔ جس مقدار، معیار اور توجیہت کی ہوں گی وہ بچوں کی آہنسی کی بات چیز پر گمراہ اڑاؤ لیں گی۔ ایسے ماحل میں بڑے افراد بچوں کو اس طرح عدد دیتے ہیں کہ وہ تجسس اور دریافت کے عمل کو پورا ہونے دیتے ہیں، مداخلت نہیں کرتے، بچوں کے ساتھ اس انداز میں تھکوکر تھکوکر ہیں کہ کھیل میں کوئی رکاوٹ پڑے لیجئے بچوں کا مشاہدہ ہر ہی ہے، اور وقت ختم ہونے کا اعلان اس وقت تک نہیں کرتے جب تک پہچے کھیل پورا نہ کر لیں۔



کھیل کھیل میں ریاضی سلکھائیے

بچے کیا یہیں گے: ان سرگرمیوں سے بچے یہ سمجھتے ہیں کہ ناپنے کے فیض اور درمرے آلات کیے استعمال کیے جائیں اور ہر یہ یہ کہ یہ آلات کس کام کے لیے استعمال کرنے چاہئیں۔

۳۔ کہانیاں اور گیت
بچوں کی کہانی کی کتابیوں میں بھی ریاضی کے تصورات کا ذکر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک کرل کی کہانی 'دی ویری ہنگری' کی شہر پر ہے۔ چھوٹے بچوں کو ان سیبوں یا ناشپاتیوں کو گنتے میں براہمزا آتا ہے جو کی شرپیں کھاتا جاتا ہے اور جس کے بعد اس کا مددہ بڑا جاتا ہے۔ بچے کیا یہیں گے: ایک بار پھر بچے کم اور زیادہ کے تصور سے آشنا ہوں گے۔

۴۔ کپیڈا اور سافت دنہرہ گرام

ریاضی سکھانے والیاں نہ چھوٹے بچوں کی حوصلہ فروائی کریں کہ وہاں کیلئے یادو مرے بچوں کے ساتھ کپیڈا استعمال کریں۔ لیکن کمی بڑے کو اس پاس ہونا چاہیے تاکہ اگر وہ کوئی سوال کرے تو ان کی مدد کی جاسکے۔

بچے کیا یہیں گے: بچے کیا کش اور امداد کے تصورات سے واقف ہوں گے۔

۵۔ پلانے کی سرگرمیاں

بچوں کے ناشتے کے قفسے میں اُنہیں پلانے کی سرگرمیوں میں مشغول کریں۔ یہ کوئی جیبیدہ کام نہیں ہے۔ ناشتے کے قفسے میں آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔
بچے کیا یہیں گے: آپ کی مدد سے بچے چھوٹے اور بیالیوں کی تعداد کن سکیں گے جو کھانے پلانے کی ترکیب میں دی گئی ہے۔

جو بچے بچپن میں کھیلوں، ہاتھوں سے کی گئی سرگرمیوں اور باتیں چیز کے ذریعے اعتماد اور ریاضی کے درمرے تصورات سے واقف ہو جاتے ہیں ان کی ریاضی کی ملا جاتیں اور مہارتیں بہتر اور سبق ہوتی ہیں۔ بچوں کے لیے سرگرمیاں ترتیب دیتے وقت نہ صرف تفریخ کو مدد فراہم کیں بلکہ سیکھنے کا محل ہیدا ہو جو بچوں میں جانے کا نظری جذبہ بھارے اور ان کی سوچ کی ملاحت پر بروائی چڑھاتے۔ روز کی یہ سرگرمیاں اور کھیل بچوں کو ریاضی کی فہمی اور اس کا استعمال کی تربیت ترغیب دیں گے۔

اوپر جو سرگرمیاں بیان کی گئی ہیں ان سے بچوں میں ریاضی کے تصورات کے ساتھ ساتھ مہارتیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔

روزمرہ کے معمولات اور کھیل کی سرگرمیاں چھوٹے بچوں کو ریاضی اور حساب سکھانے کے بھرپور موقع فراہم کرتی ہیں۔ دن کے ہر حصے میں ریاضی کو شال کرنے سے سمجھنے کا عمل کی ستون میں آگے بڑھتا ہے اور بچے یہ سمجھتے ہیں کہ ریاضی زندگی کا حصہ ہے۔

بچپن کے ابتدائی ہرسوں میں بچے تم (سائز)، اعداد (نمبر)، افکال (فیس) اور مقدار (کوئیٹی) کے تصورات سے واقف ہوتے ہیں۔ انہیں پاچھا ہے کہ اشیاء و جوہر کتنی ہیں، انہیں حرکت دی جا سکتی ہے اور اٹھایا جاسکتا ہے۔ جب وہ بڑا یکھ لیتے ہیں تو ریاضی کے بارے میں اپنے تصورات کو بیان کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ فطری انعامات میں ریاضی سیکھنے کی پیادہ ر، ان کے کھیل اور سماں مبارک، ہاتھوں سے انجمام دی کتنی سرگرمیوں اور مسئلہ کرنے کی الیت، بچوں میں تحسیں کو ابھارتی ہے۔

ابتدائی عمر کے کرہ جماعت میں ریاضی کی سرگرمیاں

۱۔ تین خالی گلاسوں سے ریاضی کا محسوسنا
پہلے گلاس میں کثاروں تک دووہ بانی بھر۔ دوسرا گلاس آدھا بھر س اور تیسرا گلاس خالی رہ جس۔ اب بچوں سے پوچھیں کہ کون ساخالی ہے، کون سا پورا بھر ادا ہوا ہے اور کون سا گلاس آدھا بھر رہا ہے۔

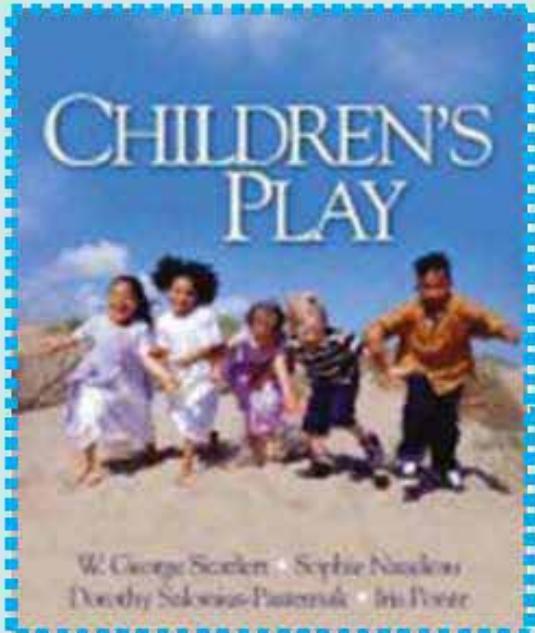
بچے کیا یہیں گے: قبل اسکول عمر کے اکثر بچے پورا بھر کا مطلب سمجھ جائیں گے اور بھرئے ہوئے گلاس کی نشان دیں کہ دویں گئی بچے خالی اور زیادہ کا مطلب بھی سمجھ لیں گے لیکن بعض بچوں کو آدھا اور کم کا مطلب سمجھنے میں مشکل ہوگی۔

۲۔ کریانے کی دکان پر خریداری کا کھیل
بچوں کو پلاسٹک کے خالی کپ اور بیک پنچے کے نہ بے دوں، ان سے کہن کہن کپ اٹھائیں، ایک کپ کو چھوٹو سے پورا بھر دیں، دوسرا کپ خالی رہ جیں لیکن تیرسرے کپ میں اتنے پنچے نہیں جو پورا بھرے کپ سے کہن کہن کپ سے زیادہ ہوں۔
بچے کیا یہیں گے: یہ کھیل کی بارہ بھرتے اور باتیں سے بچے ریاضی کی چند باتیں ملا مساوات، کسر اور صفر کا تصور اور ان سے متعلق ذخیرہ الفاظ سمجھ سکیں گے۔

۳۔ ناپنے کا فیڈ بیان کا ناپنے کے درمرے میں آلات کے آلات خواہ معیاری ہوں یا اپنے بنائے ہوئے، بچے انہیں شوق سے استعمال کرتے اور سمجھتے ہیں۔ مثلاً چھوٹے بچے انہیں بلاکس (کھیل کے بلاکس) ناپنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ چھوٹے بلاکس کی مدد سے درمرے بلاکس ناپ سمجھتے ہیں اور انعاماتہ لگا سکتے ہیں کہ کون سا بلاک لسیا موٹا ہے۔

کتاب کا تعارف

چلڈر نز پلے



مصنف: دلبری جارج اسکالین، سوسن سولوم، دورچی سالدنی پاٹنیریک
سوئی لوڈ اور آرکس پونٹے ناٹر: ۱۷ جولائی ۲۰۰۴ء۔
آئی الکس نی این: 0761929919780761929994

تعارف: سارہ حسین

کتاب میں بھیں کے علاقہ پہلوں کا چاہوں کا گایا کیا ہے کیا انک سے اگر بھیں تکہیں
کس طرح تھیں جو تھے ہیں پورتی کرتے ہیں۔ مصنف دلبری جارج اسکالین
سوئی لوڈ اور آرکس پونٹے ناٹر اس خوشی کے ادالی رہ پہنچنے کے بھیں کی صدھادیام،
بھیں کے علاقہ داخل اور بھیں کی حمدناہیاں شامل کرتے ہوئے بھیں کے اس اعماز
گزار جا چاہے جو وہ بھیں میں اختیار کرتے ہیں۔

بھیں کے بھیں میں رہنا ہونے والے ایم اکٹاپ اور تھیڈن پر بھیں لکھکوئی گی
ہے جن میں بھیں کے ہم بھیں میں ہوتے والی تھیڈن۔ بھیں کے جراحت اور
ہر قی بھیں کی جمیڈن شامل ہیں۔ بھیں کے بھیں کا ہم بھیں ہے پھری کتاب میں
بھیں کی گی کہ اس حالت مخفی مذہبی، مخفی ماحصلی بیانات اور جنابہ
علاقہ کو ساختے رک کر اس کا چاہا جاؤ کیے گے ہیں۔ تھیڈن اور مھولی معلومات بھیں کی
جس مدد اور سکھ کے جائے، خلاف اس کے جو جس کا امور پوری کتاب میں پہلے
نکراتے ہیں، جس سے قاری کو سمجھ میں مدد ہتی ہے کہ کسی بھان کی تھیڈن، بھان
بھیں کے بھیں میں کوئی چیزیں اختیار کرتی ہے۔ جو کے سامنے بھیں کے بھیں ہے
ہرل جانتے ہیں مخفی اور بھیں کے اڑ اور دھانہ ہاتا ہے، بھری اور مڑھی کا لرق
بھیں کو کیا خلاں رہتا ہے، مھدری بھیں کے مڑھوں کو کہی جاؤ کرتی ہے جو بھیں کا
لرق، حالات اور ماحصل بھیں کے بھیں میں کا تمہارا بھاگیا کرتے ہیں، ان سے
مشہادات پر بہت دلچسپ اعماز میں لکھکی گی ہے۔

قصودہ، نتاکوں اور واقعیاتی پاکیوں سے آمادہ ہے کتاب فیر غاریکی سے فرمی تک
بھیں کے بھیں کی ترقی کا فیر مھولی مطالعہ را تمکنی ہے۔ اس میں جواہ، جوہ، مل
بھیں (انہوں ناہ ہے جوہ) ایک بھیڑاک بھیڑ کے علاوہ بھیں کے دریے ملائی کے لیے
کے علاوہ کے طریقے بھی جانے کے ہیں۔ بھیں کے طریقے اتحاد کرنے والوں
اور بھیں سے حلقہ کارکوں کے لیے قریب کتاب دیروت دیلپیں ہیں، ساہنی اور
ان والدین کے لیے بھی ایک منفرد کتاب ہے جو اس موضوع پر بازہ خیالات اور حقائق
سے اخراجہ نہیں ہے ہیں۔

اہ کتاب میں اٹھ پہنچ کے جائے والے بھیں، سکی اقیان، دلی زندگوں، پھر وہ
ہر قی مذاہ، جواہ، جچیں تھیں کرتے کے خلیل، دلیں پکڑنے، ڈاٹے مٹنے اور تھریج کے
وکھن اور بھیں کے دریے ملائی کے ہے۔ ملی مخراہ اور فیر مھولی معلومات بھیں کی
گی ہیں۔ جاتی وکریڈو یہ ہے کہ کتاب میں بھیں کے اندھائی ہوں سے فرمی تک
پھی کی شوہدیں نہیں، اولی اور جدید وہ کے بھیں بھیں کا مستقبل اور مسلسل تعلق
اہ طریح بھان کیا گا ہے جو تھیں تھریا تھا۔ بھیں کی سامنے اہ میں کے معاون کا اور
پیٹے اور مصنف کے لیے یہ سہنا آسان مانا ہے کہ پر وہی میں پچھے کے اس
جیہے طریقے کی کیا اہست ہے۔ براہ کی ایسے موضعیوں پر بھیں ہے۔ جس کے
ہارے میں ہم والی جاناتا چاہتے ہیں۔ آج کے نہ کی خالی نیکیت کے بخلاف
جوان کو دیکھنے والے ہائی ایکسائیلی ٹھیکی ہیں۔

ویب سائٹ کا تعارف

<http://www.playingforkeeps.org/>



پلے انگ فار کپس!

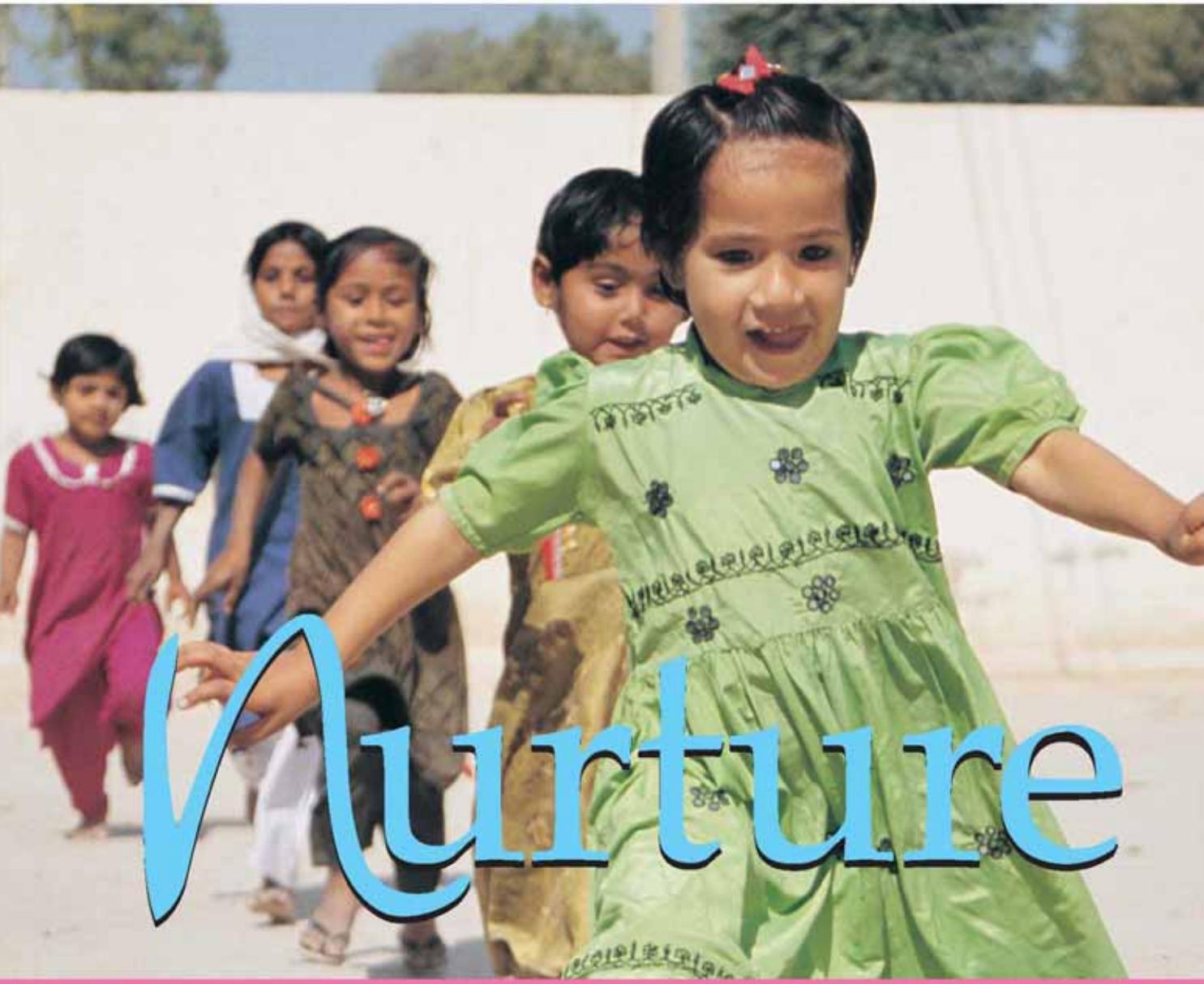
تعارف: صدف جنید زیری

پلے انگ فار کپس (Playing for Keeps!) مشرک مقاومات کے حامل گروپوں کی تعاونی کرتی ہے جو بچوں کی زندگی میں کھیل کے کردار کی حمایت، فروغ اور تحفظ کے ذریعے بچوں کی بہتر سے بہتر نشوونما کے خواہیں ہیں۔ ویب سائٹ کے وسائل کا مقصد وظیقہ کم کرنا ہے جو کھیلوں کے بارے میں حقیقتیں کے علم اور بچوں کی پرورش کے لیے درکار والدین اور پیشہ ور ماہرین کی اس ضرورت کے درمیان ہے کہ ان کی بحث پر ملاجتوں کے ساتھ بچوں کی نشوونما کیسے کی جائے۔ ویب سائٹ کا ذیز آن سادہ لینکن باوقار ہے اور بہاں والدین، اساتذہ اور کھلوٹے ہنانے والوں کے لئے سچے اور مفید معلومات موجود ہیں۔ چونکہ کھیل اور کھلوٹے ہنانے والوں کے پیٹے اور ان کے چیز کردہ کھلوٹے بچوں کی ترقی اور نشوونما پر گہرا اثر ڈالتے ہیں، اس لیے پرورش کے عمل میں انہیں شریک کرنا ضروری ہے۔

About us کے حصے میں پلے انگ فار کپس کی تاریخ، وظیون، معنی اور بنیادی مفہوم کا تعارف دیا گیا ہے جو پالیسی اور عملی طریقوں میں حقیقت پر بنی علم کے حوالے سے ویب سائٹ کا کردار نمایاں کرتا ہے۔ وسائل (Resources) کے حصے میں کھیل سے متعلق حقیقتی کاموں سے اخذ کی گئی مفید معلومات دی گئی ہیں جو بھی ذی ایف فار میٹ میں ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔ معلومات پر مشتمل یہ ستاویرات پانچ حصوں میں ہیں جو اس موضوع کے وابستہ مفہوم کا (والدین بہت چھوٹے بچوں اور ابتدائی تعلیم کے اساتذہ، کھلوٹے اور بچوں کا تنفسی سامان ہنانے والوں اور دکان داروں، انسانی خدمات فراہم کرنے والوں اور ذرائع ابلاغ) کے لیے کارامہ ہو سکتی ہیں۔ ذیلی حصوں میں بچوں کی محنت، ان کے تغیری کھیل، حقیقتی مقاولے اور پوشش، کھیل اور کھلوٹے غائب کرنے کے لیے رہنمائی (جو ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے) اور ان افراد کے لیے تجاوزی دی گئی ہیں جو کھلوٹے ذیز آن کرنے اور مارکیٹ کے حوالے سے تغیری اقدار کے فروغ کے لیے عملی اقدامات کرنا چاہئے ہیں۔ ثبت کھیل اور رجحان کو فروغ دینے والے کھلوٹوں اور جسم کے کھلوٹوں سے پچاہا جائے۔ ان کے بارے میں بھی تجاوزی اور مفہورے مذکور ہیں۔

لامبیری کے حصے میں کھیل کے موضوع پر دستیاب کتابوں کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ پلے اسٹوڈیٹس ان ذرائع کی تفصیلات ہیں جہاں پلے انگ فار کپس کے وسائل خریدے جاسکتے ہیں، ان میں کتابیں اور سی دوسری بھی شامل ہیں۔ گوکری شہر آن لائن مواد پلے انگ فار کپس کا اپنا تیار کردہ ہے، تاہم بعض شکر رابطہ (لکس) پیروی ذرائع کی اقدار، آراؤ و حقیقتی بھی پوشش کرتے ہیں۔ ویب سائٹ کے بیان کے مطابق پلے انگ فار کپس اس عزم کا انعام ہے کہ بچوں کے کھلوٹوں اور کھیل کے بارے میں جاری مکالے میں سب کی آواز شامل ہوئی چاہیے تاکہ اقدار قلمبیانہ فکر اور معلومات کے باہم تباہی میں اضافہ ہو۔

مجموعی طور پر ویب سائٹ ہر اس فرد کے لیے ایک جامع دیکھنے کی محنت مندوش نہماں اپنا کردار ادا کرنے کا عزم رکھتا ہے۔ اس ویب سائٹ کا مطالعہ بچوں کی دیکھ بھال کرنے والے ہر فرد کے لیے ناگزیر ہے!



Nurture

Catering to a Wider Audience

The ULTIMATE resource
guide for PARENTS,
TEACHERS & CAREGIVERS

To order your FREE copy please contact:



Sindh Education Foundation

Plot 9, Block -7, Kehkashan, Clifton 5, Karachi - 75600, Pakistan

UAN: (92-21) 111- 424-111 (Ext. 216)

Fax: (92-21) 9251652

Email: nurture@ecdpak.com